ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَخُوۡنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ وَتَخُوۡنُوۡۤا اَمٰنٰتِكُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ

(سورۃ الانفال:28)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ اور (اسکے) رسول سے خیانت نہ کرو ورنہ تم اس کے نتیجہ میں خود اپنی امانتوں سے خیانت کرنے لگو گے جبکہ تم (اس خیانت کو) جانتے ہو گے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِهِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ

جلد 73

شمارہ 1-2

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

21-28 / جمادی الثانی 1445 ہجری قمری ● 4-11 / صلح 1403 ہجری شمسی ● 4-11 / جنوری 2024ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5 / جنوری 2024 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

مرکز احمدیت قادیان دار الامان میں 128 ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

یہ زمانہ مسیح موعود کی بعثت کا زمانہ ہے اور حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی وہ مسیح موعود
اور مہدی معہود ہیں کہ جن کی آمد کی پیش گوئیاں قرآن کریم اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائی تھیں

تمام ملکوں میں جلسوں کا انعقاد، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام عزت سے پکارا جانا، آپؑ کے نام کا نعرہ
یہ سب اُس خدائی وعدے کے مصداق ہیں کہ آپ ہی وہ مسیح موعود اور مہدی موعود ہیں جو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیوں کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آئے ہیں

قادیان کی بستی جو سَوا سَو سال پہلے ایک معمولی بستی تھی، ایک خوب صورت شہر کی حیثیت اختیار کر گئی ہے
اور دنیا کے کونے کونے میں اس کی شہرت ہے، یہ شہرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کی وجہ سے ہے
آپؑ سے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کی وجہ سے ہے، آج اس بستی میں دُنیا کے درجنوں ممالک کے باشندے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کیلئے جمع ہیں

مسلمانوں کو تو اس بات پر خوش ہونا چاہیے کہ آپ علیہ السلام وہی امام مہدی اور مسیح موعود ہیں کہ جنکی آمد کیساتھ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا نیا دور شروع ہوا ہے،
کمزوریاں دُور کرنے کا زمانہ آیا ہے، اور اشاعت و تبلیغ اسلام کا زمانہ آیا ہے، لیکن نام نہاد علماء کے خود غرضانہ مفادات عامۃ المسلمین کو
صحیح راستے سے ہٹانے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن یہ بھی خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ایک وقت آئیگا کہ جب آخر یہ لوگ مانیں گے

اپنے فلسطینی بھائی بہنوں اور بچوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں، اللہ تعالیٰ جلد ظلم کی چکی سے انہیں نکالے، پاکستانی احمدیوں کیلئے، اسیرانِ راہِ مولا کیلئے دعا کریں، نیا سال شروع ہو رہا ہے، آج رات تہجد میں نئے سال کے بابرکت ہونے، دنیا کے ظلم و ستم کا خاتمہ ہونے کیلئے، دنیا کو حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے مقصد کو سمجھنے اور ماننے کیلئے دعا کریں۔

mta انٹرنیشنل کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اسلام آباد یو کے سے شرکائے جلسہ سے بصیرت افروز اختتامی خطاب

★ تینوں دن جلسہ کے پروگراموں کی لائیو اسٹریمنگ اور اسکے ذریعہ اندرون و بیرون ملک جلسہ سے وسیع استفادہ ★ لائیو اسٹریمنگ کے ذریعہ ایک لاکھ سولہ ہزار چار سو افراد نے جلسہ کی کارروائی دیکھی اور سنی ★ 14930 عشاق احمدیت کی جلسہ میں شمولیت ★ 42 ممالک کی نمائندگی ★ بعض افریقین ممالک کے جلسے اور اختتامی خطاب میں ان کی شمولیت ★ اختتامی خطاب میں اسلام آباد یو کے میں احباب جماعت کا اجتماع ★ نماز تہجد ★ درس القرآن اور ذکر الٰہی سے معمور ماحول ★ علماء کرام کی پُر مغز تقاریر ★ 9 زبانوں میں جلسہ کے پروگراموں کا رواں ترجمہ ★ احباب جماعت کی معلومات میں اضافہ کیلئے تربیتی امور پر مشتمل ڈاکیومنٹری اور مختلف معلوماتی نمائشوں کا انعقاد ★ نکاحوں کے اعلانات ★ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں جلسہ کی کوریج ★ پرسکون و خوشگوار ماحول میں جلسہ کی تمام کارروائی کی تکمیل ☆ (منصور احمد مسرور منتظم رپورٹنگ)

الحمد للہ کہ جلسہ سالانہ قادیان بستان احمد کے وسیع احاطہ میں مورخہ 29، 30، 31 دسمبر 2023 بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ ملک کے طول و عرض سے عشاق احمدیت بڑے ہی ذوق و شوق اور جوش و خروش کے ساتھ جلسہ میں شرکت کی خاطر قادیان آنے لگے۔ اور جلسے کے ایام جوں جوں قریب آتے گئے قادیان دار الامان کی رونق میں توں توں اضافہ ہوتا گیا یہاں تک کہ قادیان پوری طرح مہمانوں سے بھر گیا۔ جدھر نکلو، جدھر نظر دوڑاؤ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان نظر آتے۔ بیرون ملک سے بھی ایک بڑی تعداد میں عشاق احمدیت جلسہ میں شریک ہوئے۔ قادیان دار الامان کی پیاری بستی، ایک بار پھر خوشیوں اور رونقوں سے بھر گئی۔ مہمانوں کی آمد سے قبل ہی نظامت بجلی و روشنی کی طرف سے محلہ کی تمام گلیوں اور سڑکوں کو ٹیوب لائٹوں کے ذریعہ روشن کر دیا گیا۔ بہشتی مقبرہ، دار المسیح، مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ اور منارۃ المسیح کو بجلی کے چھوٹے چھوٹے رنگین بلبوں سے دُلہن کی طرح سجایا گیا۔ اس طرح مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی یہ رُوحانی بستی اپنی باطنی جگمگاہٹ کے ساتھ ساتھ ظاہری طور پر بھی جگمگا اُٹھی۔

معائنہ کارکنان وانتظامات جلسہ

مورخہ 25 / دسمبر 2023 بروز سوموار ٹھیک ساڑھے 10 بجے جلسہ گاہ بستان احمد میں نمائندہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مکرم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ کی زیر صدارت معائنہ کارکنان و انتظامات جلسہ کی تقریب عمل میں آئی۔ نمائندہ حضور انور جونہی بستان احمد میں تشریف لائے ان کا اَهۡلًا وَّسَهۡلًا وَّمَرۡحَبًا

اس شمارہ میں

- رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان 2023
- خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 1 / دسمبر 2023 (مکمل متن)
- خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 8 / دسمبر 2023 (مکمل متن)
- سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
- سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
- رپورٹ دورہ حضور انور ایدہ اللہ (جرمنی 2023)
- خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال و جواب
- اعلان وصایا
- خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

کے نعروں سے استقبال کیا گیا۔آپ نے سب سے پہلے جلسہ سالانہ کے شعبہ جات کے بینر تلے کھڑے منتظمین و ناظمین وکارکنان سے ملاقات کی۔ بعدہ نمائندہ حضور انور مستورات کے پنڈال میں تشریف لے گئے۔

تقریب کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جومکرم تقی احمد متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے کی۔ بعدہٗ نمائندہ حضور انور نے خطاب فرمایا۔ آپ نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے جلسہ سالانہ کی اہمیت وبرکات پرروشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ایسا جلسہ جس کی بنیادی اینٹ خدا نے خود اپنے ہاتھوں سے رکھی ہو، اس میں خدمت کا موقع ملنا یقیناً ایک بہت بڑی سعادت ہے۔پس آپ سب خوش قسمت ہیں جنہیں حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق مل رہی ہے یہ خاص اللہ کا فضل ہے اور بہت ہی برکت اورسعادت کا موجب ہے۔

پھر آپ نے قرآن کریم کی آیت اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ ۚ کی روشنی میں تمام کارکنان کو بھرپور اطاعت و فرمانبرداری کا مظاہرہ کرنے اور اطاعت کو لازم بنالینے کی طرف توجہ دلائی تاکہ جلسہ سالانہ کے تمام کام بہتر رنگ میں ہوں اورکسی بھی موقع پرکوئی بدمزگی نہ پیدا ہو۔آپ نے فرمایا کہ جو آنے والے مہمان ہیں وہ کوئی معمولی مہمان نہیں بلکہ مامور زمانہ کے مہمان ہیں پس اُن کی ہرطرح سے دلجوئی کرنا اوران کا ہرطرح خیال رکھنا ہمارا فرض ہے۔فرمایا مہمان کے جذبات بہت نازک ہوتے ہیں انہیں کسی طرح بھی ٹھیس نہیں پہنچنا چاہئے۔آپ نے آسام سے آنے والے مہمانوں کی مثال دی کہ لنگر خانہ کے کارکنان کی وجہ سے ان کوٹھیس پہنچا لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کومعلوم ہوا تو آپ بہت پریشان ہوئے اور تتلے کی نہر تک اُن کا پیچھا کیا اورانہیں واپس لیکر آئے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ مہمان کی حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کس قدرعزت واحترام اوران کی دلجوئی کرتے۔

آپ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ مہمان کے ساتھ بہت ہی خوشی اور بشاشت کے ساتھ اور مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ ملنا ہے اوران سے گفتگو کرنی ہے۔مہمانوں کو یہ احساس ہونا چاہئے کہ میزبان کو ہماری فکر ہے۔آپ نے آنحضرت ﷺ اورحضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے صحابہ کا نمونہ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کے حوالہ سے تمام کارکنان کو زرّیں نصائح سے نوازا۔اورجلسہ سالانہ کی ہرلحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے کیلئے آخر پر اجتماعی دعا کرائی۔الحمدللہ علیٰ ذالک۔

مورخہ 29دسمبر 2023 بروز جمعہ

افتتاحی اجلاس

اللہ تعالیٰ کے بے حد فضل وکرم سے مورخہ 29 دسمبر 2023 بروز جمعۃ المبارک جلسہ سالانہ قادیان زیرصدارت محترم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب نمائندہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وصدر صدر انجمن احمدیہ قادیان 2023ء پوری شان و شوکت اور اپنی جماعتی روایات کے ساتھ ٹھیک صبح 10 بجکر 4منٹ پرشروع ہوا۔نمائندہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 10 بجکر 4منٹ پر لوائے احمدیت لہرایا اور بعدہ دعا کرائی۔جلسہ سالانہ قادیان 2023ء کے پہلے دن کے پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔مکرم مرشد احمد ڈار صاحب استاد جامعہ احمدیہ قادیان نے سورۃ آل عمران کی آیات 191 تا 195 کی تلاوت کی۔ان آیات کریمہ کا اردو ترجمہ تفسیر صغیر سے مکرم زین الدین حامد صاحب ناظم دارالقضا قادیان نے پیش کیا۔بعدہ صدر اجلاس نے افتتاحی خطاب فرمایا۔آپ نے تمام حاضرین جلسہ کوجلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت اختیار کرنے پر مبارکبادی پیش فرمائی۔آپ نے حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے حاضرین جلسہ کو چند نصائح کیں۔فرمایا کہ اس جلسہ کومعمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس جلسہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں چھوٹی چھوٹی رکاوٹوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔اس جلسہ میں شامل ہونے سے ہمارے ایمان وایقان علم اورمعرفت میں ترقی ہوتی ہے۔

محترم صدر اجلاس نے سیّدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا درج ذیل ارشاد پیش فرمایا تاکہ سامعین ،جلسہ کے ایام میں حضور انور کی ان نصائح پرعمل کریں۔حضور انور نے فرمایا: ہم پر اللہ تعالیٰ کے انعاموں میں سے یہ بھی ایک بہت بڑا انعام ہے جوحضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا کہ سال میں ایک دفعہ ہم جمع ہوکر اپنی روحانی اور اخلاقی ترقّی کے سامان بہم پہنچائیں۔ایسے پروگرام بنائیں جوہمیں خدا تعالیٰ سے قریب کرنے والے اورتقویٰ میں بڑھانے والے ہوں۔اس ارادے اوراس نیت سے یہ دن گزاریں کہ ہم نے اعلیٰ اخلاق اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں۔آپس میں محبت، پیار اورتعلق کو بڑھانا ہے۔رنجشوں کو دُور کرنا ہے۔اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی ہے، ہرقسم کی لغویات سے اپنے آپ کو پاک کرنا ہے......اس جلسہ میں شامل ہونا اپنے اندر ایک بہت بڑا مقصد رکھتا ہے......پھرجلسہ پرآنے کا مقصد پورا نہیں ہورہا اوراگر یہ مقصد پورا نہیں کرنا تو پھرجلسہ پرآنے کا فائدہ بھی کوئی نہیں۔حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعائیں بھی صرف اُنہی کے حق میں پوری ہوں گی جو اس مقصد کوسمجھ رہے ہوں گے، اس غرض کو سمجھ رہے ہوں گے جس کیلئے حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسہ کا اجرا فرمایا تھا۔(خطبہ جمعہ 31اگست 2007ء)

صدر اجلاس نے اپنے خطاب کے آخر پر اجتماعی دعا کروائی۔

پہلا دن پہلا اجلاس

اسکے بعد محترم تنویر احمد ناصر صاحب نائب ناظر نشرواشاعت قادیان نے لحن داؤدی میں حضرت المصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ''خدا سے چاہئے ہے لَو لگانی کہ سب فانی ہیں اور وہ غیر فانی'' پیش کیا۔

اس اجلاس کی اوّل تقریر بعنوان ہستی باری تعالیٰ (اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان لانے کے فوائد و برکات) محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ناظر دعوت الی اللہ مرکزیہ قادیان نے کی۔ آپ نے اپنی معروضات میں قرآن کریم احادیث اور حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے حوالہ جات سے اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان لانے کے فوائد اور برکات کا مفصل پیرایہ میں ذکر کیا۔

آپ نے فرمایا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے ملحد اور دہریہ سائنسدان جومختلف ایجادات کے موجد ہیں اور اپنی ایجادات اور انکشافات پرتکبر کرتے ہوئے انہیں کو سب کچھ سمجھتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے نزدیک قیامت کے دن ان کی کوئی اہمیت نہیں ہوگی کیونکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطاء کردہ صلاحیت کی بناء پر ایجاد کئے گئے ہیں۔یہ ایجادات خدا تعالیٰ کی طرف توجہ مبذول کرنے کا باعث بننے کی بجائے ان کوغرور اور گھمنڈ میں بڑھانے کا موجب بن گئیں اور اس کی سزا مغرور انسانوں کو ملے گی۔اسکے بالمقابل اللہ تعالیٰ کے مومن بندے جب کوئی ایجاد کرتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔بہت سے مسلمان سائنسدان تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ علوم سے بہت سی ایجادات کیں اور بہت سی ایجادات کی بنیادیں استوار کیں۔ہرعلم میں راہنمائی کیلئے وہ اصول اور قوانین دریافت کئے جس کی بناء پر یورپین سائنسدانوں نے مزید ترقی کی منازل طے کیں۔

اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لانے کے فوائد کے بارے میں فرمایا کہ وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ لَا تُحۡصُوۡھَا (ابراہیم 35) اور اگر تم اللہ کی طرف سے عطا کردہ نعمتوں اور برکات کو شمار کرنا چاہو تو کبھی شمار نہیں کرسکوگے۔حقیقت یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے متعلق فوائد و برکات انسان شمار کرنا چاہے تو ان کا شمار انسان کے بس میں نہیں ہے۔جس انسان کو اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان ویقین ہوتا ہے اور وہ اس کے ارشادات کے مطابق اپنی زندگی گزارتا ہے وہ دلی سکون اور اطمینان محسوس کرتا ہے۔دہریہ اور ملحد جو اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان نہیں رکھتا مصائب اور مشکلات اور بیماریاں آنے پر سخت پریشان ہوتا ہے۔اس کو اطمینان اور سکون نہیں ملتا، رات کو نیند نہیں آتی۔سکون اور نیند کی تلاش کیلئے وہ نشہ آور چیزوں اور ڈرگس کا استعمال کرتا ہے اور بعض تو خودکشی کرلیتے ہیں اور بعض اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھتے ہیں۔کیونکہ ان کے پاس حصول اطمینان وصبر کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا اور بڑی محرومی کی موت مرتے ہیں۔فَاعۡتَبِرُوۡا یٰۤاُولِی الۡاَلۡبَابِ۔

اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لانے والے کوایک فائدہ اور برکت یہ حاصل ہوتی ہے کہ وہ ہرخطرہ کے وقت خود کو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں یقین کرتا ہے اور اس کا اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ پر ایمان ہوتا ہے کہ فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ۔ (البقرہ 39) ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ کوئی غم کریں گے۔آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لانے کے فوائد و برکات کے کئی ایک ایمان افروز واقعات پیش فرمائے۔

آخر پر محترم موصوف نے ان دعائیہ کلمات کے ساتھ اپنی تقریر کوختم کیا کہ اللہ تعالیٰ ہرفرد جماعت کے قلب وجان میں اپنی ہستی سے متعلق ایمان اور یقین پیدا فرمادے جس کے نتیجہ میں گناہوں کے ارتکاب کا امکان باقی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ کے بے شمار افضال اور برکات سے ہرفرد جماعت مستفید ہوتا چلا جائے۔آمین۔

اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے کی۔آپ کی تقریر کا عنوان تھا سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ حجۃ الوداع کی روشنی میں (مساوات انسانی) آپ نے فرمایا آج دُنیا بدامنی اور بے چینی کا شکار ہے۔اس کا بڑا سبب ایک تو مذہبی منافرت ہے دوسرے ذات پات کی تفریق اور رنگ ونسل کا امتیاز ہے۔کہیں سفید فام اور سیاہ فام کا جھگڑا ہے تو کہیں سرمایہ دار اور مزدور کا جھگڑا ہے۔کہیں قومی برتری کا زعم ہے تو کہیں اعلیٰ ذات کا بھرم ہے، جو اپنے جیسے دوسرے انسانوں کو کم تر اور حقیر کرکے دکھاتا ہے اور یُوں انسان، انسان کے درمیان نفرت کی آہنی دیوار کھڑی ہے۔

آپ نے خطبہ حجۃ الوداع کے متعلق جو مساوات انسانی کی تعلیم کا عظیم شاہکار ہے فرمایا کہ گیارہویں ذوالحجہ کو منیٰ کے میدان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا:

اے لوگو! میری بات کو اچھی طرح سُنو کیونکہ مَیں نہیں جانتا کہ اس سال کے بعد کبھی بھی مَیں تم لوگوں کے درمیان اس میدان میں کھڑے ہوکر کوئی تقریر کروں گا۔اے لوگو! تمہارا ربّ ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک تھا۔پس ہوشیار ہوکر سُن لو کہ عربوں کو عجمیوں پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ عجمیوں کو عربوں پرکوئی فضیلت ہے اسی طرح سرخ وسفید رنگ والے لوگوں کو کالے رنگ کے لوگوں پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کالے لوگوں کو گوروں پر کوئی فضیلت ہے۔ہاں جوبھی ان میں سے اپنی ذاتی نیکی سے آگے نکل جائے وہی افضل ہے۔اے مسلمانو! خدا تعالیٰ نے ایمان کے ذریعے تم میں سے زمانہ جاہلیت کے بیجا کبر وغرور اور آباء واجداد کی وجہ سے بے جا تفاخر کرنے کی مرض کو دور کردیا ہے...... یادرکھو سب لوگ آدم کی نسل سے ہیں اور آدم مٹی سے پیدا ہوا تھا۔ دنیا میں لوگ معدنیات کی طرح ہیں جو ایک ہی قسم کے عناصر ہوتے ہوئے اور ایک ہی قسم کی مٹی کے نیچے دبے ہوئے آہستہ آہستہ مختلف رنگ اور مختلف اوصاف اختیار کرلیتے ہیں مگر سُن لو کہ ترقی اور بڑائی کی جو معروف علامتیں اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت میں

باقی صفحہ 18 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

حالت جنگ میں سرور کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسوۂ حسنہ

آپؐ کی کسی سے ذاتی دشمنی نہیں تھی یعنی آپؐ کے دل میں ان کیلئے کسی ذاتی دشمنی کے جذبات نہیں تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کے دین کو مٹانے والوں کے خلاف جنگ تھی، جو اللہ تعالیٰ کے دین کو مٹانا چاہتے تھے ان کے خلاف جنگ تھی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے اصول وقواعد مقرر فرمائے معاہدوں کا بھی پاس کیا اور ان چیزوں پر انتہائی درجہ تک عمل بھی کیا آجکل کی دنیا کی طرح نہیں کہ اصول وضوابط تو بے شمار بنائے ہیں لیکن عمل کوئی نہیں بلکہ دوہرے معیار ہیں

آپؐ کی زندگی تو قرآن کریم کے احکام کی عملی تفسیر تھی جہاں عدل وانصاف اور امن کا قیام بنیادی اصول بیان کیے گئے ہیں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ اس تعلیم کی روشنی میں ہر پہلو پر حاوی اور اسکے اعلیٰ معیار قائم کرنے والا تھا

غزوۂ احد کے اسباب اور پس منظر کا تفصیلی تذکرہ

واقعات ثابت کرتے ہیں یہ جنگ بھی دشمن نے اپنی دشمنی کی آگ کی وجہ سے شروع کی تھی اور مجبوراً مسلمانوں کو بھی جنگ کیلئے نکلنا پڑا

فلسطین کے مظلومین کیلئے دعا کی مکرر تحریک

فلسطینیوں کیلئے دعائیں کرتے رہیں، جنگ بندی ختم ہونے کے بعد پھر ان پر بلاتفریق بمباری ہوگی اور پھر معصوم شہید ہوں گے، کتنا ظلم ہوگا؟ اللہ بہتر جانتا ہے ان کے مستقبل کے بارے میں بڑی طاقتوں کے ارادے جو ہیں وہ بڑے خطرناک ہیں، اس لیے ان کیلئے بہت دعاؤں کی ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ رحم فرمائے

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم دسمبر 2023ء بمطابق یکم فتح 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۬ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ○

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کے حوالے سے کچھ بیان کروں گا۔ آپؐ کی شخصیت کے پہلو اور آپؐ کا اسوہ ان حالات میں کس طرح ہمارے سامنے آتا ہے۔

جنگ بدر کے حوالے سے ہم دیکھ چکے ہیں کہ کس طرح آپؐ نے قیدیوں کو سہولتیں مہیا فرمائیں۔ قیدی خود کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق کہ قیدیوں سے بہتر سلوک کرو صحابہؓ اپنی خوراک سے بہتر خوراک ہمیں دیا کرتے تھے۔ پھر ہم نے یہ بھی دیکھا کہ جب ان قیدیوں کی رہائی کا معاملہ آیا تو بڑی آسان شرائط پر ان کو رہا کر دیا۔ بعض کا فدیہ تو صرف اتنا تھا کہ جن کو لکھنا پڑھنا آتا ہے وہ مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں۔

یہ سب اس لیے تھا کہ آپؐ کی کسی سے ذاتی دشمنی نہیں تھی۔ یعنی آپؐ کے دل میں ان کیلئے کسی ذاتی دشمنی کے جذبات نہیں تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کے دین کو مٹانے والوں کے خلاف جنگ تھی۔ جو اللہ تعالیٰ کے دین کو مٹانا چاہتے تھے ان کے خلاف جنگ تھی۔

بعض لوگ دشمن کی طرف سے اپنی مجبوریوں کی وجہ سے شامل ہوتے تھے۔ ایسی بھی کئی مثالیں ہیں۔ نہیں چاہتے تھے کہ وہ مسلمانوں سے لڑیں لیکن مجبوری تھی۔ ان کو آپؐ نے بہت سی سہولتیں مہیا فرمائیں۔ بعد میں ان میں سے بہت سے مسلمان بھی ہو گئے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے اصول وقواعد مقرر فرمائے۔ معاہدوں کا بھی پاس کیا اور ان چیزوں پر انتہائی درجہ تک عمل بھی کیا۔ آجکل کی دنیا کی طرح نہیں کہ اصول وضوابط تو بے شمار بنائے ہیں لیکن عمل کوئی نہیں بلکہ دوہرے معیار ہیں۔ آپؐ کی زندگی تو قرآن کریم کے احکام کی عملی تفسیر تھی جہاں عدل وانصاف اور امن کا قیام بنیادی اصول بیان کیے گئے ہیں۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ۫ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (المائدۃ:9) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ اس تعلیم کی روشنی میں ہر پہلو پر حاوی اور اسکے اعلیٰ معیار قائم کرنے والا تھا۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ آپؐ کے غزوات میں آپؐ کا طریق اور اسوہ کیا تھا۔ اس بارے میں جنگ بدر کے علاوہ باقی غزوات کے بارے میں بھی بیان کروں گا۔ ان میں سریات بھی آ جاتے ہیں یعنی وہ جنگیں جو آپؐ نے اپنی زندگی میں دوسروں کی سرکردگی میں اور دوسروں کو سپہ سالار بنا کر روانہ فرمائیں۔ بہرحال یہ لمبی تاریخ ہے اس لیے اس میں بھی شاید چند خطبات لگیں۔

آج احد کے حوالے سے کچھ بیان کروں گا۔

جیسا کہ واقعات ثابت کرتے ہیں یہ جنگ بھی دشمن نے اپنی دشمنی کی آگ کی وجہ سے شروع کی تھی اور مجبوراً مسلمانوں کو بھی جنگ کیلئے نکلنا پڑا۔ اسکی تفصیل میں لکھا ہے کہ یہ غزوہ معرکۂ بدر کے ایک برس بعد شوال 3ھجری میں بروز ہفتہ پیش آیا۔ مؤرخین اور سیرت نگاروں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ غزوہ احد شوال 3ھجری میں پیش آیا البتہ ایک قول یہ بھی ہے اور یہ شاذ قول ہے کہ یہ غزوہ 4ھجری میں پیش آیا۔ شوال کی تاریخ کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ زیادہ تر 7 اور 15 شوال کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ ابن اسحاق، ابن ہشام، ابن حزم، ابن خیّاط اور طبری وغیرہ نے صرف 15 شوال کا قول نقل کیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے جمعہ کے روز بعد نماز عصر روانہ ہوئے اور بروز ہفتہ سورج بلند ہونے سے قبل میدان احد پہنچے۔ احد مدینہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کا نام ہے۔ یہ مدینہ سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر ہے۔

(دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، جلد6، صفحہ 456، ناشر بزم اقبال لاہور 2022ء)(سیرۃ الحلبیہ مترجم، جلد2 نصف آخر، صفحہ 132، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

جبل احد موجودہ مسجد نبویؐ سے تقریباً چار کلومیٹر شمال کی سمت ہے۔ آجکل مدینہ منورہ کی آبادی کہتے ہیں اس پہاڑی کے دامن تک پہنچ چکی ہے بلکہ اسکے اردگرد بھی پھیلی ہوئی ہے۔ احد پہاڑ حرم میں داخل ہے۔ احد شرقاً غرباً پھیلا ہوا ہے جس کی لمبائی چھ کلومیٹر بنتی ہے اور اس پہاڑی کا رنگ سرخی مائل ہے۔ (اٹلس سیرت النبیؐ، صفحہ 245، مطبوعہ دار السلام ریاض)(ماخوذ از اردو دائرہ معارف، جلد2، صفحہ 31، پنجاب یونیورسٹی لاہور)

سیرت خاتم النبیینؐ میں غزوۂ احد کی تاریخ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے پندرہ شوال تین ہجری 31 مارچ 624 عیسوی بروز ہفتہ بیان کی ہے۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 487)

اسکی مزید تفصیل اس طرح ہے۔ اس غزوہ کا سبب یہ ہوا کہ جب غزوہ بدر میں قریش کو ایک عبرتناک شکست ہوئی تو قریش کے سرکردہ لوگوں میں سے جیسے عبداللہ بن ابی ربیعہ، عِکْرِمَہ بن ابوجہل اور صَفْوَان بن امیہ، اسود بن مُطَّلِب، جُبیر بن مُطْعِم، حارث بن ہشام، خویطب بن عبدالعزّیٰ اور قریش کے کچھ دوسرے سرکردہ ابوسفیان کے پاس آئے جن کا اس

تجارتی قافلے میں مال تھا جو جنگ بدر کا سبب بنا تھا۔ یہ تجارتی مال مکہ میں لاکر حسب دستور دارالندوہ میں رکھ دیا گیا اور ان کے مال کو ان تک نہیں پہنچایا گیا کیونکہ جب یہ مال ابوسفیان لے کر آیا تو مکہ کے لوگ جنگ بدر کیلئے گئے ہوئے تھے۔ جنگ بدر کے کچھ عرصہ بعد ان لوگوں نے آکر ابوسفیان سے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمارے بےشمار آدمیوں کو قتل کر دیا ہے۔ اس لیے اس مال تجارت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑنے کیلئے جنگ کی تیاری کریں۔ ممکن ہے ہم اپنے مقتولوں کا بدلہ لینے میں کامیاب ہوسکیں۔ پھر ان لوگوں نے مزید کہا۔

ہم خوشی سے اس بات پر تیار ہیں کہ اس مال تجارت کے نفع سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقابلہ کرنے کیلئے ایک لشکر تیار کیا جائے۔

یہ سن کر ابوسفیان نے کہا کہ میں اس تجویز کو منظور کرتا ہوں اور بنوعبدمناف میرے ساتھ ہیں۔ اس کے بعد قریش نے مال میں سے نفع الگ کر کے جس کی مالیت پچاس ہزار دینار تھی اصل مال مالکوں کو دے دیا اور ایک قول یہ ہے کہ جو نفع علیحدہ کیا گیا وہ پچیس ہزار دینار تھا۔ (سیرۃ الحلبیہ مترجم، جلد 2 نصف آخر، صفحہ 133-134، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)(سیرت انسائیکلوپیڈیا، جلد 6، صفحہ 145، مطبوعہ دارالسلام ریاض)

بہرحال جو نفع تھا وہ اس جنگ کیلئے دے دیا گیا۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ لِیَصُدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ؕ فَسَیُنۡفِقُوۡنَہَا ثُمَّ تَکُوۡنُ عَلَیۡہِمۡ حَسۡرَۃً ثُمَّ یُغۡلَبُوۡنَ ۬ؕ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی جَہَنَّمَ یُحۡشَرُوۡنَ (الانفال: 37) یقیناً وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا اپنے مال خرچ کرتے ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے روکیں۔ پس وہ ان کو اسی طرح خرچ کرتے رہیں گے۔ وہ مال ان پر حسرت بن جائیں گے پھر وہ مغلوب کر دیے جائیں گے اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا جہنم کی طرف اکٹھے کر کے لے جائے جائیں گے۔

(سبل الھدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 182، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اس ایک اہم سبب کے علاوہ کچھ اَور امور بھی تھے جو کہ اس جنگ کے اسباب قرار دیے جاسکتے ہیں۔

جیسا کہ گذشتہ خطبہ میں بھی ذکر ہو چکا ہے کہ غزوۂ بدر کے بعد اہل مکہ کا شام جانا محال ہو چکا تھا کیونکہ مکہ اور شام کی تجارت کا رستہ مدینہ کے مضافات سے گزرتا تھا جسے مسلمانوں کی طرف سے بند کر دیا گیا تھا اور کفار کے سابقہ ظلم وستم کے باعث ان کا وہاں سے قافلوں سمیت گزرنا دشوار ہوتا جا رہا تھا جس کی وجہ سے قریش کو اپنی معاشی موت نظر آ رہی تھی اور تجارتی راستے کی بندش غزوات اور سرایا میں شکست اور بدر میں سرداران قریش کا قتل اور ستر مشرکین کی گرفتاری جیسے امور ان کی شہرت اور معاشرتی حالت پر بدنما داغ تھے جنہیں دھونے کیلئے اور اپنی معاشرتی ساکھ بحال رکھنے کیلئے وہ انتقام لینا چاہتے تھے تاکہ قریش مکہ کی گرتی ہوئی سیاسی اور مذہبی ساکھ کو بحال کیا جاسکے۔

(ماخوذ از دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، جلد 6، صفحہ 434، ناشر بزم اقبال لاہور 2022ء)

دوسری طرف جنگ بدر کے بعد قریش مکہ کو دو مزید شرمناک ذِلّتوں کا سامنا کرنا پڑا جن کی وجہ سے ابوسفیان سمیت مکہ والوں کا غیض وغضب اَور بڑھ گیا اور انہوں نے مسلمانوں سے انتقام لینے کیلئے ایک باقاعدہ مسلح جنگ کرنے کا پختہ عزم کیا۔

چنانچہ ایک مصنف نے غزوۂ احد کا ایک سبب یہ بیان کیا ہے کہ قریش کو بعض مہمات میں ناکامی ہوئی اور اس کی وجہ سے ان میں رنج وغم اور انتقام کا جذبہ بہت زیادہ ہوگیا۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ ابوسفیان جو بدر کے میدان میں اترے بِنا اپنے تجارتی قافلوں کو محفوظ راستوں سے واپس مکہ لایا تھا اسے اہل مکہ کے طعنوں کا مسلسل سامنا کرنا پڑا۔ اس نے مسلمانوں سے انتقام لینے کی قسم کھائی اور قریش کو باور کروایا تھا کہ وہ مدینہ جا کر مسلمانوں سے بھرپور جنگ کرے گا۔ ابوسفیان نے اپنی قسم پوری کرنے کیلئے دوسو افراد کا لشکر بھی تیار کرلیا اور مدینہ پہنچ بھی گیا مگر کھلی جنگ کا حوصلہ نہ کرسکا اور مدینہ کے نواح میں چند درخت گرا کر، کھیت جلا کر اور دو افراد کو قتل کر کے فرار ہوگیا۔

اس جنگ کو جنگ سویق کہا جاتا ہے۔ اس کا بیان بھی مَیں گذشتہ خطبات میں کر چکا ہوں۔ ابوسفیان کی کوشش تو یہ تھی کہ مکہ کے لوگ آئندہ اسے یہ طعنہ نہ دیں کہ میدان بدر میں تم اپنے قبیلے والوں کو چھوڑ کر واپس آ گئے تھے مگر اس ناکام مہم کے بعد تو لوگ ابوسفیان کی اس بچگانہ حرکت پر باقاعدہ فقرے کسنا شروع ہو گئے تھے۔ لہٰذا ابوسفیان اب اپنی انا کی تسکین کی خاطر بھی مسلمانوں کے ساتھ ایک بڑی جنگ کیلئے بھرپور کوششیں کر رہا تھا۔ جیسا کہ گذشتہ خطبات میں قَرَدَہ میں ہزیمت کے بارے میں ذکر ہو چکا ہے۔ ابوسفیان کی مدینہ کے خلاف ناکام مہم کے بعد قریش نے اپنا ایک بڑا تجارتی قافلہ راستہ بدل کر عراق کی شاہراہ سے شام کو روانہ کیا تھا جس میں سونے کے زیورات، چاندی کے ظروف اور دیگر سامان تجارت جن کی مالیت کا اندازہ تقریباً ایک لاکھ درہم تھا۔ جب یہ قافلہ قردہ چشمہ پر اتر رہا تھا تو حضرت زید بن حارثہؓ نے مدینہ کی حدود کے اندر قافلہ قریش کو روک لیا تھا۔ تمام مال تجارت قریش سے چھین کر مدینہ لے کر پہنچے تھے۔ جنگ بدر میں بدترین شکست کے بعد اہل قریش کیلئے قردہ کا واقعہ بہت بڑی ہزیمت تھی۔ یعنی وہ اس وقت مدینہ کے قریب ہی تھا اور ان کی آتش انتقام دو چند ہوگئی تھی۔ غزوۂ احد کی وجوہات میں سے ایک یہ واقعہ بھی تھا۔

(غزوات وسرایا از علامہ محمد اظہر فرید، صفحہ 156-157، مطبوعہ فریدیہ پرنٹنگ پریس ساہیوال)

بہرحال بہت سی وجوہات تھیں جن کی وجہ سے کفار جنگ کی تیاری کرتے رہے اور اس کیلئے قریش کی طرف سے ارد گرد کے قبائل کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی جس کی تفصیل یوں ملتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ کن جنگ کیلئے جب سرمایہ جمع ہوگیا تب اگلے مرحلے کی تیاری شروع ہوئی۔ قریش تو برسرپیکار تھے ہی مگر انہوں نے گرد ونواح کے مختلف قبائل کو اس جنگ میں شامل کرنے کیلئے مختلف طریقے اختیار کیے۔ کسی کے پاس انفرادی طور پر اور کسی کے ہاں وفد کی صورت میں گئے۔ کسی کو لالچ دیا تو کسی کو مذہبی اور علاقائی غیرت وحمیت دلا کر ساتھ ملا لیا۔ اس کام کیلئے عمرو بن عاص، هُبَیرَہ بن ابی وَہْبا ور عبداللہ بن زِبَعْرٰی، مُسَافِع بن عَبدِ مَنَا ف اور ابوعُزّہ جُمَحِی وغیرہ کو بھیجا گیا۔ یہ ابوعُزّہ جُمَحِی وہی تھا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں میں سے آزاد کیا تھا۔ اس وقت اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم میری پانچ بیٹیاں ہیں جن کا میرے سوا کوئی سہارا نہیں۔ مجھے معاف فرما دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف معاف کیا بلکہ اسے بغیر فدیہ کے آزاد بھی کر دیا۔ یہ آپؐ کا اسوہ تھا۔ اس وقت اس نے عہد وپیمان بھی کیا کہ آئندہ نہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لڑوں گا اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کسی کی مدد کروں گا مگر غزوۂ احد کے موقع پر صفوان بن امیہ کی طرف سے انعام واکرام کے لالچ میں اس نے اپنے اس عہد کو توڑ دیا اور اپنے اشعار سے اہل عرب کو جوش انتقام پر ابھارنے لگا۔ یہ شعراء جا کر قبائل کو اکساتے۔ ماضی یاد کروا کر ابھارتے اور ساتھ ملنے کی دعوت دیتے۔ قبائل کِنانہ اہل تِہَامَہ اور دوسرے قبائل میں سے بےشمار لوگوں نے ان کی ہاں میں ہاں ملائی اور ریاست مدینہ پر شب خون مارنے کی ہر طرف سے یقین دہانی کروائی اور یقین دہانی ہی نہیں کروائی بلکہ شمولیت بھی کی۔

(کتاب المغازی، جلد 1، صفحہ 110-111، بدر القتال، عالم الکتب بیروت 1984ء)(ماخوذ از دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، جلد 6، صفحہ 436، ناشر بزم اقبال لاہور 2022ء)

کفار کی ان تیاریوں کی جو وہ جنگ کیلئے کر رہے تھے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوگئی جس کی تفصیل اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش کی ان جنگی تیاریوں اور جوش و خروش کی اطلاع آپؐ کے چچا حضرت عباسؓ نے بھیجی جو مکہ میں تھے۔ حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ایک خط کے ذریعہ دی تھی جو انہوں نے بَنُو غِفَار کے ایک شخص کے ہاتھ بھیجا تھا۔ حضرت عباسؓ نے اس شخص کو خط لے جانے کیلئے اجرت پر تیار کیا تھا اور اس سے یہ شرط کی تھی کہ وہ تین دن رات مسلسل سفر کر کے مدینہ پہنچے اور آپؐ کو یہ خط حوالے کر دے۔ چنانچہ اس نے دن رات سفر کیا اور تیسرے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت قبا میں تھے جب اس شخص نے یہ خط آپؐ کو پہنچایا تو آپؐ نے اسکی مہر توڑی اور اسکے بعد اُبَی بن کعب کو خط دے کر سنانے کیلئے کہا۔ ابی بن کعب نے خط آپؐ کو سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبَی سے اس خط اور خبر کو چھپانے کیلئے فرمایا۔ (ماخوذ از سیرۃ الحلبیہ، جلد 2، صفحہ 296، دارالکتب العلمیۃ)

ایک دوسری جگہ ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود سعد بن ربیع کے گھر تشریف لے گئے اور ان کو حضرت عباسؓ کے خط کے بارے میں بتایا اور فرمایا مجھے بھلائی کی امید ہے تم اس خبر کو مخفی رکھنا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد کے گھر تشریف لائے تھے تو ان کی اہلیہ ان کے پاس آئیں اور کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟ گھر کے اندر سے سن رہی تھیں جو باتیں ہوئیں۔ سعد نے کہا تمہیں اس سے کیا؟ اس نے کہا میں نے ساری باتیں سن لی ہیں اور جب اس نے یہ سب کچھ بتا دیا تو سعد نے کہا اناللہ۔ پھر کہا میرا خیال نہ تھا کہ تم ہماری باتیں سن رہی ہوگی۔ وہ اپنی بیوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور اس کا معاملہ آپؐ کو سنایا اور عرض کیا: یا رسول اللہؐ! مجھے ڈر ہوا کہ کہیں بات لوگوں میں پھیل جائے اور آپؐ سمجھیں کہ میں نے یہ راز افشا کیا ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مجھے راز پوشیدہ رکھنے کا فرمایا تھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ٹھیک ہے جانے دو۔

(سبل الھدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 182-183، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 1993ء)

اب اس عورت کو تنبیہ بھی کر دی ہوگی۔ ایک طرف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ احتیاطی تدبیر اختیار کی جبکہ دوسری طرف یہود مدینہ اور منافقین نے مشہور کر دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی اچھی خبر موصول نہیں ہوئی۔ اس طرح ان منافقین اور دشمنوں کو خبث باطن کے اظہار اور طعن وتشنیع کا ایک اَور موقع مل گیا۔ انہوں نے اس خبر میں رنگ آمیزی کر کے اسے خوب پھیلایا اور اسلام کے ماننے والوں کو اپنی طرف سے خوفزدہ کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ اسی طرح یہ خبر مدینہ کے اطراف واکناف میں پھیل گئی اور ہر ایک چوکنا ہوگیا۔ ہر طرف یہی شور وغوغا تھا کہ مشرکین مکہ پھر جنگ کیلئے آ رہے ہیں۔

(دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 6، صفحہ 443، ناشر بزم اقبال لاہور 2022ء)

علامہ ابن عبدالبر کا بیان ہے کہ حضرت عباسؓ مشرکوں کی خبریں لکھ کر آپؐ کی طرف ارسال کر رہے تھے۔ مکی مسلمان عباسؓ کو اپنا سہارا خیال کرتے تھے جبکہ عباسؓ چاہتے تھے کہ میں مدینہ میں آپؐ کے پاس چلا جاؤں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لکھا کہ آپؓ کا مکہ میں رہنا زیادہ بہتر ہے۔ حضرت عباسؓ کی ارسال کردہ خبریں بڑی تفصیلی ہوتی تھیں۔ ایک خط میں وہ لکھتے ہیں کہ قریش کا لشکر آپؐ کی طرف روانہ ہو چکا ہے ان کے پہنچنے تک ان سے مقابلے کی حتی المقدور تیاری کر لیجیے۔ یہ کُل تین ہزار کا لشکر ہے جس کے آگے دوسو گھڑسوار ہیں ان میں سات سو زرہ پوش ہیں اور تین ہزار اونٹ ہیں اور وہ اپنا تمام تر اسلحہ ساتھ لا رہے ہیں۔

(السیرۃ النبویۃ، از علی محمد صلابی، مترجم جلد 2، صفحہ 561، مطبوعہ دارالسلام)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت عباسؓ کی اطلاع کا ذکر کرتے ہوئے اس طرح لکھا ہے کہ ”جس تجارتی قافلہ کا ذکر جنگ بدر کے حالات میں گزر چکا ہے اسکے منافع کا روپیہ جس کی مالیت پچاس ہزار دینار تھی رؤسائے مکہ کے فیصلہ کے مطابق ابھی تک دارالندوہ میں مسلمانوں کے خلاف حملہ کرنے کی تیاری کے واسطے محفوظ پڑا تھا۔ اب اس روپے کو نکالا گیا اور بڑے زور شور سے جنگ کی تیاری شروع ہوئی۔ مسلمانوں کو اس تیاری کا علم بھی نہ ہوتا اور لشکر کفار مسلمانوں کے دروازوں پر پہنچ جاتا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیدار مغزی نے تمام ضروری احتیاطیں اختیار کر رکھی تھیں یعنی آپؐ نے اپنے چچا عباس بن عبدالمطلبؓ کو جو دل میں آپؐ کے ساتھ تھے مکہ میں ٹھہرے رہنے کی

ارشاد باری تعالیٰ

وَ کَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا ۫ وَّ کَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیۡرًا (سورۃ النساء: 46)

ترجمہ: اور اللہ دوست ہونے کے لحاظ سے کافی ہے

اور اللہ ہی کافی ہے بطور مددگار

طالب دعا: سید عارف احمد، والد و والدہ مرحومہ اور فیملی ومرحومین (ننگل باغبانہ، قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سچائی نیکی کی طرف اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے

اور جو انسان ہمیشہ سچ بولے اللہ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے

(مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضلہ)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

تاکید کررکھی تھی اور وہ قریش کی حرکات وسکنات سے آپؐ کو اطلاع دیتے رہتے تھے۔ چنانچہ عباس بن عبدالمطلبؓ نے اس موقعہ پر بھی قبیلہ بنوغفار کے ایک تیز روسوار کو بڑے انعام کا وعدہ دے کر مدینہ کی طرف روانہ کیا اور ایک خط کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش کے اس ارادے سے اطلاع دی اور اس قاصد کو سخت تاکید کی کہ تین دن کے اندر اندر آپؐ کو یہ خط پہنچا دے۔ جب یہ قاصد مدینہ پہنچا تو اتفاق سے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے حوالی قُباء ”یعنی قریب کی جگہ“ میں تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ چنانچہ یہ قاصد آپؐ کے پیچھے وہیں قُباء میں پہنچا اور آپؐ کے سامنے یہ بند خط پیش کر دیا۔ آپؐ نے فوراً اپنے کاتب خاص اُبَی بن کعب انصاریؓ کو یہ خط دیا اور فرمایا کہ اسے پڑھ کر سناؤ کہ کیا لکھا ہے۔ اُبَی نے خط پڑھ کر سنایا تو اس میں یہ وحشت ناک خبر درج تھی کہ قریش کا ایک جرار لشکر مکہ سے آرہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خط سن کر اُبَی بن کعبکو تاکید فرمائی کہ اسکے مضمون سے کسی کو اطلاع نہ ہو۔“

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 482-483)

بہرحال یہ لشکر روانہ ہوا اور اس کی تفصیل میں مزید لکھا ہے کہ قریش کا لشکر 5/شوال کو مکہ سے نکلا۔

(سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 183، دارالکتب العلمیۃ)

اس جنگ میں قریش کی قیادت ابوسفیان کے ہاتھ میں تھی۔ شاہسواروں کا نگران خالد بن ولید تھا اور علَمبردار بنو عبدالدّار تھے۔ نیز بھالے اٹھائے ہوئے، زرہیں پہنے، ڈھالیں تھامے اور تیر کمان ساتھ لیے اپنے سینوں کو جوش انتقام سے بھر کر تین ہزار جنگجو افراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کیلئے مکہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔

ان میں سے دو ہزار نو سو قریش اور ان کے موالی اور دیگر قبائل میں سے تھے جبکہ سو کنانہ قبائل میں سے تھے۔ سات سو زرہیں، دو سو گھوڑے اور تین ہزار اونٹ ہمراہ لیے تھے جیسا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ راستے میں کھانے کیلئے ذبح کیے جانے والے اونٹ اس کے علاوہ تھے۔ بجانے کیلئے دف اور پینے کیلئے خاص مقدار میں شراب بھی ساتھ اٹھائی۔ (دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جلد 6، صفحہ 441، ناشر بزم اقبال لاہور 2022ء) (غزوہ احد از محمد احمد باشمیل، صفحہ 75)

پھر ایک سیرت کی کتاب میں لکھا ہے کہ قریش نے حضرت عباسؓ کو اپنے ساتھ اس جنگ میں لے جانے کی کوشش کی مگر عباسؓ نے عذر کر دیا اور قریش کی اس لاپرواہی کا ذکر کیا جو جنگ بدر کے موقع پر ان کے ساتھ کی گئی تھی کہ وہ گرفتار ہوئے تھے کسی نے ان کی رہائی میں ان کی مدد نہیں کی۔ (سیرت الحلبیہ، جلد 2، صفحہ 296، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

بہت سی عورتوں نے بھی جوش انتقام میں جنگ میں مَردوں کے ہمراہ جانے کیلئے اصرار کیا۔ اس پر ایک شخص نے مجلس مشاورت میں کہا کہ ہم سروں پر کفن باندھ کر جا رہے ہیں۔ اگر اپنے مقتولوں کا بدلہ نہ لے سکے تو زندہ واپس نہیں آئیں گے۔ اس لیے عورتوں کا ساتھ ہمارے لیے مفید ثابت ہوگا۔ یہ ہمارے جوش کو ابھاریں گی اور ہمیں بدر کے واقعات یاد دلا کر آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا کریں گی۔

نوفل بن معاویہ دِیْلی نے کہا یہ خواتین ہماری عزت وآبرو ہیں اگر ہمیں شکست ہوگئی تو ان کی بے حرمتی سے ہمارا وقار خاک میں مل جائے گا۔ مختلف رائیں سامنے آئیں۔ ابوسفیان کی بیوی ہند بھی اس موقع پر موجود تھی۔ جب یہ دونوں طرح کی رائیں مردوں کی طرف سے آگئیں تو یہ عورت بولی کہ اے لوگو! اس بات سے نہ گھبراؤ کہ تم زندہ بچ کر نہیں آسکو گے۔ تم لوگ بدر سے بھی بحفاظت واپس آگئے تھے اور تم نے اپنی خواتین کو بھی دیکھ لیا تھا۔ تم ہمیں اس جنگ میں ساتھ جانے سے منع نہیں کر سکتے۔ یہی غلطی تم نے بدر میں کی تھی جب تم لوگوں نے اپنی خواتین کو واپس لوٹا دیا تھا۔ اگر یہ خواتین معرکۂ بدر کے وقت تمہارے ساتھ موجود ہوتیں تو تم لوگوں کو غیرت دلا کر آگے بڑھاتیں۔ افسوس! بدر کے میدان میں ہمارے پیارے عزیز دشمنوں کے ہاتھوں مارے گئے۔ (حیات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از محمد حسین ہیکل، صفحہ 379، مکتبہ بک کارنر جہلم)

بہرحال قریش کے سرداروں نے ہند کی بات سے اتفاق کیا اور وہ عورتوں کو لشکر کے ساتھ لے جانے پر راضی ہو گئے۔ فوج کے ساتھ جانے والی عورتوں کی تعداد پندرہ بیان کی گئی ہے (غزوہ احد از محمد احمد باشمیل، صفحہ 76) جن میں ابوسفیان نے اپنی بیوی ہند بنت عتبہ کو شامل کیا۔ اسی طرح عکرمہ بن ابی جہل نے اپنی بیوی ام حکیم بنت حارث بن ہشام کو ساتھ لیا۔ اور حارث بن ہشام نے اپنی بیوی فاطمہ بنت ولید کو ساتھ لیا۔ اور صفوان بن امیہ نے اپنی بیوی بَرزَہ بنت مسعود کو ساتھ لیا جو عبداللہ بن صفوان کی ماں تھیں۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ عمرو بن عاص اپنی بیوی رَیطَہ بنت مُنَبِّہ کے ساتھ نکلا اور طلحہ بن ابی طلحہ نے اپنی بیوی سُلافَہ بنت سعد کو ساتھ لیا۔ یہ طلحہ کے بیٹوں مُسافِعْ اور جُلاس اور کِلاب کی ماں تھی اور یہ سب اُحد کے دن قتل ہوئے تھے۔ اور خُنَاس بنت مالک جو قبیلہ بنومالک میں سے تھی اپنے بیٹے ابی عزیز بن عُمیر کے ساتھ ہوئی۔ یہ حضرت مصعب بن عمیرؓ کی ماں تھیں۔ اور عَمْرَہ بنت عَلْقَمہ جو قبیلہ بنوحارث میں سے تھی وہ بھی لشکر کے ساتھ ہوئی۔

جنگ کے دوران ہند بنت عتبہ جب وحشی کے پاس آتی یا وحشی اس کے پاس آتا تو یہ اس سے کہتی کہ اَبُو دَسْمَہ، یہ وحشی کی کنیت ہے کہ ایسا کام کرنا جس سے ہمارے دلوں کو آرام پہنچے۔ یہ حبشی غلام تھا۔ وحشی کے پاس ایک نیزہ تھا جو بہت کم خطا کرتا تھا اور جس کے لگ جاتا تھا اس کو زندہ نہیں چھوڑتا تھا۔ وحشی جُبَیر بن مُطْعِم کا غلام تھا۔ اس نے وحشی کو بلا کر کہا کہ تُو بھی لشکر کے ساتھ جا اور اگر تُو نے حمزہ کو شہید کر دیا یا مار دیا تو میں تجھے آزاد کر دوں گا کیونکہ حمزہ نے میرے چچا طُعَیمَہ بن عدی کو قتل کیا ہے۔

اس لشکر نے مدینہ کے مقابل پر احد کے میدان میں بطن سَبْخَہ میں وادی قَنَاۃ کے کنارے پر واقع جبل عُیَنَین پر ڈیرہ ڈالا۔ سَبْخَہ بھی مدینہ میں جبل عینین اور جُرُف کے پاس کی جگہ ہے اور جرف مدینہ سے تین میل شمال کی جانب ایک جگہ ہے اور عینین احد کی ایک پہاڑی کا نام ہے۔ احد کے اور اس کے درمیان ایک وادی ہے اور قنَاۃ مدینہ اور احد کے درمیان مدینہ کی تین مشہور وادیوں میں سے ایک وادی ہے۔ (السیرۃ النبویہ لابن ہشام، صفحہ 522، دارالکتب العلمیۃ بیروت) (فرہنگ سیرت، صفحہ 87، 146، 216، 239 زوار اکیڈمی کراچی) (سیرۃ الحلبیہ، جلد 2، صفحہ 296 مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

یہ اس کا محل وقوع ہے۔ جنگ کی تفصیلات کے بارے میں مزید لکھا ہے کہ حضرت عباسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لشکر قریش کے متعلق معلومات فراہم کیں اور عمرو بن سالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین مکہ کی روانگی کی اطلاع پہنچائی۔ اس پر ابوسفیان حواس باختہ ہوگیا، اس کو پتہ لگ گیا۔ ہوا یوں کہ عمرو بن سالم اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ مقام ذی طُوٰی سے لشکر قریش سے علیحدہ ہو کر جلدی جلدی مدینہ پہنچا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لشکر کفار کی چڑھائی کی خبر دی۔ عمرو بن سالم کا یہ دستہ مدینہ سے واپسی پر ابواء کے مقام پر ابوسفیان کے لشکر سے رات کے وقت آگے نکل گیا۔ یعنی وہ وہاں تھے تو ان کو کراس کر گیا۔ صبح ہوئی تو ابوسفیان مکہ کی طرف واپس چلا گیا۔ ابوسفیان کو رستے میں بتایا گیا کہ عمرو بن سالم اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ وقت شب مکہ کی طرف نکل گیا ہے۔ ابوسفیان گھبراتے ہوئے بولا: میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ ضرور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں جا کر اسے ہماری پیش قدمی کی اطلاع دے کر آیا ہے۔ اس نے اسے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے متعلق تمام معلومات فراہم کر دی ہیں اور اسے پہلے سے ہی چوکنا کر دیا ہے۔ اب ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی مسلمان خود کو قلعوں میں محفوظ کر چکے ہوں گے۔ اس طرح تو ہم ان کا کوئی نقصان نہیں کر سکیں گے اور نہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ صفوان بن امیہ فوری بولا کہ اگر وہ قلعوں سے باہر میدان میں ہمارے ساتھ مقابلے کیلئے نہ نکلیں گے تو گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم اوس اور خزرج کی کھجوروں کے باغ کاٹ لیں گے جس کا وہ کبھی ازالہ نہیں کر سکیں گے اور وہ اپنے مال وغلہ سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے اور اگر وہ صحرا میں لڑائی کیلئے قلعوں سے باہر آنکلے تو بھی پریشان ہونے کی چنداں ضرورت نہیں۔ ہماری تعداد ان کی تعداد سے کہیں زیادہ ہے۔ ہمارے اسلحے سے بھی ان کے اسلحہ کا کوئی جوڑ نہیں۔ ان کے پاس گھوڑے نہیں ہمارے پاس تو بہت گھوڑے ہیں۔ ہم جنگ میں ان کا جانی اور مالی نقصان کرنے کی طاقت رکھتے ہیں جبکہ وہ ہم سے یوں نہیں لڑ سکتے۔

(دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 6، صفحہ 443-444، ناشر بزم اقبال لاہور 2022ء)

یہ انہوں نے اپنا خیال ظاہر کیا ہے۔ بہرحال مدینہ کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے قریش نے جب اَبْوَاء مقام پر پڑاؤ ڈالا تو ہند بنت عتبہ نے ابوسفیان کو کہا کہ تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کی قبر کو کھود ڈالو کیونکہ ان کی قبر اَبْوَاء میں ہے۔ اگر وہ تمہارے کسی ایک آدمی کو قید کریں تو تم ہر شخص کے فدیہ میں ان کی والدہ کا ایک عضو دے دینا۔ عجیب شیطانی مشورہ تھا۔ ابوسفیان نے یہ بات قریش کو کہی اور کہا یہ ایک رائے ہے تو قریش نے جواب دیا کہ تم اس دروازے کو نہ کھولو ورنہ بَنُو بَکر ہمارے مُردوں کی قبریں کھودیں گے۔ (سبل الھدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 183، دارالکتب العلمیۃ)

یہ بڑی خطرناک رائے ہے یہ نہ مانو۔ بہرحال یہ لوگ راستے میں جہاں بھی پڑاؤ کرتے وہاں اونٹ ذبح کیے جاتے۔ خواتین شعر پڑھ کر خوب گرماتیں۔ شراب سے بھرے جام پیش کرتیں۔ مرثیے پڑھ کر خود بھی آہ وفغاں کرتیں، دوسروں کو بھی ڈراتیں اور جوش انتقام دلاتیں۔

(دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جلد 6، صفحہ 441، ناشر بزم اقبال لاہور 2022ء)

کفار کا یہ قافلہ اسی طرح آگے بڑھتا رہا۔ اور دوسری طرف مسلمان بھی اپنے طور پر تیاری میں تھے۔ اس بارے میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فَضَالَہ کے بیٹوں انس اور مونس کو جمعرات کی رات شوال کے پہلے عشرہ میں جاسوسی کیلئے بھیجا۔ (سبل الہدیٰ، جلد 4، صفحہ 183، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

”غالباً اسی موقعہ پر آپؐ نے مسلمانوں کی تعداد وطاقت معلوم کرنے کیلئے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ مدینہ کی تمام مسلمان آبادی کی مردم شماری کی جاوے۔ چنانچہ مردم شماری کی گئی تو معلوم ہوا کہ اس وقت تک کُل پندرہ سو مسلمان متنفس ہیں۔ اس وقت کے حالات کے ماتحت اسی تعداد کو بہت بڑی تعداد سمجھا گیا۔ چنانچہ بعض صحابہؓ نے تو اس وقت خوشی کے جوش میں یہاں تک کہہ دیا کہ کیا اب بھی جبکہ ہماری تعداد ڈیڑھ ہزار تک پہنچ گئی ہے ہمیں کسی کا ڈر ہو سکتا ہے؟ مگر انہی میں سے ایک صحابی کہتے ہیں کہ اسکے بعد ہم پر ایسے ایسے سخت وقت آئے کہ بعض اوقات ہمیں نماز بھی چھپ کر ادا کرنی پڑتی تھی۔ ایک موقعہ پر اس سے پہلے بھی آپؐ نے مسلمانوں کی مردم شماری کروائی تھی تو اس وقت چھ اور سات سو کے درمیان تعداد نکلی تھی۔“

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 483)

بہرحال دونوں صحابہؓ جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر گیری کیلئے بھیجا تھا مقام عُقَیقمیں قریش کو جا ملے اور واپس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے اور ان کو کافروں کے لشکر کی خبر دی۔ یہ عَقِیق جو ہے اس نام کی بھی جزیرۃ العرب میں کئی وادیاں ہیں اور سب سے اہم وادی مدینہ کی وادی عقیق ہے جو مدینہ کے جنوب مغرب سے شمال مشرق تک پھیلی ہوئی ہے اور اس میں مدینہ منورہ کی ساری وادیاں آکر شامل ہو جاتی ہیں۔ (فرہنگ سیرت، صفحہ 204، زوار اکیڈمی کراچی)

بہرحال ان دونوں نے آکے بتایا کہ ان کفار کے لشکر نے اپنے اونٹ اور گھوڑے مقام عُرَیض کی کھیتی میں چھوڑے ہیں۔ عُرَیض بھی مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک نخلستان ہے۔ (سیرت انسائیکلوپیڈیا، جلد 6، صفحہ 65-66)

انہوں نے وہاں کوئی سبزہ نہیں چھوڑا سب کچھ چر گئے ہیں۔ مشرکین بدھ کے دن وادی قَنَاۃ پر اترے۔ جمعرات اور جمعہ کے دن ان کے اونٹ اس وادی کا سبزہ کھاتے رہے۔ انہوں نے کوئی سبزہ نہ چھوڑا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حُبَاب بن مُنْذِرؓ کو بھی ان کی طرف بھیجا۔ انہوں نے ان کو دیکھا اور لوٹ آئے اور ان کی تعداد اور سامان کا اندازہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی حالت کسی کو نہ بتانا۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ. اَللّٰهُمَّ بِكَ أَجُوْلُ وَبِكَ أَصُوْلُ ۔ ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔ اے اللہ! تیرے ساتھ ہی میں چکر لگاتا ہوں اور تیرے ساتھ ہی میں حملہ کرتا ہوں۔ اور اوس اور خزرج کے سرداروں حضرت سعد بن معاذؓ، حضرت اُسَید بن حُضَیرؓ اور

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کی حقیقت تبھی ظاہر ہوگی جب دین کو سمجھنے کی کوشش کریں گے

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی 2023ء)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ اجتماع کا مقصد دینی، علمی، اخلاقی اور روحانی ترقی ہے

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی 2023ء)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

حضرت سعد بن عُبَادہؓ نے مشرکین کے رات کے حملے کے خطرے کی وجہ سے جمعہ کی رات کو ہتھیاروں سے لیس ہو کر مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر گزاری اور مدینہ کا بھی صبح تک پہرہ دیا۔(سبل الھدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 183-184، دارالکتب العلمیۃ بیروت)(سیرۃ الحلبیہ، جلد 2، صفحہ 297، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

مشرکین مکہ کے لشکر نے مسلمانوں کے مدینہ سے خروج سے قبل وادی قُنَاۃ کی نمکین اور دلدلی زمین پر پڑاؤ کیا تھا۔

(ماخوذ از غزوہ احد از محمد احمد باشمیل، صفحہ 97)

مدینہ منورہ کے مشرق اور مغرب اور جنوب میں کھجور کے گھنے باغ تھے ان میں سے گزرتے ہوئے کسی بستی یا محلے پر حملہ آسان نہیں تھا کیونکہ باغوں میں دشمن کا صرف ایک ایک آدمی بمشکل آگے بڑھ سکتا تھا۔ اس صورت میں حملہ آور بآسانی مارے جاتے۔ صرف شمال سے حملہ ہو سکتا تھا اس لیے قریش نے شمالی اور مغربی جانب پڑاؤ ڈالا تھا۔ پھر پوری آبادی ایک مقام پر نہ تھی بلکہ پہاڑوں کے درمیان وسیع میدان میں بکھری ہوئی بستیاں یا محلے آباد تھے۔ بعض قبائل نے اپنی زمینوں اور باغوں کے پاس آبادی کا انتظام کر لیا تھا اور کئی دو منزلہ گڑھیاں بنالی گئی تھیں۔ وہ ہر خطرے کے وقت بچوں اور عورتوں کو گڑھیوں کی بالائی منزل پر پہنچا دیتے اور خود فارغ البال ہو کر حملہ آوروں کا مقابلہ کرتے۔

(غزواۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از مولانا ابوالکلام آزاد، صفحہ 63-64)

ایک اَور سیرت نگار لکھتا ہے کہ دشمن کی فوج نے مسلمانوں کی فوج کے درمیان اور مدینہ کے درمیان جس میں منافقین، یہود اور جنگ سے عاجز مسلمانوں اور عورتوں اور بچوں کے سوا کوئی شخص باقی نہ رہا تھا رکاوٹ ڈالتے ہوئے صبح کی۔

(ماخوذ از غزوہ احد از محمد احمد باشمیل، صفحہ 99)

حضرت مرزا بشیر احمدؓ اس کی تفصیل میں لکھتے ہیں کہ غالباً رمضان 3؍ہجری کے آخر یا شوال کے شروع میں قریش کا لشکر مکہ سے نکلا۔ لشکر میں دوسرے قبائل عرب کے بہت سے بہادر بھی شامل تھے۔ ابوسفیان سردار لشکر تھا۔ لشکر کی تعداد تین ہزار تھی جس میں سات سو زرہ پوش شامل تھے۔ سواری کا سامان بھی کافی تھا۔ یعنی دو سو گھوڑے اور تین ہزار اونٹ تھے۔ سامان حرب بھی کافی وشافی تھا۔ عورتیں بھی ساتھ تھیں ہند زوجہ ابوسفیان اور عکرمہ بن ابوجہل، صفوان بن امیہ، خالد بن ولید اور دوسرے لوگوں کی بیویاں تھیں۔ یہ عورتیں عرب کی قدیم رسم کے مطابق گانے بجانے کا سامان اپنے ساتھ لائی تھیں تاکہ اشتعال انگیز اشعار گا کر اور دفیں بجا کر اپنے مردوں کو جوش دلاتی رہیں۔ قریش کا یہ لشکر دس گیارہ دن کے سفر کے بعد مدینہ کے پاس پہنچا اور چکر کاٹ کر مدینہ کے شمال کی طرف احد کی پہاڑی کے پاس ٹھہر گیا۔ اس جگہ کے قریب ہی عُرَیض کا سرسبز میدان تھا جہاں مدینہ کے مویشی چرا کرتے تھے اور کچھ کھیتی باڑی بھی ہوتی تھی۔ قریش نے سب سے پہلے اس چراگاہ پر حملہ کر کے اس میں من مانی کی اور غارت مچائی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مخبروں سے لشکر کے قریب آ جانے کی اطلاع موصول ہوئی تو آپؐ نے اپنے ایک صحابی حُبَاب بن مُنذِرؓ کو روانہ فرمایا کہ جا کر دشمن کی تعداد اور اسکا پتہ کریں اور پھر یہ بھی آپؐ نے فرما دیا کہ اگر دشمن کی طاقت زیادہ ہو اور مسلمانوں کیلئے خطرہ کی صورت ہو تو جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے آپؐ نے فرمایا کہ ذکر نہیں کرنا بلکہ علیحدگی میں مجھے اطلاع دینی ہے تاکہ مسلمانوں میں بددلی نہ پھیلے۔ بہرحال حُبابؓ خفیہ راستے سے گئے اور نہایت ہوشیاری سے تھوڑی دیر میں واپس آ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ساری صورتحال عرض کی۔ اب لشکر کی آمد کی خبر مدینہ میں پھیل چکی تھی اور عُرَیض پر جو اِن کا حملہ تھا اس کی اطلاع بھی عام ہو چکی تھی کس طرح انہوں نے باغ اجاڑا ہے۔ گو عامۃ الناس کو لشکر کفار کے تفصیلی حالات کا علم نہیں دیا گیا مگر پھر بھی یہ رات مدینہ میں سخت خوف اور خطرہ کی حالت میں گزری۔ خاص خاص صحابہؓ نے ساری رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان کے اردگرد پہرہ دیا۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 483-484)

جب جنگ احد کی تیاری کیلئے مشاورت ہوئی تو اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات میں نے ایک خواب دیکھی ہے کہ ایک گائے ہے جو ذبح کی جارہی ہے اور اپنی تلوار یعنی ذوالفقار کی دھار میں مَیں نے دندانہ پڑا دیکھا ہے۔ ایک روایت میں یہ لفظ ہے کہ میری تلوار کا دستہ ٹوٹ گیا ہے۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ میں نے دیکھا میری تلوار ذوالفقار میں دستہ کے پاس دراڑ آ گئی ہے۔ یہ دونوں باتیں کسی مصیبت کی طرف اشارہ کر رہی ہیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ میں ایک مضبوط زرہ میں ہاتھ ڈال رہا ہوں۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ میں ایک مضبوط زرہ پہنے ہوئے ہوں اور میں ایک مینڈھے پر سوار ہوں۔ صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپؐ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جہاں تک گائے کا تعلق ہے تو اس سے یہ اشارہ ہے کہ میرے کچھ صحابہؓ شہید ہوں گے۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ ذبح ہونے والی گائے سے یہ تعبیر لی ہے کہ ہم میں سے کچھ شہید ہوں گے۔ اور جہاں تک میری تلوار میں دراڑ کا تعلق ہے تو اس سے یہ اشارہ ہے کہ میرے گھر والوں یا خاندان میں سے کوئی شخص قتل ہو گا۔ ایک روایت میں یہ لفظ ہے کہ میری تلوار کی دھار میں دندانوں کا مطلب ہے کہ نقصان تم لوگوں میں سے کسی کا نہیں ہو گا یعنی غیر خاندان والوں میں سے نہیں ہو گا۔ یہاں فُلُول کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے معنی ہیں تلوار کی دھار کا کہیں سے کند ہو جانا یا پھر تلوار کے دستہ میں شگاف پڑنا یا اس کا ٹوٹ جانا اور یہ اس بات کی علامت ہے کہ دو حادثے پیش آئیں گے۔ اور مضبوط زرہ کا مطلب مدینہ ہے۔ اور مینڈھے سے مراد ہے کہ میں دشمن کے حامیوں کو قتل کروں گا۔

بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر مشورہ مانگا۔ ابن عُتُبہ، ابنِ اسحاق اور ابن سعد وغیرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خواب جمعہ کی رات کو دیکھا۔ جب صبح ہوئی تو آپ صحابہؓ کرام کے پاس تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی۔ پھر اپنا خواب بیان کیا اور فرمایا اگر تمہاری رائے ہو تو مدینہ میں قیام کرو اور عورتوں اور بچوں کو ہم قلعوں میں پہنچا دیں۔ اگر وہ لوگ باہر ٹھہریں گے تو بری جگہ پر ٹھہریں گے اور اگر ہمارے شہر میں داخل ہوں گے تو ہم گلیوں میں ان سے لڑائی کریں گے اور ہم اِن کے راستے اُن سے زیادہ جانتے ہیں اور ٹیلوں کے اوپر سے بھی ان پر پتھراؤ وغیرہ کیا جائے گا۔ ان لوگوں نے ہر طرف سے مدینہ کو تعمیر کے ذریعہ سے محفوظ کر دیا تھا۔ مدینہ ایک قلعہ کی طرح تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رائے دی یہی اکابر مہاجرین اور انصار کی رائے تھی اور عبداللہ بن اُبَی نے بھی یہی رائے دی۔ البتہ مسلمانوں کی ایک جماعت نے کہا جن میں اکثریت نوجوان صحابہؓ کی تھی اور یہ لوگ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے اور شہادت کے خواہش مند تھے اور دشمن سے لڑنے کے خواہاں تھے کہ یا رسول اللہؐ! آپ ہمیں لے کر مدینہ سے باہر دشمن کے پاس چلیں۔ وہ یہ نہ سمجھیں کہ ہم بزدل ہو گئے ہیں۔ عبداللہ بن اُبَیّ نے کہا یا رسول اللہؐ! مدینہ میں ٹھہریں۔ مدینہ سے باہر نہ نکلیں۔ اللہ کی قَسم! ہم جب بھی مدینہ سے باہر دشمن سے لڑے ہیں تو شکست کھائی ہے اور جب بھی مدینہ میں کوئی دشمن لڑنے آیا ہے تو ہم فتح یاب ہوئے۔ (ماخوذ از سیرۃ الحلبیہ، جلد 2، صفحہ 297-298، دارالکتب العلمیۃ بیروت)(سبل الھدیٰ، جلد 4، صفحہ 185، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حمزہ بن عبدالمطلبؓ، سعد بن عُبادہؓ اور نُعمان بن مالکؓ نے بھی کہا یا رسول اللہؐ! ہمیں یہ ڈر ہے کہ اگر ہم مدینہ سے باہر نہ نکلے تو دشمن یہ سمجھے گا کہ ہم ان سے لڑنے سے بزدل ہو گئے ہیں اس وجہ سے باہر نہیں نکلے تو اس وجہ سے ان کی ہمارے خلاف جرأت بڑھے گی اور بدر میں آپؐ تین سو افراد کے ساتھ تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ان پر فتح دی اور آج ہم کثیر تعداد میں ہیں۔

اِیَاس بن اَوس بن عَتِیکؓ نے کہا بَنُو عَبدُ الاُشہلیہ امید کرتے ہیں کہ ذبح کی ہوئی گائے ہم لوگ ہوں۔ جو خواب میں دیکھا تھا کہ گائے ذبح کی جارہی، انہوں نے کہا کہ ہم امید کرتے ہیں کہ گائے ہم ہوں۔ اور ان کے علاوہ دوسروں نے کہا یہ دو اچھائیوں میں سے ایک ہے، کامیابی یا شہادت۔ اللہ کی قسم! عرب یہ لالچ نہ کریں کہ وہ ہمارے گھروں میں داخل ہو جائیں گے۔ حضرت حمزہؓ نے کہا اس کی قَسم جس نے آپؐ پر کتاب نازل کی! میں آج کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک مدینہ سے باہر نکل کر میں اپنی تلوار سے ان کے ساتھ نہ لڑوں۔ چنانچہ وہ جمعہ اور ہفتہ کے دن روزے سے رہے اور جب شہید ہوئے تو وہ روزہ سے تھے۔ (کتاب المغازی للواقدی، جلد 1، صفحہ 194)

نعمان بن مالکؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہمیں جنت سے محروم نہ کریں۔ اس کی قَسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! میں جنت میں ضرور داخل ہوں گا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیونکر؟ اس نے کہا کیونکہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں اور ایک روایت میں ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں جنگ کے دن نہیں بھاگوں گا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تُو نے سچ کہا ہے۔ وہ اس جنگ میں شہید ہو گئے۔ مَالِک بن سِنَان خُدْرِی اور اِیَاس بن عَتِیک اور ایک جماعت نے لڑائی کیلئے نکلنے پر خوب ترغیب دلائی۔ (سبل الھدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 186، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی سیرت خاتم النبیینؐ میں اس کی تفصیل لکھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو جمع کر کے ان سے قریش کے حملہ کے متعلق مشورہ مانگا کہ آیا مدینہ میں ہی ٹھہرا جائے یا باہر نکل کے مقابلہ کیا جائے۔ مشورہ سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے حملے اور ان کے خونی ارادوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ آج رات میں نے خواب بھی دیکھی ہے اور پھر وہ خواب سنائی جس کا ابھی ذکر ہو چکا ہے۔ صحابہؓ کے تعبیر پوچھنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گائے کے ذبح ہونے سے تو مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے صحابہؓ میں سے بعض کا شہید ہونا مراد ہے۔ اور میری تلوار کے کنارے کے ٹوٹنے سے میرے عزیزوں میں سے کسی کی شہادت کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے یا شاید خود مجھے اس مہم میں کوئی تکلیف پہنچے۔ اور زرہ کے اندر ہاتھ ڈالنے سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس حملہ کے مقابلہ کیلئے ہمارا مدینہ کے اندر ٹھہرنا زیادہ مناسب ہے۔ اور مینڈھے پر سوار ہونے والے خواب کی آپؐ نے یہ تاویل فرمائی کہ اس سے کفار کے لشکر کا سردار یعنی علمبردار مراد ہے جو ان شاء اللہ مسلمانوں کے ہاتھوں سے مارا جائے گا۔ اسکے بعد آپؐ نے صحابہؓ سے مشورہ طلب کیا کہ موجودہ صورت حال میں کیا کرنا چاہئے؟ اور جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب سے متاثر ہو کر یا ویسے حالات دیکھ کر یہی مشورہ دیا کہ مدینہ میں ٹھہر کے مقابلہ کیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی رائے کو پسند کیا لیکن اکثر صحابہؓ نے جو خاص طور پر نوجوان تھے، جو بدر کی جنگ میں شامل نہیں ہوئے تھے اور اپنی شہادت سے خدمت دین کا موقع حاصل کرنے کیلئے بے تاب تھے، بڑے اصرار کے ساتھ عرض کیا کہ شہر سے باہر نکل کر کھلے میدان میں مقابلہ کرنا چاہئے۔ ان لوگوں نے اس قدر اصرار کیا اور اپنی رائے پیش کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جوش کو دیکھ کر ان کی بات مان لی اور فیصلہ فرمایا کہ ہم کھلے میدان میں نکل کر کفار کا مقابلہ کریں گے اور پھر جمعہ کی نماز کے بعد آپؐ نے مسلمانوں میں عام تحریک فرمائی کہ جہاد فی سبیل اللہ کی غرض سے اس غزوہ میں شامل ہو کر ثواب حاصل کریں۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 484 تا 485)

تو اس کی یہ باقی تفصیل ان شاء اللہ آئندہ بیان ہو گی۔

فلسطینیوں کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ جنگ بندی ختم ہونے کے بعد پھر ان پر بلاتفریق بمباری ہو گی اور پھر معصوم شہید ہوں گے۔ کتنا ظلم ہو گا؟ اللہ بہتر جانتا ہے۔ ان کے مستقبل کے بارے میں بڑی طاقتوں کے ارادے جو ہیں وہ بڑے خطرناک ہیں۔ اس لیے ان کیلئے بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف ✿ جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا

چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں ✿ ہر ستارے میں تماشا ہے تری چمکار کا

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

یا الٰہی! تِرا فرقاں ہے کہ اک عالَم ہے ✿ جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں ✿ مئے عرفان کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

طالب دعا: ضیاء الدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

خطبہ جمعہ

غزوۂ احد پر روانگی کے دوران پیش آنے والے واقعات کا تذکرہ

خدا کے نبی کی شان سے یہ بعید ہے کہ وہ ہتھیار لگا کر پھر اتار دے قبل اس کے کہ خدا کوئی فیصلہ کرے

پس اب اللہ کا نام لے کر چلو اور اگر تم نے صبر سے کام لیا تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت تمہارے ساتھ ہوگی

خدا کا نبی جب زرہ پہن لیتا ہے تو اتارا نہیں کرتا، اب خواہ کچھ ہو ہم آگے ہی جائیں گے، اگر تم نے صبر سے کام لیا تو خدا کی نصرت تم کو مل جائے گی

ہم مشرکین کے خلاف اہل کفر کی مدد نہیں لیں گے

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا احد کے دامن میں صحابہؓ سے خطاب

تم جہاد پر صبر کر کے اپنے اعمال کا آغاز کرو اور اسکے ذریعہ اللہ کے وعدے کو تلاش کرو

تم پر لازم ہے وہ کام جن کا میں تمہیں حکم دوں، کیونکہ میں تمہاری ہدایت پر حریص ہوں

بیشک اختلاف اور جھگڑا عجز و کمزوری کی نشانیاں ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو پسند نہیں کرتا

اللہ تعالیٰ کے پاس جو چیز ہے اس پر بندہ اس کی اطاعت کے ذریعہ ہی قادر ہو سکتا ہے

مومن تمام مومنوں میں ایسے ہے جیسے سر جسم میں ہوتا ہے، جب سر میں درد ہوتا ہے تو سارا جسم اس پر تکلیف دہ ہوتا ہے

یہ باتیں اگر آج مسلمان یاد رکھیں تو کسی دشمن کو ان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی ہمت نہ ہو

فلسطین کے مظلومین کیلئے دعا کی مکرّر تحریک

فلسطینیوں کیلئے میں دعاؤں کیلئے کہتا رہتا ہوں، دعائیں کرتے رہیں

گذشتہ دنوں جنگ بندی ختم ہونے کے بعد جیسا کہ خیال تھا وہی ہو رہا ہے اور اسرائیلی حکومت پہلے سے بڑھ کر شدت سے غزہ کے ہر علاقے میں اب بمباری اور حملے کر رہی ہے، پھر معصوم بچے اور شہری شہید ہو رہے ہیں

مسلمان ممالک کی آواز میں کچھ زور تو پیدا ہو رہا ہے لیکن جب تک ایک ہو کر جنگ بندی کی کوشش نہیں کریں گے کوئی فائدہ نہیں ہے

اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں بھی وحدت پیدا فرمائے

اللہ کرے کہ مسلمان ایک ہو کر دنیا سے ظلم ختم کرنے کا ذریعہ بنیں نہ کہ آپس میں لڑنے کا

اس ظلم کو روکنے کیلئے پہلے بھی میں نے جماعتوں کے ذریعہ پیغام بھیجا ہوا ہے کہ ہمیں دعا کے ساتھ اپنے حلقۂ احباب اور اپنے علاقے کے سیاست دانوں کو ظلم ختم کرنے کیلئے آواز اٹھانے کیلئے مسلسل توجہ دلانی چاہئے، اسی طرح اپنے حلقۂ احباب میں بھی یہ بات پھیلائیں کہ اس ظلم کو ختم کرنے کیلئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے، اللہ تعالیٰ معصوموں کو ظلم سے بچالے

مکرمہ مسعودہ بیگم اکمل صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحکیم اکمل صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ ہالینڈ اور ماسٹر عبدالمجید صاحب (واقف زندگی، استاد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ) کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 8 دسمبر 2023ء بمطابق 8 فتح 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

گذشتہ خطبہ میں جنگ احد کے بارے میں ذکر ہو رہا تھا۔ اس بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو مختصر طور پر بیان کیا ہے وہ بیان کرتا ہوں۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ ’’کفار کے لشکر نے میدان سے بھاگتے ہوئے‘‘ یعنی بدر کے میدان سے بھاگتے ہوئے بدر کی جنگ کے بعد ’’یہ اعلان کیا کہ اگلے سال ہم دوبارہ مدینہ پر حملہ کریں گے اور اپنی شکست کا مسلمانوں سے بدلہ لیں گے۔ چنانچہ ایک سال کے بعد وہ پھر پوری تیاری کر کے مدینہ پر حملہ آور ہوئے۔ مکہ والوں کے غصہ کا یہ حال تھا کہ بدر کی جنگ کے بعد انہوں نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ کسی شخص کو اپنے مُردوں پر رونے کی اجازت نہیں اور جو تجارتی قافلے آئیں گے ان کی آمد آئندہ جنگ کیلئے محفوظ رکھی جائے گی۔ چنانچہ بڑی تیاری کے بعد تین ہزار سپاہیوں سے زیادہ تعداد کا ایک لشکر ابوسفیان کی قیادت میں مدینہ پر حملہ آور ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے مشورہ لیا کہ آیا ہم کو شہر میں ٹھہر کر مقابلہ کرنا چاہئے یا باہر نکل کر۔ آپؐ کا اپنا خیال یہی تھا کہ دشمن کو حملہ کرنے دیا جائے تا کہ جنگ کی ابتداء کا بھی وہی ذمہ دار ہو اور مسلمان اپنے گھروں میں بیٹھ کر اسکا مقابلہ آسانی سے کر سکیں لیکن وہ نوجوان مسلمان جن کو بدر کی جنگ میں شامل ہونے کا موقع نہیں ملا تھا اور جن کے دلوں میں حسرت رہی تھی کہ کاش! ہم کو بھی خدا کی راہ میں شہید ہونے کا موقع ملتا انہوں نے اصرار کیا کہ ہمیں شہادت سے کیوں محروم رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ آپؐ نے ان کی بات مان لی۔

مشورہ لیتے وقت آپؐ نے اپنی ایک خواب بھی سنائی۔ فرمایا خواب میں مَیں نے چند گائیں دیکھی ہیں اور میں نے دیکھا ہے کہ میری تلوار کا سرا ٹوٹ گیا ہے اور میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ وہ گائیں ذبح کی جا رہی ہیں اور پھر یہ کہ میں نے اپنا ہاتھ

ایک مضبوط اور محفوظ زِرہ کے اندر ڈالا ہے اور میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ میں ایک مینڈھے کی پیٹھ پر سوار ہوں۔ صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپؐ نے اِن خوابوں کی کیا تعبیر فرمائی؟ آپؐ نے فرمایا گائے کے ذبح ہونے کی تعبیر یہ ہے کہ میرے بعض صحابہؓ شہید ہوں گے اور تلوار کا سرا ٹوٹنے سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ میرے عزیزوں میں سے کوئی اہم وجود شہید ہوگا یا شاید مجھے ہی اس مہم میں کوئی تکلیف پہنچے اور زرہ کے اندر ہاتھ ڈالنے کی تعبیر میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارا مدینہ میں ٹھہرنا زیادہ مناسب ہے اور مینڈھے پر سوار ہونے والے خواب کی تعبیر یہ معلوم ہوتی ہے کہ کفار کے لشکر کے سردار پر ہم غالب آئیں گے" یعنی ان کو ہم زیر کر لیں گے، یعنی وہ مسلمانوں کے ہاتھ سے مارا جائے گا۔

گو اس خواب میں مسلمانوں پر یہ واضح کر دیا گیا تھا کہ ان کا مدینہ میں رہنا زیادہ اچھا ہے مگر چونکہ خواب کی تعبیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی تھی، الہامی نہیں تھی آپؐ نے اکثریت کی رائے کو تسلیم کر لیا اور لڑائی کیلئے باہر جانے کا فیصلہ کر دیا۔" (دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم، جلد 20، صفحہ 247-248)

خوابوں میں اشاروں کا ذکر ہوتا ہے۔ اس خواب کے ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے استعارات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "استعارات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکاشفات اور خوابوں میں پائے جاتے ہیں وہ حدیثوں کے پڑھنے والوں پر مخفی اور پوشیدہ نہیں ہیں۔ کبھی کشفی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھوں میں دو سونے کے کڑے پہنے ہوئے دکھائی دئے اور ان سے دو کذاب مراد لئے گئے جنہوں نے جھوٹے طور پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا اور کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی رؤیا اور کشف میں گائیاں ذبح ہوتی نظر آئیں اور ان سے مراد وہ صحابہؓ تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے ...... ایسا ہی بہت سی نظیریں دوسرے انبیاء کے مکاشفات میں پائی جاتی ہیں کہ بظاہر صورت ان پر کچھ ظاہر کیا گیا اور در اصل اس سے مراد کچھ اَور تھا۔ سو انبیاء کے کلمات میں استعارہ اور مجاز کا داخل ہونا کوئی شاذ و نادر امر نہیں ہے۔" (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 133، حاشیہ)

بہرحال جب جنگ باہر نکل کر کرنے کا فیصلہ ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو تیاری کرنے کا حکم دیا اور آپؐ خود بھی جنگ کی تیاری کرنے لگے۔

اسکی تفصیل اس طرح ہے جیسا کہ بیان ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب کی بنا پہ شہر سے باہر جا کر لڑنا پسند نہیں آ رہا تھا مگر لوگ جب مستقل طور پر اصرار کرتے رہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی رائے سے اتفاق فرمایا۔ آپؐ نے جمعہ کی نماز پڑھائی اور لوگوں کے سامنے وعظ فرمایا اور انہیں حکم دیا کہ وہ پوری تندہی اور ہمت کے ساتھ جنگ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خوشخبری دی کہ اگر لوگوں نے صبر سے کام لیا تو اللہ تعالیٰ ان کو فتح و کامرانی عطا فرمائے گا۔ پھر آپؐ نے لوگوں کو حکم دیا کہ جا کر لڑنے کی تیاری کریں۔ لوگ یہ حکم سن کر خوش ہو گئے۔ اسکے بعد آپؐ نے سب کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی۔ اس وقت تک وہ لوگ بھی جمع ہو گئے جو قرب و جوار سے آئے تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے ساتھ اپنے گھر میں تشریف لے گئے۔ ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عمامہ باندھا اور آپؐ کو جنگی لباس پہنایا۔ لوگ آپؐ کے انتظار میں صفیں باندھے کھڑے ہوئے تھے۔ اس وقت حضرت سعد بن معاذؓ اور حضرت اسید بن حضیرؓ نے لوگوں سے کہا کہ تم لوگوں نے باہر نکل کر لڑنے کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپؐ کی مرضی کے خلاف مجبور کر دیا ہے اس لیے اب بھی اس معاملے کو آپؐ کے اوپر چھوڑ دو۔ آپؐ جو بھی حکم دیں گے اور آپؐ کی جو رائے ہوگی ہمارے لیے اس میں بھلائی ہوگی۔ اس لیے آپؐ کی فرمانبرداری کرو۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپؐ نے جنگی لباس پہن رکھا تھا۔ آپؐ نے دوہری زرہ پہن رکھی تھی یعنی ایک کے اوپر دوسری زرہ تھی۔ یہ ذَاتُ الْفُضُول اور فِضَّہ نامی زرہیں تھیں اور ذَاتُ الْفُضُول وہ زرہ تھی جو اس وقت آپؐ کو حضرت سعد بن عُبَادہؓ نے بھیجی تھی جبکہ آپؐ غزوہ بدر کیلئے تشریف لے جا رہے تھے اور یہی وہ زرہ تھی کہ جب آپؐ کا انتقال ہوا تو یہ ایک یہودی کے پاس رہن رکھی ہوئی تھی۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے اس زرہ کو چھڑا لیا تھا۔ یعنی وہ پیسے دے کے اس سے واپس لے لی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلو میں تلوار لٹکائی ہوئی تھی اور پشت پر ترکش لگا رکھا تھا۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ آپؐ سَکْبْ نامی اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے، کمان لٹکائی اور نیزہ ہاتھ میں لیا۔ بہرحال ممکن ہے یہ دونوں باتیں پیش آئی ہوں۔ مختلف لوگوں نے دیکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر سے باہر تشریف لائے آپؐ نے اسلحہ زیب تن فرما رکھا تھا تو آپؐ کو اطلاع دی گئی کہ مالک بن عمرو نجاریؓ فوت ہو گئے ہیں اور ان کی میّت جنازے کی جگہ رکھ دی گئی ہے۔ آپؐ نے جانے سے پہلے ان کا جنازہ پڑھایا۔ لوگوں نے اس وقت آپؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارا یہ مقصد نہیں تھا کہ ہم آپؐ کی رائے کی مخالفت کریں یا آپؐ کو مجبور کریں، لہٰذا آپؐ جو مناسب سمجھیں اس کے مطابق عمل فرمائیں۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اگر آپؐ شہر سے نکل کر مقابلہ پسند نہیں فرماتے تو یہیں رہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ نبی کیلئے یہ بات جائز نہیں کہ ہتھیار لگانے کے بعد اس وقت تک انہیں اتارے جب تک اللہ تعالیٰ اسکے اور اسکے دشمنوں کے درمیان فیصلہ نہ فرما دے۔

ایک روایت میں اسکے بجائے یہ الفاظ ہیں کہ جب تک وہ جنگ نہ کرے۔ (ماخوذ از سیرۃ الحلبیہ، جلد 2، صفحہ 298-299، دار الکتب العلمیۃ بیروت) (سبل الہدیٰ، جلد 4، صفحہ 186، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تیاری اور صحابہؓ کی غلطی کے احساس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس طرح لکھا ہے کہ آپؐ اندرون خانہ تشریف لے گئے جہاں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی مدد سے آپؐ نے عمامہ باندھا اور لباس پہنا۔ پھر ہتھیار لگا کر اللہ کا نام لیتے ہوئے باہر تشریف لے آئے۔ لیکن اتنے عرصہ میں یہ جو نوجوان تھے ان کو بعض صحابہؓ کے کہنے پر اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے کے مقابلہ میں اپنی رائے پر اصرار نہیں کرنا چاہئے تھا۔ جب یہ احساس ان کو ہوا تو اکثر ان میں سے پشیمانی کی طرف مائل تھے۔ جب ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہتھیار لگائے اور دوہری زرہ اور خود وغیرہ پہنے ہوئے تشریف لاتے دیکھا تو ان کی ندامت اَور بھی زیادہ ہو گئی اور انہوں نے قریباً ایک زبان ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! ہم سے غلطی ہو گئی کہ ہم نے آپؐ کی رائے کے مقابلہ میں اپنی رائے پر اصرار کیا۔ آپؐ جس طرح مناسب خیال فرماتے ہیں اسی طرح کارروائی فرمائیں۔ ان شاء اللہ اسی میں برکت ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خدا کے نبی کی شان سے یہ بعید ہے کہ وہ ہتھیار لگا کر پھر اتار دے قبل اسکے کہ خدا کوئی فیصلہ کرے۔ پس اب اللہ کا نام لے کر چلو۔ اور اگر تم نے صبر سے کام لیا تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت تمہارے ساتھ ہوگی۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 485-486)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس سلسلہ میں بیان فرمایا ہے کہ "جب آپؐ باہر نکلے تو نوجوانوں کو اپنے دلوں میں ندامت محسوس ہوئی اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) جو آپؐ کا مشورہ ہے وہی صحیح ہے ہمیں مدینہ میں ٹھہر کر دشمن کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ آپؐ نے فرمایا خدا کا نبی جب زرہ پہن لیتا ہے تو اتارا نہیں کرتا۔ اب خواہ کچھ ہو ہم آگے ہی جائیں گے۔ اگر تم نے صبر سے کام لیا تو خدا کی نصرت تم کو مل جائے گی۔"

(دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم، جلد 20، صفحہ 248)

بہرحال اسلامی لشکر کی روانگی کی تیاری شروع ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہزار کے لشکر کو ساتھ لے کر مدینہ سے روانہ ہوئے۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، جزء 3، صفحہ 448)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر تین نیزے منگوائے اور ان پر تین جھنڈے باندھے اور قبیلہ اوس کا جھنڈا اُسید بن حضیرؓ کو دیا اور قبیلہ خزرج کا جھنڈا حُبَاب بن مُنْذِرؓ کو دیا اور بعض نے کہا ہے کہ سعد بن عبادہؓ کو دیا اور مہاجرین کا جھنڈا حضرت علیؓ کو دیا اور مدینہ میں باقی رہنے والے لوگوں کو نماز پڑھانے کیلئے ابن ام مکتومؓ کو اپنا نائب مقرر فرمایا۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھوڑے سَکْب پر سوار ہوئے، کمان کو گلے میں ڈالا اور نیزے کو ہاتھ میں لیا۔ روایت میں آتا ہے کہ غزوۂ احد کے دن مسلمانوں کے پاس دو گھوڑے تھے۔ ایک گھوڑا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا جس کا نام سَکْب تھا اور دوسرا گھوڑا حضرت ابو بُردہؓ کے پاس تھا جس کا نام مُلَاوِح تھا۔ اور مسلمانوں نے بھی ہتھیار سجا رکھے تھے۔ ان میں سو زرہ پوش تھے۔ اور دو سعد یعنی سعد بن مُعاذؓ اور سعد بن عُبادہؓ آپؐ کے آگے دوڑنے لگے۔ ان دونوں نے زرہ پہنی ہوئی تھی اور لوگ آپؐ کے دائیں اور بائیں تھے۔

جب آپؐ ثنیہ تک پہنچے تو ایک بہت ہتھیاروں والی فوج دیکھی۔ ان کے ہتھیاروں کی جھنکار تھی۔ آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا کہ یہ یہود میں سے عبد اللہ بن اُبَیّ کے حلیف ہیں۔ آپؐ نے پوچھا یہود اسلام لے آئے ہیں؟ جواب دیا گیا نہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا ہم مشرکین کے خلاف اہل کفر کی مدد نہیں لیں گے۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 186، دار الکتب العلمیۃ بیروت) (الطبقات الکبریٰ، جلد 1، صفحہ 380، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اس بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی لکھا ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر اسلامی کیلئے تین جھنڈے تیار کروائے۔ قبیلہ اوس کا جھنڈا اُسید بن الحضیرؓ کے سپرد کیا گیا اور قبیلہ خزرج کا جھنڈا حباب بن منذرؓ کے ہاتھ میں دیا گیا اور مہاجرین کا جھنڈا حضرت علیؓ کو دیا گیا۔" بعد میں یہ جھنڈا حضرت مصعب بن عمیرؓ کو دے دیا گیا" اور پھر مدینہ میں عبد اللہ بن ام مکتومؓ کو امام الصلوٰۃ مقرر کر کے آپؐ صحابہؓ کی ایک بڑی جماعت کے ہمراہ نماز عصر کے بعد مدینہ سے نکلے۔ قبیلہ اوس اور خزرج کے رؤسا سعد بن معاذؓ اور سعد بن عبادہؓ آپؐ کی سواری کے سامنے آہستہ آہستہ دوڑتے جاتے تھے اور باقی صحابہؓ آپؐ کے دائیں اور بائیں اور پیچھے چل رہے تھے۔"

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 486) (شرح زرقانی، جلد 2، صفحہ 398، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے اور شیخین کے مقام پر پہنچ کر آپؐ نے پڑاؤ ڈالا۔ یہ مدینہ کے دو پہاڑ تھے۔ یہاں پہنچ کر آپؐ نے اپنے لشکر کا معائنہ فرمایا اور ان نوجوانوں کو واپس فرما دیا جن کے متعلق آپؐ نے اندازہ لگایا کہ وہ پندرہ سال کی عمر کو نہیں پہنچے یا جو چودہ سال کے ہیں۔

(سیرۃ الحلبیہ، جلد 2، صفحہ 300، دار الکتب العلمیۃ بیروت) (سبل الہدیٰ مترجم، جلد 4، صفحہ 175)

امام شافعیؒ نے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے چودہ سال کے ان سترہ نوجوانوں کو واپس کر دیا جو آپؐ کے سامنے پیش کیے گئے اور آپؐ کے سامنے پندرہ سال کے لڑکے پیش کیے گئے تو آپؐ نے ان کو اجازت دے دی۔

کم عمری کی وجہ سے جن کو واپس کیا گیا، وہ بچے پُرجوش تھے، ان میں سے بعضوں کے نام بھی روایات میں ملتے ہیں۔ وہ یہ ہیں: عبد اللہ بن عمر، زید بن ثابت، اسامہ بن زید، زید بن ارقم، بَرَاء بن عازِب، اُسید بن ظُہیر، عَرَابہ بن اوس، ابوسعید خُدری، اَوس بن ثابت، سعد بن بَحِیر، ابن مُعاویہ بَجَلِی، سعید بن حَبْتَہ (حَبْتَہ ان کی والدہ کا نام تھا) سعد بن عُقَیب، زید بن جَارِیہ، جابر بن عبد اللہ (یہ جابر بن عبد اللہ وہ نہیں ہیں جن سے احادیث مروی ہیں۔ یہ اَور ہیں۔) رافع بن خَدِیج اور سَمُرَہ بن جُنْدُب۔

رافع بن خَدِیج کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ یہ تیر انداز ہیں تو ان کو آپؐ نے اجازت دے دی۔ پہلے ان کو کہا واپس جاؤ، جب پتہ لگا کہ یہ اچھا تیر انداز ہے تو پھر آپؐ نے اجازت دے دی۔

اس پر سَمُرَہ بن جندب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رافع بن خدیج کو اجازت دے دی ہے اور مجھے واپس کر دیا ہے حالانکہ میں کُشتی میں اس کو پچھاڑ سکتا ہوں۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو آپؐ نے فرمایا کہ تم دونوں کُشتی کرو۔ کُشتی میں سَمُرَہ نے رافع کو پچھاڑ دیا تو آپؐ نے اس کو بھی اجازت دے دی۔

پھر روایت میں آگے ذکر ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے معائنہ سے فارغ ہوئے اور سورج غروب ہو گیا تو حضرت بلالؓ نے مغرب کی اذان دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ پھر عشاء کی اذان دی۔ آپؐ نے عشاء کی نماز پڑھائی اور یہ رات مقام شیخین پر گزاری اور اس رات پہرے کیلئے محمد بن مسلمہؓ کو نگران بنایا۔ یہ پچاس افراد کے ساتھ لشکر کے ارد گرد چکر لگاتے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات ہماری حفاظت میں کون رہے گا؟ یعنی سارے لشکر کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی حفاظت کون کرے گا۔ مراد یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب کون رہے گا تا کہ حفاظت کا صحیح انتظام ہو سکے تو ذکوان بن عبد قیسؓ کھڑے ہوئے۔ اپنی زرہ پہنی اور اپنی چمڑے کی ڈھال پکڑی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہرہ دیتے رہے اور آپؐ کے پاس سے ایک گھڑی بھی جدا نہیں ہوئے یعنی ایک لمحے کیلئے بھی جدا نہیں ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سحری کے وقت تک آرام فرماتے رہے۔

(سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 187، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

روایت میں آتا ہے کہ صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ فرشتے حضرت حمزہؓ کو غسل دے رہے ہیں۔ (سیرۃ الحلبیہ، جلد 2، صفحہ 300، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اس بارے میں سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ "احد کا پہاڑ مدینہ سے شمال کی

طرف قریباً تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔اس کے نصف میں پہنچ کر اس مقام میں جسے شیخین کہتے ہیں آپؐ نے قیام فرمایا اور لشکر اسلامی کا جائزہ لئے جانے کا حکم دیا۔کم عمر بچے جو جہاد کے شوق میں ساتھ آ گئے تھے واپس کئے گئے۔ چنانچہ عبداللہ بن عمر، اسامہ بن زید، ابوسعید خدری وغیرہ سب واپس کئے گئے۔ رافع بن خَدِیج انہیں بچوں کے ہم عمر تھے مگر تیراندازی میں اچھی مہارت رکھتے تھے۔ان کی اس خوبی کی وجہ سے ان کے والد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ان کی سفارش کی کہ ان کو شریک جہاد ہونے کی اجازت دی جاوے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رافع کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ سپاہیوں کی طرح خوب تن کر کھڑے ہوگئے تا کہ چست اور لمبے نظر آئیں۔ چنانچہ ان کا یہ داؤ چل گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ساتھ چلنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔اس پر ایک اَور بچہ سَمُرَہ بن جُندب نامی'' جیسا کہ ابھی ذکر ہوا ہے'' جسے واپسی کا حکم مل چکا تھا اپنے باپ کے پاس گیا اور کہا کہ اگر رافع کو لیا گیا ہے تو مجھے بھی اجازت ملنی چاہئے کیونکہ میں رَافع سے مضبوط ہوں اور اسے کُشتی میں گرالیتا ہوں۔ باپ کو بیٹے کے اس اخلاص پر بہت خوشی ہوئی اور وہ اسے ساتھ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے بیٹے کی خواہش بیان کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا اچھا رَافع اور سَمُرہ کی کشتی کرواؤ تا کہ معلوم ہو کہ کون زیادہ مضبوط ہے۔ چنانچہ مقابلہ ہوا اور واقع میں سَمُرہ نے پل بھر میں رافع کو اٹھا کر دے مارا۔جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سَمُرہ کو بھی ساتھ چلنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور اس معصوم بچے کا دل خوش ہو گیا۔

اب چونکہ شام ہو چکی تھی اس لئے بلالؓ نے اذان کہی اور سب صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز ادا کی اور پھر رات کے واسطے مسلمانوں نے یہیں ڈیرے ڈال دیئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے پہرے کیلئے محمد بن مسلمہؓ کو منتظم مقرر فرمایا جنہوں نے پچاس صحابہؓ کی جماعت کے ساتھ رات بھر لشکر اسلامی کے ارد گرد چکر لگاتے ہوئے پہرہ دیا۔'' (سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 486-487)

عبداللہ بن ابی بن سلول پہلے تو ساتھ آیا تھا،لیکن رستے میں واپس چلا گیا تھا۔

اس کی تفصیل میں لکھا ہے کہ سحری کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شیخین کے مقام سے آگے کوچ فرمایا اور مدینہ اور احد کے درمیان میں شَوطُ نامی ایک مقام پر پہنچ کر نماز کا وقت ہو گیا اور اس جگہ آپؐ نے نماز فجر ادا فرمائی۔شوط وادی قَنَاۃ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے۔اسی جگہ عبداللہ بن ابی بن سلول اپنے ساتھی منافقوں سمیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ کر واپس ہو گیا۔اسکے ساتھیوں کی تعداد تین سوتھی جو سب منافق تھے۔واپس ہوتے ہوئے عبداللہ بن اُبَیّ کہنے لگا کہ انہوں نے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بات نہیں مانی بلکہ لڑکوں کی بات مانی ہے۔لڑکوں کی باتوں میں آ گئے جن کی کوئی رائے نہیں ہے۔ہم نہیں جانتے کہ ہم کس بنا پر اپنی جانیں دیں۔ یہ عبداللہ نے کہا۔اس لیے اے لوگو!واپس لوٹ چلو۔غرض سردار منافقین کے اس حکم پر اسکے منافق ساتھی مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ کر واپس لوٹ گئے۔ ان کو جاتے دیکھ کر حضرت جابرؓ کے والد حضرت عبداللہ بن عمروؓ اسکے پیچھے لپکے۔ یہ بھی عبداللہ بن ابی کی طرح قبیلہ خزرج کے بڑے سردار تھے۔انہوں نے واپس جانے والوں سے کہا کہ میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات تمہارے لیے مناسب ہے کہ تم عین اس وقت اپنے نبی اور اپنی قوم کے ساتھ غداری کرو جبکہ دشمن اپنی پوری قوّت وطاقت کے ساتھ اس کے سامنے کھڑا ہے۔ان لوگوں نے کہا کہ اگر ہمیں یہ معلوم ہوتا کہ تم لوگ جنگ لڑو گے تو ہم تمہارے ساتھ ہی نہ آتے۔ ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ جنگ وغیرہ کچھ نہیں ہوگی۔اس طرح انہوں نے صاف صاف واپسی کا اعلان کر دیا حالانکہ بڑی تیاری کر کے جنگ کیلئے آئے تھے۔اس پر حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے کہا خدا کے دشمنو! اللہ تمہیں ہلاک و برباد کرے۔جلد ہی اللہ اپنے نبی کو تم سے مستغنی کر دے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ علامہ ابن جوزیؒ نے یہ لکھا ہے کہ جب قبیلہ بَنُو سَلِمہ اور بنو حارثہ نے عبداللہ بن اُبَیّ کو غداری کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے بھی واپس ہونے کا ارادہ کیا۔ یہ دونوں قبیلے لشکر کے دونوں بازوؤں پر تھے مگر پھر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں گروہوں کو اس گناہ سے بچا لیا اور انہوں نے واپس جانے کا ارادہ ختم کر دیا اس پر خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اِذۡ هَمَّتۡ طَّآئِفَتٰنِ مِنۡكُمۡ اَنۡ تَفۡشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ‌ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ (آل عمران: 123) کہ جب تم میں سے دو گروہوں نے ارادہ کیا کہ وہ بزدلی دکھائیں حالانکہ اللہ دونوں کا ولی تھا اور اللہ ہی پر مومنوں کو توکّل کرنا چاہئے۔

عبداللہ بن اُبَیّ اور اس کے تین سو ساتھیوں کی اس غداری کے بعد اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف سات سو آدمی رہ گئے تھے۔

ادھر جب عبداللہ بن اُبَیّ واپس ہوا تو انصار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! کیا یہود میں جو لوگ ہمارے حلیف اور حمایتی ہیں ان سے اس موقع پر مدد نہ لے لیں؟ ان کی مراد مدینے کے یہودی تھے اور ان میں شاید بنو قریظہ کے یہودی مراد تھے کیونکہ بنو قریظہ کے یہودی حضرت سعد بن معاذؓ کے حلیف تھے اور حضرت سعد بن معاذؓ قبیلہ اوس کے سردار تھے۔حضرت سعدؓ کے بارے میں بعض علماء نے کہا ہے کہ انصار میں ان کی حیثیت اور درجہ ایسا ہی تھا جیسا مہاجرین میں حضرت ابوبکرؓ کا تھا۔غرض انصار کے اس سوال پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف یہ فرمایا: ہمیں ان کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔

(سیرۃ الحلبیہ، جلد2، صفحہ 301، دار الکتب العلمیۃ بیروت) (فرہنگ سیرت، صفحہ 167، زوار اکیڈمی کراچی)

اس بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی لکھا ہے کہ ''دوسرے دن یعنی پندرہ شوال تین ہجری مطابق 31؍مارچ 624ء بروز ہفتہ سحری کے وقت لشکر اسلامی آگے بڑھا اور راستے میں نماز ادا کرتے ہوئے صبح ہوتے ہی احد کے دامن میں پہنچ گیا۔اس موقعہ پر بد باطن عبداللہ بن اُبَیّ بن سلول رئیس المنافقین نے غداری کی اور اپنے تین سو ساتھیوں کے ساتھ مسلمانوں کے لشکر سے ہٹ کر یہ کہتا ہوا مدینہ کی طرف واپس لوٹ گیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بات نہیں مانی اور ناتجربہ کار نوجوانوں کے کہنے میں آ کر باہر نکل آئے ہیں۔ اس لئے میں ان کے ساتھ ہو کر نہیں لڑ سکتا۔ بعض لوگوں نے بطور خود اسے سمجھایا بھی کہ یہ غداری ٹھیک نہیں ہے مگر اس نے ایک نہ سنی اور یہی کہتا گیا کہ یہ کوئی لڑائی ہوتی تو میں بھی شامل ہوتا مگر یہ کوئی لڑائی نہیں ہے بلکہ خود ہلاکت کے منہ میں جانا ہے۔

اب اسلامی لشکر کی تعداد صرف سات سو نفوس پر مشتمل تھی جو کفار کے تین ہزار سپاہیوں کے مقابلہ میں ایک چہارم سے بھی کم تھی اور سواری اور سامان حرب کے لحاظ سے بھی اسلامی لشکر قریش کے مقابلہ میں بالکل کمزور اور حقیر تھا کیونکہ مسلمانوں کی فوج میں صرف ایک سو زرہ پوش اور فقط دو گھوڑے تھے۔اسکے بالمقابل کفار کے لشکر میں سات سو زرہ پوش اور دو سو گھوڑے اور تین ہزار اونٹ تھے۔

اس کمزوری کی حالت میں جسے مسلمان خوب محسوس کرتے تھے عبداللہ بن اُبَی کے تین سو آدمی کی غداری نے بعض کمزور دل مسلمانوں میں ایک بے چینی اور اضطراب کی حالت پیدا کر دی تھی اور ان میں سے بعض متزلزل ہونے لگ گئے۔ چنانچہ جیسا کہ قرآن شریف میں بھی اشارہ کیا گیا ہے اسی گھبراہٹ اور اضطراب کی حالت میں مسلمانوں کے دو قبائل بنو حارثہ اور بنو سلمہ نے مدینہ کی طرف واپس لوٹ جانے کا ارادہ بھی کر لیا مگر چونکہ دل میں نور ایمان موجود تھا پھر سنبھل گئے اور ظاہری اسباب کے لحاظ سے موت کو سامنے دیکھتے ہوئے بھی اپنے آقا کے پہلو کو نہ چھوڑا۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 487)

حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ ''آپؐ ایک ہزار لشکر کے ساتھ مدینہ سے نکلے اور تھوڑے فاصلہ پر جا کر رات بسر کرنے کیلئے ڈیرہ لگا دیا۔آپؐ کا ہمیشہ طریق تھا کہ آپؐ دشمن کے پاس پہنچ کر اپنے لشکر کو کچھ دیر آرام کرنے کا موقع دیا کرتے تھے تا کہ وہ اپنا سامان وغیرہ تیار کر لیں۔صبح کی نماز کے وقت جب آپؐ نکلے تو آپؐ کو معلوم ہوا کہ کچھ یہودی بھی اپنے معاہد قبیلوں کی مدد کے بہانہ سے آئے ہیں۔ چونکہ یہود کی ریشہ دوانیوں کا آپؐ کو علم ہو چکا تھا آپؐ نے فرمایا کہ اِن لوگوں کو واپس کر دیا جائے۔اِس پر عبداللہ بن ابی بن سلول جو منافقوں کا رئیس تھا وہ بھی اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر یہ کہتے ہوئے واپس لوٹ گیا کہ اب یہ لڑائی نہیں رہی۔ یہ تو ہلاکت کے منہ میں جانا ہے۔''عبداللہ بن ابی کے جانے کی ایک یہ بھی وجہ بنی تھی کہ اس نے کہا ان یہودیوں کو کیوں نہیں شامل کرتے۔ یہ تو ہلاکت کے منہ میں جانا ہے '' کیونکہ خود اپنے مددگاروں کو لڑائی سے روکا جاتا ہے۔نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان صرف سات سو رہ گئے جو تعداد میں کفار کی تعداد سے چوتھے حصہ سے بھی کم تھے اور سامانوں کے لحاظ سے اَور بھی کمزور کیونکہ کفار میں سات سو زِرہ پوش تھا اور مسلمانوں میں صرف ایک سو زِرہ پوش اور کفار میں دو سو گھوڑ سوار تھا مگر مسلمانوں کے پاس دو گھوڑے تھے۔''

(دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم، جلد 20، صفحہ 248-249)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے ساتھ جب حرہ بنو حارثہ میں پہنچے تو ایک صحابی کے گھوڑے نے اپنی دم ہلائی تو وہ ان کی تلوار کو جا لگی۔ انہوں نے خطرہ محسوس کرتے ہوئے جلدی سے اپنی تلوار سونت لی۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیک فال لینا پسند کرتے اور بدشگونی کو ناپسند فرماتے تھے۔آپؐ نے ان سے فرمایا کہ جس کی وہ تلوار تھی کہ اپنی تلوار کو نیام میں ڈال لو کیونکہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آج ضرور تلواریں سونتی جائیں گی۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، جزء3، صفحہ 448-449)

یہی فال نکلتی ہے اس سے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا: کون ہے جو ہمیں قریب کے راستے سے دشمن کی طرف لے جائے۔یعنی ایسے راستے سے جو عام گزرگاہ نہیں ہے۔اس پر حضرت ابوخَیثمہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہؐ! میں لے چلوں گا۔ابن سعد وغیرہ نے ان کا نام ابوحَتمہ بیان کیا ہے۔ چنانچہ وہ آپؐ کو بنو حارثہ کے محلے اور ان کی زمینوں اور املاک میں سے نکالتے ہوئے مسلمانوں کے ہمراہ لے چلے یہاں تک کہ اُحُد کی گھاٹی میں پہنچ کر آپؐ نے پڑاؤ ڈالا۔

آپؐ نے اس طرح پڑاؤ ڈالا کہ احد پہاڑ کو اپنی پشت کی طرف کر لیا اور مدینہ کو سامنے کے رخ پر کر لیا۔

(سیرت الحلبیہ، جلد2، صفحہ 301-302، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے خطاب فرمایا۔

مسلمانوں نے احد کے دامن میں صف بنائی اور ہفتے کے دن نماز فجر کا وقت قریب ہو گیا اور مسلمان مشرکین کو دیکھ رہے تھے۔حضرت بلالؓ نے اذان اور اقامت دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو صبح کی نماز پڑھائی۔ محمد بن عمر اَسلَمِی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! میں تمہیں اس چیز کی وصیت کرتا ہوں جو مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں وصیت کی ہے۔اس کی فرمانبرداری کرنے اور اس کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنے کی۔

تم آج کے دن اجر و ثواب کی منزل پر ہو۔جس نے اس کو یاد رکھا، پھر اس نے اس کیلئے اپنے آپ کو صبر اور یقین اور نشاط پر آمادہ کیا۔(جس دن کیلئے تم آئے ہو آج تمہیں ان ساری باتوں کیلئے صبر کرنا پڑے گا) کیونکہ دشمن سے جہاد کرنا سخت مشقت کی چیز ہے۔ بہت تھوڑے لوگ ہیں جو اس پر صبر کر سکتے ہیں۔سوائے ان لوگوں کے جن کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے کیونکہ اللہ اپنی اطاعت کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے اور شیطان اللہ کی نافرمانی کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ پس تم جہاد پر صبر کر کے اپنے اعمال کا آغاز کرو اور اسکے ذریعہ اللہ کے وعدے کو تلاش کرو۔اور تم پر لازم ہے وہ کام جن کا میں تمہیں حکم دوں کیونکہ میں تمہاری ہدایت پر حریص ہوں۔اور بیشک اختلاف اور جھگڑا عجز و کمزوری کی نشانیاں ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو پسند نہیں کرتا۔(کوئی اختلاف نہیں ہونا چاہئے) اور اس پر مدد اور کامیابی نہیں عطا کرتا۔

اے لوگو! یہ چیز میرے سینے میں ڈال دی گئی ہے کہ جو حرام کا ارتکاب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے اور اسکے درمیان تفریق کر دیتا ہے۔(اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا جو حرام کے کام کرتا ہے) اور جو اللہ کیلئے اس حرام سے اعراض کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔اور جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجیں گے۔اور جو کسی مسلمان یا کافر سے حسن سلوک کرے گا تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اس کو دنیا میں جلدی ملے گا اور آخرت میں مؤخر کر کے۔اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اس پر جمعہ لازم ہے سوائے بچے یا عورت یا مریض یا مملوک غلام کے اور جو اس سے استغنا کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے استغنا کرے گا۔(گویا کہ آپؐ نے پوری نصائح فرما دیں کہ مسلمانوں کو کس طرح رہنا چاہئے۔شاید اس خواب کی بنا پر آپؐ کو خیال ہوا)

پھر فرمایا: اور اللہ تعالیٰ غنی اور حمید ہے۔اور میں جو اعمال جانتا تھا کہ وہ تمہیں اللہ کے قریب کر دیں گے تو میں نے تمہیں ان کا حکم دے دیا ہے۔اور میں جو عمل بھی جانتا تھا کہ وہ تمہیں جہنم کے قریب کر دے گا تو میں نے تمہیں اس سے روک دیا ہے۔

اور روح الامین نے میرے دل میں یہ الہام کیا ہے کہ کوئی نفس تب تک نہیں مرے گا جب تک وہ اپنا پورا رزق وصول نہ کر لے۔اسکے رزق میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی اگرچہ وہ رزق اس کو دیر سے ملے۔

(یعنی اللہ تعالیٰ اعمال کا بدلہ دیتا ہے۔ یہاں رزق سے تمام قسم کے رزق مراد ہیں۔) پس تم اپنے ربّ سے ڈرو اور رزق کی تلاش میں اعتدال اختیار کرو۔ اور رزق کا تاخیر سے ملنا تمہیں اس بات پر نہ ابھارے کہ تم اس کو اللہ کی معصیت میں تلاش کرو۔ (نیک اعمال، اعلیٰ اخلاق، پاک رزق کی تلاش میں لگے رہو) کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو چیز ہے اس پر بندہ اس کی اطاعت کے ذریعہ ہی قادر ہوسکتا ہے۔

تمہارے لیے اللہ تعالیٰ نے حرام اور حلال کو واضح بیان کر دیا ہے لیکن ان دونوں کے درمیان کئی مشتبہ چیزیں ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے مگر جس کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے وہی جانتا ہے۔ پس جو اس کو چھوڑ دے گا تو وہ اپنی عزت و دین کی حفاظت کرے گا اور جو ان میں مبتلا ہو جائے گا (یعنی غلط چیزوں میں جو مبتلا ہو جائے گا) وہ اس چرواہے کی طرح ہو گا جو چراگاہ کے قریب ہو۔ قریب ہے کہ وہ اس میں چلا جائے گا۔ اور ہر بادشاہ کی ممنوعہ چراگاہ ہوتی ہے۔

سن لو! بیشک اللہ تعالیٰ کی ممنوعہ چراگاہ اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں۔ (ان سے بچو جو واضح طور پر حرام ہیں) اور مومن تمام مومنوں میں ایسے ہے جیسے سر جسم میں ہوتا ہے۔ جب سر میں درد ہوتا ہے تو سارا جسم اس پر تکلیف دہ ہوتا ہے۔

(سبل الھدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 189-190، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

یہ باتیں اگر آج مسلمان یاد رکھیں تو کسی دشمن کو ان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی ہمت نہ ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ بیان فرماتے ہیں: ’’غزوہ احد...... دشمن مکے سے چل کر مدینے پہنچے‘‘ غزوہ احد کے دن۔ ’’وہ لڑائی کا سامان جو ابوسفیان شام سے لایا تھا اور جس کی پیش بندی اور دفع دخل کیلئے آنحضرتؐ کو بدر تک سفر کرنا پڑا تھا اور جس میں کفر کی شوکت ٹوٹ گئی تھی اب وہی سامان مسلمانوں کے مقابلے کیلئے جمع کیا گیا۔ قرآن آیت ذیل میں اسے اور اسکے خرچ کرنے والے کی طرف اشارہ کرتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً (انفال: 37) اس جنگ میں قریش کے ساتھ قبیلہ بنی تہامہ اور بنی کِنانہ بھی شریک ہو گئے تھے۔ کفار کی فوج کی تعداد تین ہزار تک پہنچ گئی اور سب فوج مسلح سات سو ان میں زرہ پوش سوار تھے اور سب کے سب تلے ہوئے تھے کہ جلد مسلمانوں سے انتقام لیں گے۔ اس چھوٹے چھوٹے قبائل کی مکمل پُرغیض فوج نے بہ سرداری ابوسفیان‘‘ یعنی ابوسفیان کی سرداری میں ’’مدینے کے شمال مشرق میں ایک مختص مقام پر اپنا مورچہ خوب مضبوط کر لیا اور اس میں اور شہر مدینے میں حد فاصل صرف کوہ احد کی گھاٹی رہ گئی۔ اس مقام پر مورچہ باندھ کر کفار نے اہل مدینہ کے کھیتوں اور باغوں کو تباہ کرنا شروع کیا۔ اس پر صحابہؓ کو نہایت غصہ آیا اور حمیت اسلام محرک انتقام ہوئی۔ آنحضرتؐ سے بکمال اصرار دفاع کی درخواست کی۔ آپؐ ہزار آدمیوں کو ساتھ لے کر مقابلے کو مدینے سے باہر نکلے۔ عبداللہ بن ابی ایک سردار جو مدینے میں رہتا تھا اور جو بظاہر مسلمانوں کے ساتھ تھا اب عین معرکۂ جنگ اور اس آڑے وقت میں اپنے تین سو آدمیوں سمیت مسلمانوں سے الگ ہو گیا جس سے مسلمانوں کی جمعیت ہزار سے اب سات سو رہ گئی۔ اس قلیل جمعیت میں کُل دو گھوڑے تھے مگر مجاہدین قدم ہمت برابر آگے بڑھائے چلے جاتے تھے اور نخلہائے خرما میں سے گزر کر‘‘ یعنی کھجوروں کے باغ میں سے گزر کر ’’کوہ احد پر پہنچ گئے۔ لشکر اسلام رات بھر اس پہاڑ کی کھو میں پڑا رہا۔ صبح نماز فجر پڑھ کر میدان میں آجما۔‘‘ (فصل الخطاب، حصہ اوّل، صفحہ 124-125)

یعنی اس وقت لڑائی شروع ہوئی۔ اس کی تفصیل ان شاء اللہ آئندہ بیان ہو جائے گی۔

فلسطینیوں کیلئے میں دعاؤں کیلئے کہتا رہتا ہوں۔ دعائیں کرتے رہیں۔

گذشتہ دنوں جنگ بندی ختم ہونے کے بعد جیسا کہ خیال تھا وہی ہو رہا ہے اور اسرائیلی حکومت پہلے سے بڑھ کر شدت سے غزہ کے ہر علاقے میں اب بمباری اور حملے کر رہی ہے۔ معصوم بچے اور شہری پھر شہید ہو رہے ہیں۔

اب تو اس حرکت کے خلاف امریکہ کے ایک کانگریس کے نمائندے نے بھی جو غالباً یہودی ہیں یہ کہا ہے کہ اب بہت ہو گیا ہے۔ امریکہ کو اسے روکنے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ امریکہ کے صدر بھی دبے دبے الفاظ میں اب یہ بیان دے رہے ہیں کہ یہ فائرنگ بند ہونی چاہئے، یہ گولہ باری بند ہونی چاہئے جو شمال جنوب میں یکساں ہو رہی ہے۔ پہلے کہتے تھے جنوب کی طرف چلے جاؤ کچھ نہیں ہوگا۔ اب وہاں بھی یہی حال ہے۔ بہرحال یہ صدر صاحب امریکہ کے جو الفاظ ہیں یہ کسی انسانی ہمدردی کی وجہ سے نہیں ہیں۔ کسی غلط فہمی میں ہمیں نہیں رہنا چاہئے بلکہ یہ ان کے اپنے مفاد کی وجہ سے ہے کہ امریکہ میں انتخاب ہونے والے ہیں اور وہاں کے نوجوان یہ ردّ عمل اب دکھا رہے ہیں کہ جنگ بندی ہو۔ اسی طرح مسلمان بھی جو امریکی شہری ہیں یہ شور مچا رہے ہیں۔ تو یہ اپنے ووٹ لینے کیلئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ ان کو فلسطینیوں سے یا مسلمانوں سے کوئی ہمدردی نہیں۔

پھر مسلمان ممالک ہیں۔ ان کی آواز میں کچھ زور تو پیدا ہو رہا ہے لیکن جب تک ایک ہو کر جنگ بندی کی کوشش نہیں کریں گے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں بھی وحدت پیدا فرمائے۔

غیر مسلم دنیا کو پتہ ہے کہ مسلمانوں میں وحدت نہیں ہے۔ بلکہ مسلمان مسلمان کو مارنے پہ قتل کرنے پہ لگا ہوا ہے۔ یمن میں کیا کچھ نہیں ہو رہا؟ اسی طرح دوسرے ممالک ہیں۔ ہزاروں بلکہ بعض جگہ تو لاکھوں بچے اور معصوم ہیں جو مسلمانوں کے ہاتھوں مَر رہے ہیں۔ اور یہی چیز غیروں کو جرأت دلا رہی ہے کہ ان پر ظلم بھی کرو تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ تو خود اپنے آپ پہ ظلم کرتے ہیں۔ جب مسلمانوں کو مسلمان کی جان کی فکر نہیں تو دشمن پھر کیوں فکر کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے تو قرآن شریف میں بڑا سخت انذار فرمایا ہے۔ مسلمان کا مسلمان کو قتل کرنے پر جو انذار فرمایا ہے وہ یہی ہے کہ وہ جہنمی ہوں گے۔

اللہ کرے کہ مسلمان ایک ہو کر دنیا سے ظلم ختم کرنے کا ذریعہ بنیں نہ کہ آپس میں لڑنے کا۔

یو این نے اپنی آواز میں کچھ بلندی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے لیکن ان کی آواز کو کون سنتا ہے؟ یہ کہہ تو دیتے ہیں کہ ہم یہ کر دیں گے وہ کر دیں گے لیکن کچھ نہیں کر سکتے۔ ان کی بات ماننے والا ہی کوئی نہیں۔ جو بڑی طاقتیں ہیں وہ اپنا حق استعمال کر لیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم فرمائے۔

بہرحال اس ظلم کو روکنے کیلئے پہلے بھی مَیں نے جماعتوں کے ذریعہ پیغام بھیجا ہوا ہے کہ ہمیں دعا کے ساتھ اپنے حلقۂ احباب اور اپنے علاقے کے سیاست دانوں کو ظلم ختم کرنے کیلئے آواز اٹھانے کیلئے مسلسل توجہ دلانی چاہئے۔ اسی طرح اپنے حلقۂ احباب میں یہ بات بھی پھیلائیں کہ اس ظلم کو ختم کرنے کیلئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ معصوموں کو ظلم سے بچالے۔

نماز کے بعد میں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا مکرمہ مسعودہ بیگم اکمل صاحبہ (ہالینڈ) کا ہے۔ یہ مکرم عبدالحکیم اکمل صاحب مرحوم مربی سلسلہ کی اہلیہ تھیں۔ گذشتہ دنوں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے نانا حضرت میاں عبدالصمد صاحبؓ اور پڑنانا حضرت میاں فتح دین صاحبؓ سیکھواں قادیان کے تھے۔ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحومہ طویل عرصہ تک ہالینڈ میں اپنے شوہر کے ساتھ خدمت دین میں مصروف رہیں۔ 1957ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر اکمل صاحب پہلی بار ہالینڈ گئے اور اہلیہ ان کی ساتھ نہیں تھیں۔ یہ 1969ء میں گئیں۔ پھر دوبارہ واپس آئے۔ پھر 1986ء میں یہ گئیں۔ اپنی شادی شدہ زندگی میں کم و بیش پندرہ سال یہ اپنے شوہر کی بیرون ملک تعیناتی پر علیحدہ رہی ہیں، تنہا انہوں نے گزارے ہیں۔

ہالینڈ قیام کے دوران ان کی قابل ذکر خدمات میں لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کا قیام خاص طور پہ شامل ہے۔ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کی اوّلین صدر کا اعزاز بھی انہیں حاصل ہے۔ خلافت سے بہت اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ متقی، پرہیزگار اور صوم و صلوٰۃ کی پابند خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں اور سب ہی کسی نہ کسی طور پر بڑے اخلاص سے جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔ ان کے ایک بیٹے صدر انصار اللہ ہیں اور اب اس سال وہ شاید دوبارہ انصار اللہ کے صدر منتخب ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ دوسرے بچے بھی جماعت کی خدمات کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کو ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔

دوسرا ذکر ہے ماسٹر عبدالمجید صاحب۔ یہ واقف زندگی تھے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں استاد تھے۔ یہ ریٹائرمنٹ کے بعد اب کینیڈا آ گئے تھے۔ وہیں گذشتہ دنوں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

ان کے بیٹے مظہر مجید کہتے ہیں کہ والد بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ انتہائی عاجزی اور درویشی سے زندگی بسر کی۔ والدہ بتاتی ہیں کہ شادی سے لے کر وفات تک آپ کو فرشتہ سیرت انسان پایا۔ شادی کے چند سال بعد ایک دن نماز میں اونچی آواز میں رو رو کر دعا کر رہے تھے۔ نماز کے بعد میں نے پوچھا کہ آپ کس چیز کیلئے دعا کر رہے ہیں تو اس پر کہنے لگے کہ میری خواہش ہے کہ میں اپنی زندگی وقف کر کے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں بطور استاد خدمت سرانجام دوں۔ پہلے اپنے علاقے میں کہیں اَور تھے۔ تو میں یہ دعا کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری خواہش کو پورا کرے اور میری بیوی کو بھی اس بات پر راضی کر دے۔ شرح صدر دے دے۔ بہرحال ان کی اہلیہ نے کہا کہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح کو فوری طور پہ وقف زندگی کا خط لکھیں۔ اور اللہ کے فضل و کرم سے انہوں نے وقف کی یہ درخواست دی، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانے کی بات تھی، جو انہوں نے منظور کر لی اور یہ ربوہ منتقل ہو گئے۔

یہ کہتے ہیں کہ والد صاحب کو ہر ماہ جب تنخواہ ملتی تو سب سے پہلے سیکرٹری مال کے پاس جاتے۔ چندہ ادا کرتے۔ اسکے بعد بچی ہوئی رقم آ کے والدہ کے ہاتھ میں دے دیتے۔ ربوہ آنے کے بعد انتہائی مشکل حالات میں گزارہ کیا اور کبھی شکوہ نہیں کیا۔ کبھی دنیا کی خواہش، چیزوں کی خواہش کا اظہار نہیں کیا۔ بہن بھائیوں کو ہمیشہ وقت پر نماز ادا کرنے اور جماعت اور خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہے۔ اس وقت جماعت کے جو مالی حالات تھے وہ بھی ایسے نہیں تھے، کافی تنگی ہوتی تھی لیکن اس کے باوجود بڑے صبر سے انہوں نے گزارہ کیا۔

جب مَیں سکول میں تھا یہ اس وقت استاد ہو کے آئے تھے اور میں نے ان کو دیکھا ہے، یہ صرف بچے کی باتیں نہیں ہیں کہ بیٹے نے باپ کی تعریف کر دی۔ ان میں واقعی یہ خوبیاں موجود تھیں۔

غیر احمدی بھی ان سے متاثر تھے۔ سکول 73ء میں یا 74ء میں یا شاید اس کے بعد جب سکول قومیائے گئے تو اس وقت پھر یہ سکول میں ہی رہے اور کچھ عرصہ انہوں نے ہائی سکول میں گزارا۔ پھر 1985ء میں جب حکومت نے ان کو ترقی دے کے بطور ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول بھیرہ میں بھیج دیا تو وہاں کا نائب ہیڈ ماسٹر جو جامع مسجد کا امام بھی تھا اور بظاہر لگتا تھا کہ وہ احمدی ہونے کی وجہ سے ان کی مخالفت کرے گا لیکن آپ کے حسن اخلاق کی وجہ سے وہ آپ کی نہایت عزت کرتا تھا۔ بہت زیادہ عزت کرتا تھا۔ نہایت ادب سے رہتا تھا۔

روایت کرنے والے کہتے ہیں کہ ایک دن میں نے اس کو دوسرے اساتذہ سے کہتے ہوئے سنا کہ یہ شخص باوجود قادیانی ہونے کے فرشتہ صفت انسان ہے۔ تو اس طرح خاموش تبلیغ بھی یہ کیا کرتے تھے۔ دشمنوں پر بھی اثر ڈالتے تھے۔ اکثر اوقات آپ کے شاگرد آپ سے ملنے آیا کرتے اور کہتے کہ ہم آپ کے شاگرد رہ چکے ہیں لیکن آپ سب سے زیادہ فخر ان شاگردوں پر کرتے اور ان کا ذکر کرتے جنہوں نے اپنی زندگی خدا کی راہ میں وقف کر دی اور اس بارے میں بڑی خوشی سے بتاتے کہ فلاں واقف زندگی میرے شاگرد رہ چکے ہیں۔ واقفین زندگی کا بہت قدر اور احترام کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند کرے۔ ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ سے اصلاح چاہنا اور اپنی قوت خرچ کرنا یہی ایمان کا طریق ہے۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 125)

طالب دعا: سید جہانگیر علی صاحب مرحوم اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ احمدیہ فلک نما، حیدر آباد، صوبہ تلنگانہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

خدائے تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 124)

طالب دعا: میر موسیٰ حسین ولد مکرم جے میر عطاء الرحمن صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ شموگہ (کرناٹک)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

جنگ اُحد، شوال 3 ہجری مطابق مارچ 624ء (بقیہ حصہ)

جو صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع تھے انہوں نے جو جان نثاریاں دکھائیں تاریخ ان کی نظیر لانے سے عاجز ہے۔ یہ لوگ پروانوں کی طرح آپؐ کے اردگرد گھومتے تھے اور آپؐ کی خاطر اپنی جان پر کھیل رہے تھے۔ جو وار بھی پڑتا تھا صحابہ اپنے اوپر لیتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچاتے تھے اور ساتھ ہی دشمن پر بھی وار کرتے جاتے تھے۔ حضرت علیؓ اور زبیرؓ نے بے تحاشا دشمن پر حملے کئے اور ان کی صفوں کو دھکیل دھکیل دیا۔ ابوطلحہ انصاری نے تیر چلاتے چلاتے تین کمانیں توڑیں اور دشمن کے تیروں کے مقابل پر سینہ سپر ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن کو اپنی ڈھال سے چھپایا۔ سعد بن وقاص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود تیر پکڑاتے جاتے تھے اور سعدؓ یہ تیر دشمن پر بے تحاشا چلاتے جاتے تھے۔ ایک دفعہ آپؐ نے سعدؓ سے فرمایا ”تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں برابر تیر چلاتے جاؤ۔“ سعدؓ اپنی آخری عمر تک آپؐ کے ان الفاظ کو نہایت فخر کے ساتھ بیان کیا کرتے تھے۔ ابودجانہؓ نے بڑی دیر تک آپؐ کے جسم کو اپنے جسم سے چھپائے رکھا اور جو تیر یا پتھر آتا تھا اسے اپنے جسم پر لیتے تھے۔ حتّٰی کہ ان کا بدن تیروں سے چھلنی ہو گیا، مگر انہوں نے اُف تک نہیں کی تا ایسا نہ ہو کہ ان کے بدن میں حرکت پیدا ہونے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کا کوئی حصہ ننگا ہو جاوے اور آپؐ کو کوئی تیر آ لگے۔ طلحہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچانے کیلئے کئی وار اپنے بدن پر لئے اور اسی کوشش میں انکا ہاتھ شل ہو کر ہمیشہ کیلئے بیکار ہو گیا۔ مگر یہ چند گنتی کے جاں نثار اس سیلاب عظیم کے سامنے کب تک ٹھہر سکتے تھے جو ہر لحظہ مہیب موجوں کی طرح چاروں طرف سے بڑھتا چلا آتا تھا۔ دشمن کے ہر حملہ کی ہر لہر مسلمانوں کو کہیں کا کہیں بہا کر لے جاتی تھی مگر جب ذرا زور تھمتا تھا مسلمان بیچارے لڑتے بھڑتے پھر اپنے محبوب آقا کے گرد جمع ہو جاتے تھے۔ بعض اوقات تو ایسا خطرناک حملہ ہوتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عملاً اکیلے رہ جاتے تھے۔ چنانچہ ایک وقت ایسا آیا کہ آپؐ کے اردگرد صرف بارہ آدمی رہ گئے اور ایک وقت ایسا تھا کہ آپؐ کے ساتھ صرف دو آدمی ہی رہ گئے۔ ان جان نثاروں میں حضرت ابوبکرؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعدؓ بن وقاص، ابودجانہؓ انصاری، سعدؓ بن معاذ اور طلحہؓ انصاری کے نام خاص طور پر مذکور ہوئے ہیں۔ ایک وقت جب قریش کے حملہ کی ایک غیر معمولی لہر اٹھی تو آپؐ نے فرمایا ”کون ہے جو اس وقت اپنی جان خدا کے رستے میں نثار کردے؟“ ایک انصاری کے کانوں میں یہ آواز پڑی تو وہ اور چھ اور انصاری صحابی دیوانہ وار آگے بڑھے اور ان میں سے ایک ایک نے آپؐ کے اردگرد لڑتے ہوئے جان دے دی۔ اس پارٹی کے رئیس زیاد بن سکن تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دھاوے کے بعد حکم دیا کہ زیادؓ کو اٹھا کر میرے پاس لاؤ۔ لوگ اٹھا کر لائے اور انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈال دیا۔ اس وقت زیادؓ میں کچھ کچھ جان تھی، مگر وہ دم توڑ رہے تھے۔ اس حالت میں انہوں نے بڑی کوشش کے ساتھ اپنا سر اٹھایا اور اپنا منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر رکھ دیا اور اسی حالت میں جان دے دی۔ ایک مسلمان خاتون جس کا نام اُمِّ عمارہ تھا تلوار ہاتھ میں لے کر مارتی کاٹتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی۔ اس وقت عبد اللہ بن قمئۃ آپؐ پر وار کرنے کیلئے آگے بڑھ رہا تھا۔ مسلمان خاتون نے جھٹ آگے بڑھ کر وہ وار اپنے اوپر لے لیا اور پھر تلوار تول کر اس پر اپنا وار کیا، مگر وہ ایک دوہری زرہ پہنے ہوئے مرد تھا۔ اور یہ ایک کمزور عورت۔ اس لئے وار کاری نہ پڑا۔ اور ابن قمئۃ درّاتا ہوا اور مسلمانوں کی صفوں کو چیرتا ہوا آگے آیا اور صحابہ کے روکتے روکتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گیا اور پہنچتے ہی اس زور اور بے دردی کے ساتھ آپؐ کے چہرہ مبارک پر وار کیا کہ صحابہ کے دل دہل گئے۔ جاں نثار طلحہ نے لپک کر اپنے ننگے ہاتھ پر لیا، مگر ابن قمئۃ کی تلوار ان کے ہاتھ کو قلم کرتی ہوئی آپ کے پہلو پر پڑی۔ زخم تو خدا کے فضل سے نہ آیا کیونکہ آپؐ نے اوپر تلے دو زرہیں پہنی ہوئی تھیں اور وار کا زور بھی طلحہ کی جاں نثاری سے کم ہو چکا تھا، مگر اس صدمہ سے آپ چکر کھا کر نیچے گرے اور ابن قمئۃ نے پھر خوشی کا نعرہ لگایا کہ میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مار لیا ہے۔

ابن قمئۃ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وار کر کے خوشی کا نعرہ لگاتا ہوا پیچھے ہٹ گیا اور اپنے زعم میں یہ سمجھا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مار لیا ہے، مگر جونہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گرے حضرت علی اور طلحہ نے فوراً آپؐ کو اوپر اٹھا لیا اور یہ معلوم کر کے مسلمانوں کے پژمردہ چہرے خوشی سے تمتما اٹھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ سلامت ہیں۔ اب آہستہ آہستہ لڑائی کا زور بھی کم ہونا شروع ہو گیا۔ کیونکہ ایک تو کفار اس اطمینان کی وجہ سے کچھ ڈھیلے پڑ گئے تھے کہ محمد رسول اللہ شہید ہو چکے ہیں اور اس لئے انہوں نے لڑائی کی طرف سے توجہ ہٹا کر کچھ تو اپنے مقتولین کی دیکھ بھال اور کچھ مسلمان شہیدوں کی لاشوں کی بے حرمتی کرنے کی طرف پھیر لی تھی۔ اور دوسری طرف مسلمان بھی اکثر منتشر ہو چکے تھے۔ جب قریش ذرا پیچھے ہٹ گئے اور جو مسلمان میدان میں موجود تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان کر آپؐ کے اردگرد جمع ہو گئے تو آپؐ نے اپنے ان صحابہ کی جمعیت میں آہستہ آہستہ پہاڑ کے اوپر چڑھ کر ایک محفوظ درہ میں پہنچ گئے۔ راستہ میں مکہ کے ایک رئیس ابی بن خلف کی نظر آپ پر پڑی اور وہ بغض و عداوت میں اندھا ہو کر یہ الفاظ پکارتا ہو آپؐ کی طرف بھاگا کہ لَا نَجَوْتُ اِنْ نَجَا۔ ”اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بچ کر نکل گیا تو گویا میں تو نہ بچا۔“ صحابہ نے اسے روکنا چاہا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو اور میرے قریب آنے دو۔ اور جب وہ آپؐ پر حملہ کرنے کے خیال سے آپؐ کے قریب پہنچا تو آپؐ نے ایک نیزہ لے کر اس پر ایک وار کیا جس سے وہ چکر کھا کر زمین پر گرا اور پھر اٹھ کر چیختا چلاتا ہوا واپس بھاگ گیا اور گو بظاہر زخم زیادہ نہیں تھا مگر مکہ پہنچنے سے پہلے وہ پیوند خاک ہو گیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درہ میں پہنچ گئے تو قریش کے ایک دستے نے خالد بن ولید کی کمان میں پہاڑ پر چڑھ کر حملہ کرنا چاہا، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت عمرؓ نے چند مہاجرین کو ساتھ لے کر اس کا مقابلہ کیا اور اسے پسپا کر دیا۔

درہ میں پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کی مدد سے اپنے زخم دھوئے اور جو دو کڑیاں آپؐ کے رخسار میں چبھ کر رہ گئی تھیں وہ ابوعبیدہ بن الجراح نے بڑی مشکل سے اپنے دانتوں کے ساتھ کھینچ کھینچ کر باہر نکالیں حتّٰی کہ اس کوشش میں ان کے دو دانت بھی ٹوٹ گئے۔ اس وقت آپؐ کے زخموں سے بہت خون بہہ رہا تھا۔ اور آپؐ اس خون کو دیکھ کر حسرت کے ساتھ فرماتے تھے۔ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ خَضَبُوْا وَجْهَ نَبِيِّهِمْ بِالدَّمِ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ۔ ”کس طرح نجات پائے گی وہ قوم جس نے اپنے نبی کے منہ کو اس کے خون سے رنگ دیا۔ اس جرم میں کہ وہ انہیں خدا کی طرف بلاتا ہے۔“ اسکے بعد آپؐ تھوڑی دیر کیلئے خاموش ہو گئے اور پھر فرمایا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ یعنی ”اے میرے اللہ! تو میری قوم کو معاف کر دے کیونکہ ان سے یہ قصور جہالت اور لاعلمی میں ہوا ہے۔“ روایت آتی ہے کہ اسی موقع پر یہ قرآنی آیت نازل ہوئی کہ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ۔ یعنی عذاب وعفو کا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے اس سے تمہیں کوئی سروکار نہیں خدا جسے چاہے گا معاف کرے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا۔ فاطمۃ الزہراؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق وحشتناک خبریں سن کر مدینہ سے نکل آئی تھیں وہ بھی تھوڑی دیر کے بعد اُحد میں پہنچ گئیں اور آتے ہی آپؐ کے زخموں کو دھونا شروع کر دیا، مگر خون کسی طرح بند ہونے میں ہی نہیں آتا تھا۔ آخر حضرت فاطمہؓ نے چٹائی کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی خاک آپؐ کے زخم پر باندھی تب جا کر کہیں خون تھما۔ دوسری خواتین نے بھی اس موقع پر زخمی صحابیوں کی خدمت کر کے ثواب حاصل کیا۔

اِدھر مسلمان اپنی مرہم پٹی میں مصروف تھے تو اُدھر دوسری طرف یعنی نیچے میدان جنگ میں مکہ کے قریش مسلمان شہیدوں کی نعشوں کی نہایت بے دردانہ طور پر بے حرمتی کر رہے تھے۔ مثلہ کی وحشیانہ رسم پوری وحشت کے ساتھ ادا کی گئی اور مسلمان شہیدوں کی نعشوں کے ساتھ مکہ کے خونخوار درندوں نے جو کچھ بھی ان کے دل میں آیا وہ کیا۔ قریش کی عورتوں نے مسلمانوں کے ناک کان کاٹ کر ان کے ہار پروئے اور پہنے۔ ابوسفیان کی بیوی ہند حضرت حمزہؓ کا جگر نکال کر چبا گئی۔ غرض بقول سرولیم میور ”مسلمانوں کی نعشوں کے ساتھ قریش نے نہایت وحشیانہ سلوک کیا۔“ اور مکہ کے رؤساء دیر تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعش میدان میں تلاش کرتے رہے اور اس نظارے کے شوق میں ان کی آنکھیں ترس گئیں مگر جو چیز کہ نہ پانی تھی نہ پائی۔ اس تلاش سے مایوس ہو کر ابوسفیان اپنے چند ساتھیوں کو ساتھ لے کر اس درہ کی طرف بڑھا جہاں مسلمان جمع تھے اور اسکے قریب کھڑے ہو کر پکار کر بولا۔ ”مسلمانو! کیا تم میں محمد ہے؟“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی جواب نہ دے۔ چنانچہ سب صحابہ خاموش رہے۔ پھر اس نے ابوبکر وعمر کا پوچھا، مگر اس پر بھی آپ کے ارشاد کے ماتحت کسی نے جواب نہ دیا۔ جس پر اس نے بلند آواز سے فخر کے لہجہ میں کہا کہ یہ سب لوگ مارے گئے ہیں کیونکہ اگر وہ زندہ ہوتے تو جواب دیتے۔ اس وقت حضرت عمر سے نہ رہا گیا اور وہ بے اختیار ہو کر بولے۔ اے عدو اللہ تو جھوٹ کہتا ہے ہم سب زندہ ہیں اور خدا ہمارے ہاتھوں سے تمہیں ذلیل کرے گا۔ ابوسفیان نے حضرت عمر کی آواز پہچان کر کہا ”عمر! سچ سچ بتاؤ کیا محمد زندہ ہے؟“ حضرت عمرؓ نے کہا۔ ”ہاں ہاں! خدا کے فضل سے وہ زندہ ہیں اور تمہاری یہ باتیں سن رہے ہیں۔“ ابوسفیان نے کسی قدر دھیمی آواز میں کہا۔ تو پھر ابن قمئۃ نے جھوٹ کہا ہے کیونکہ میں تمہیں اس سے زیادہ سچا سمجھتا ہوں۔ اسکے بعد ابوسفیان نے نہایت بلند آواز سے پکار کر کہا اُعْلُ هُبَلْ یعنی ”اے ہبل تیری بلندی ہو۔“ صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا خیال کر کے خاموش رہے، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اپنے نام پر تو خاموش رہنے کا حکم دیتے تھے اب خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں بت کا نام آنے پر بے تاب ہو گئے اور فرمایا ”تم جواب کیوں نہیں دیتے؟“ صحابہ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ! کیا جواب دیں۔“ آپؐ نے فرمایا کہو اَللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلّ یعنی ”بلندی اور بزرگی صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔“ ابوسفیان نے کہا لَنَا الْعُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ۔ ”ہمارے ساتھ عزی ہے۔ اور تمہارے ساتھ عزی نہیں ہے۔“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہو اَللّٰهُ مَوْلٰنَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ۔ عزّی کیا چیز ہے۔ ”ہمارے ساتھ اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارے ساتھ کوئی مددگار نہیں۔“ اسکے بعد ابوسفیان نے کہا۔ ”لڑائی ایک ڈول کی طرح ہوتی ہے جو کبھی چڑھتا اور کبھی گرتا ہے۔ پس یہ دن بدر کے دن کا بدلہ سمجھو اور تم میدان جنگ میں ایسی لاشیں پاؤ گے جن کے ساتھ مثلہ کیا گیا ہے۔ میں نے اسکا حکم نہیں دیا، مگر جب مجھے اسکا علم ہوا تو مجھے اپنے آدمیوں کا یہ فعل کچھ برا بھی نہیں لگا۔“ اور ہمارے اور تمہارے درمیان آئندہ سال انہی ایام میں بدر کے مقام میں پھر جنگ کا وعدہ رہا۔ ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے ماتحت جواب دیا کہ۔ ”بہت اچھا۔ یہ وعدہ رہا۔“

یہ کہہ کر ابوسفیان اپنے ساتھیوں کو لے کر نیچے اتر گیا اور پھر جلد ہی لشکر قریش نے مکہ کی راہ لی۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ باوجود اس کے کہ قریش کو اس موقع پر مسلمانوں کے خلاف غلبہ حاصل ہوا تھا اور ظاہری اسباب کے لحاظ سے وہ اگر چاہتے تو اپنی اس فتح سے فائدہ اٹھا سکتے تھے اور مدینہ پر حملہ آور ہونے کا راستہ تو بہرحال ان کیلئے کھلا تھا، مگر خدائی تصرف کچھ ایسا ہوا کہ قریش کے دل باوجود اس فتح کے اندر ہی اندر مرعوب تھے اور انہوں نے اسی غلبہ کو غنیمت جانتے ہوئے جو احد کے میدان میں ان کو حاصل ہوا تھا مکہ کو جلدی جلدی لوٹ جانا ہی مناسب سمجھا، مگر بایں ہمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید احتیاط کے خیال سے فوراً ستر صحابہ کی ایک جماعت جس میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت زبیرؓ بھی شامل تھے تیار کر کے لشکر قریش کے پیچھے روانہ کر دی۔ یہ بخاری کی روایت ہے۔ عام مؤرخین یوں بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے حضرت علیؓ یا بعض روایات کی رو سے سعد بن وقاص کو قریش کے پیچھے بھجوایا اور ان سے فرمایا کہ اس بات کا پتہ لاؤ کہ لشکر قریش مدینہ پر حملہ کرنے کی نیت تو نہیں رکھتا اور آپؐ نے ان سے فرمایا اگر قریش اونٹوں پر سوار ہوں اور گھوڑوں کو خالی چلا رہے ہوں تو سمجھنا کہ وہ مکہ کی طرف واپس جا رہے ہیں مدینہ پر حملہ آور ہونے کا ارادہ نہیں رکھتے اور اگر وہ گھوڑوں پر سوار ہوں تو سمجھنا ان کی نیت بخیر نہیں اور آپؐ نے ان کو تاکید فرمائی کہ اگر قریش کا لشکر مدینہ کا رخ کرے تو فوراً آپؐ کو اطلاع دی جاوے اور آپؐ نے بڑے جوش کی حالت میں فرمایا کہ اگر قریش نے اس وقت مدینہ پر حملہ کیا تو خدا کی قسم ہم ان کا مقابلہ کر کے انہیں اس حملہ کا مزا چکھا دیں گے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے آدمی آپؐ کے ارشاد کے ماتحت گئے اور بہت جلد یہ خبر لے کر واپس آ گئے کہ قریش کا لشکر مکہ کی طرف جا رہا ہے۔ (باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 495 تا 500، مطبوعہ قادیان 2011)

......☆......☆......☆......

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(1263) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں احمد الدین صاحب ولد محمد حیات صاحب سابق ساکن چوکنانوالی (گجرات) نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میں اور میرے والد صاحب جن کا نام محمد حیات تھا اور ایک اور دوست جن کا نام غلام محمد صاحب احمدی (جواب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندہ موجود ہیں) اپنے گاؤں چوکنانوالی ضلع گجرات پنجاب سے غالباً 1905ء میں حضرت اقدسؑ کی زیارت کیلئے دارالامان میں حاضر ہوئے تھے اور مسجد مبارک میں ظہر کی نماز کیلئے گئے تا بیعت بھی ہوجائے اور نماز بھی حضرت اقدسؑ کے ہمراہ ادا کرلیں اور زیارت بھی نصیب ہو۔ گو اس سے پہلے کئی سال آپ کی تحریری بیعت سے بندہ شرف یافتہ تھا جس کا سنہ یاد نہیں۔ لیکن زیارت کا شرف حاصل نہ تھا۔ چنانچہ ایک شخص نے جو کہ ہمارے ہی ضلع کے تھے فرمایا کہ آپ لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کرنی ہو تو مسجد مبارک میں ظہر کی نماز کے وقت سب سے پہلے حاضر ہوجاؤ۔ وہ دوست بھی مہمان خانہ میں موجود تھے۔ چنانچہ ہم ہر سہ اشخاص وضو کر کے مسجد مبارک میں چلے گئے۔ ہم سے پہلے چند ایک دوست ہی ابھی حاضر ہوئے تھے جن میں ہم شامل ہوگئے اور سب دوست اس بدر منیر چودھویں کے چاند کی زیارت اور درشن کا عاشقانہ وار انتظار کر رہے تھے جن میں کمترینان بھی شامل تھے۔ بندہ عین اس کھڑکی کے پاس بیٹھ گیا جہاں سے حضرت اقدس علیہ السلام مسجد مبارک میں تشریف لایا کرتے تھے۔ تھوڑی انتظار کے بعد اس آفتاب ہدایت نے اپنے طلوع گاہ سے اپنے منور چہرہ کو دکھا کر ہمارے دلوں کی زمین پر سے شکوک وشبہات کی تاریکیوں کو پاش پاش کر کے جملہ نشیب وفراز عملی و اخلاقی کو دکھا دیا اور اپنے درشنوں سے بہرہ ور فرمایا۔ حضورؑ کے مسجد میں قدم رکھتے ہی بندہ عاشقانہ وار آپ سے بغل گیر ہوگیا اور کئی منٹوں تک حضورؑ کے سینہ مبارک سے اپنا سینہ لگا کر بغل گیر رہا۔ جب بہت دیر ہوگئی تو میں نے خود ہی دل میں آپ کو تکلیف ہونے کے احساس کو پا کر اپنے آپ کو آپ سے الگ کیا (یہ واقعہ بیان کرنے کی غرض محض آپؑ کے اسوۂ حسنہ پر تبصرہ ہے) پھر حضور اپنی نشست گاہ میں جو مسجد مبارک کے شمال مغربی گوشہ میں واقعہ تھی تشریف لے گئے۔ ان دنوں مسجد مبارک ایک ایسے تنگ مگر لمبے کمرہ کی صورت میں تھی جس کا یہ عالم تھا کہ ہر صف میں غالباً چھ یا سات آدمی دوش بدوش کھڑے ہوسکتے ہوں گے۔ اور اپنی نشست گاہ پر فروکش ہوئے۔

(1264) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں فضل محمد صاحب دکاندار محلہ دارالفضل نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دن حضورؑ نماز پڑھ کر گھر کو تشریف لے جارہے تھے جب مسجد سے نکل کر دوسرے کمرہ میں تشریف لے گئے تو میں نے عرض کی کہ حضورؑ میں نے کچھ عرض کرنی ہے۔ حضور وہاں ہی بیٹھ گئے اور میں بھی بیٹھ گیا اور پاؤں دباتا رہا۔ بہت دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ میں نے اس وقت کچھ خوابیں اپنی اور کچھ خوابیں بیوی کی عرض کیں اور کچھ دینی ودنیاوی بھی باتیں ہوتی رہیں اور بہت دیر تک وہاں بیٹھے رہے۔ میں نے خیال کیا کہ حضورؑ نے تو خواہ کتنا ہی وقت گذر جاوے، کچھ نہیں کہنا اور آپ کا میں قیمتی وقت کیوں خرچ کر رہا ہوں۔ چنانچہ بہت دیر کے بعد میں نے عرض کی کہ حضور مجھ کو اجازت فرماویں۔ حضورؑ نے فرمایا ”بہت اچھا جاؤ۔“

(1265) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جس روز حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور ان کا جنازہ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں رکھا گیا۔ جس وقت حضور علیہ السلام نماز جنازہ پڑھانے کیلئے باہر تشریف لائے۔ میں اس وقت مسجد مبارک کی سیڑھیوں کے نیچے جو میدان ہے وہاں کھڑا تھا۔ اس وقت آپ اگرچہ ضبط کو قائم رکھے ہوئے تھے لیکن چہرہ مبارک سے عیاں ہورہا تھا کہ آپ اندر سے روتے ہوئے آرہے ہیں۔

(1266) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں فضل محمد صاحب دوکاندار محلہ دارالفضل نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں اپنی بیوی کو ساتھ لے کر آیا۔ جب میری بیوی اندر گھر میں داخل ہونے لگی تو شادی خان دربان نے روک دیا۔ ہرچند کہا گیا مگر اس نے اندر جانے کی اجازت نہ دی کیونکہ اکثر گاؤں میں اردگرد طاعون کا حملہ ہورہا تھا اور اندر جانے کی اجازت نہ تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضورؑ باہر سے تشریف لے آئے۔ السلام علیکم کے بعد مصافحہ بھی ہوا، حضورؑ نے پوچھا کہ ”اس جگہ کھڑے کیوں ہو؟“ میں نے عرض کی کہ حضورؑ میاں شادی خان اندر جانے نہیں دیتا۔ حضورؑ نے فرمایا کہ ”آؤ میرے ساتھ چلو“ اور وہ اندر چلے گئے۔

(1267) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں فضل محمد صاحب دکاندار محلہ دارالفضل نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میری بیوی نے خواب میں دیکھا کہ میں بالکل چھوٹی ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گود میں بیٹھی ہوں۔ اس وقت میں ایسی محبت سے بیٹھی ہوں جیسے کی ایک چھوٹا بچہ اپنے باپ کی گود میں بیٹھا ہوا ہے۔ اس وقت حضورؑ نے اپنی زبان مبارک سے بڑی محبت کے ساتھ فرمایا کہ میں برکت بی بی تم کو حکم دیتا ہوں کہ آئندہ تم نماز تیمم سے پڑھ لیا کرو۔ بیماری کی حالت میں غسل جائز نہیں ہے بیمار کو کسی حالت میں بھی غسل جائز نہیں اور میں آپ کو ایک خوشخبری دیتا ہوں وہ یہ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ ایک لڑکا دے گا جو صالح ہوگا۔ چنانچہ میں نے یہ خواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بمعہ نذرانہ بدست شیخ حامد علی صاحب اندر گھر میں بھیج دی۔ جب وہ لڑکا پیدا ہوا تو حضور علیہ السلام نے اس کا نام ”صالح محمد“ رکھا۔

(1268) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں احمد الدین صاحب ولد محمد حیات صاحب سابق ساکن چوکنانوالی ضلع گجرات (پنجاب) نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے مسجد مبارک میں اپنی نشست گاہ پر تشریف رکھتے ہوئے باتوں کے دوران میں (غالباً آپ ہی کے الفاظ ہیں) ایک مخالف کی طرف سے آئی ہوئی مگر گالیوں سے بھری ہوئی چٹھی کے پڑھنے جانے پر حضورؑ نے فرمایا کہ ”اس کو مطبع میں بھیج کر چھپوا دیا جائے یا بھیج کر چھپوا دو۔ تا کہ اس کا شاید بھلا ہوجائے۔ فقط

(1269) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جس روز عبد اللہ آتھم عیسائی والی پیشگوئی کی میعاد ختم ہوگئی اس سے دوسرے دن جب کچھ سورج نکل آیا تو حضور علیہ السلام باہر تشریف لائے اور جہاں اب مدرسہ احمدیہ کا دروازہ آمد ورفت بھائی شیر محمد صاحب کی دوکان کے سامنے ہے اور اس کے جنوب وشمال کے کمرے جن میں طلباء پڑھتے ہیں، یہ جگہ سب کی سب سفید پڑی ہوئی تھی۔ کوئی مکان ابھی وہاں نہیں بنا تھا۔ چارپائیاں یا تخت پوش تھے۔ ان پر حضور علیہ السلام مع خدام بیٹھ گئے اور اسی پیشگوئی کا ذکر شروع کردیا کہ ”خدا نے مجھے کہا ہے کہ عبد اللہ آتھم نے رجوع کرلیا ہے۔ اس لئے اس کی موت میں تاخیر کی گئی ہے۔“ اس وقت آپؑ کے کلام میں عجیب قسم کا جوش اور شوکت تھی اور چہرہ مبارک کی رنگت گلاب کے پھول کی طرح خوش نما تھی اور یہ آخری کلام تھا جو اس مجلس سے اٹھتے ہوئے آپ نے فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ ”حق یہی ہے کہ جو خدا نے فرمایا ہے۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ کوئی میرے ساتھ رہے یا نہ رہے۔“

(1270) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھے ضلع سیالکوٹ کے بعض سرکاری کاغذات ملے ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام 1863ء میں سیالکوٹ میں ملازم تھے اور اس وقت آپ کا عہدہ نائب شیرف کا تھا۔ ان کاغذوں میں جنکی تاریخ اگست اور ستمبر 1863ء کی ہے، یہ ذکر ہے کہ چونکہ مرزا غلام احمد نائب شیرف رخصت پر گئے ہیں اس لئے ان کی جگہ فلاں شخص کو قائمقام مقرر کیا جاتا ہے۔

(1272) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ سیرت المہدی حصہ سوم روایت نمبر 632 بیان کردہ ڈاکٹر غلام احمد صاحب میں غلطی واقع ہوگئی ہے۔ صحیح روایت خود ڈاکٹر صاحب موصوف کے والد صاحب شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کی ہے یہ ہے کہ سال 1900ء کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ یہ عاجز (شیخ نیاز محمد صاحب) حضرت سیدہ ام المومنین سلمہا اللہ تعالیٰ کیلئے ایک کپڑا بطور تحفہ لایا۔ اور حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حضور میں پیش کردیں کیونکہ اس عاجز کو حجاب تھا۔ ان ایام میں مسجد مبارک کی توسیع ہورہی تھی اور اس لئے نماز ایک بڑے کمرے میں جو اَب حضرت میاں بشیر احمد صاحب (خاکسار مؤلف) کے مکان میں شامل ہے، ہوتی تھی۔ نماز ظہر کے وقت جب جماعت کھڑی ہوئی تو حضرت خلیفہ اول نے اس عاجز کو آگے بلا کر وہ کپڑا حضرت اقدس کی خدمت بابرکت میں پیش کیا۔ حضور نے قبول فرما کر اپنے سامنے رکھ لیا۔ نماز کے بعد حضور وہ کپڑا لے کر اوپر تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت نانا جان مرحوم ہنستے ہوئے باہر تشریف لائے اور پوچھا کہ میاں محمد بخش تھانیدار کا لڑکا کہاں ہے۔ یہ عاجز اس وقت نفلوں میں التحیات پڑھ رہا تھا۔ حکیم مولوی محمد الدین صاحب مرحوم امیر جماعت گوجرانوالہ نے اس عاجز کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ ہے۔ حضرت نانا جان وہاں بیٹھ گئے اور فرمایا کہ آج حضرت اقدس بہت خوشی سے مسکراتے ہوئے اندر تشریف لائے اور ام المومنینؓ کو ایک کپڑا دے کر فرمایا کہ محمد بخش تھانیدار جس نے لیکھرام کے قتل کے موقعہ پر ہمارے کپڑوں کی تلاشی کرائی تھی اس کا لڑکا ہمارے واسطے یہ تحفہ لے کر آیا ہے۔ حضرت نانا جان نے فرمایا کہ حضرت اقدس کی اس غیر معمولی خوشی کو دیکھ کر میں اس لڑکے کو ملنے آیا ہوں۔ اتنے میں یہ عاجز نفل پڑھ کر حضرت نانا جان سے ملا تو وہ اس عاجز سے نہایت محبت سے ملے اور پھر آخر عمر تک اس عاجز سے خاص شفقت فرماتے رہے۔

اسکے کچھ عرصہ بعد اس عاجز کی اہلیہ قادیان آئیں تو حضرت سیدہ اُم المومنین سلمہا اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ واقعہ بیان فرمایا کہ ایک دفعہ تمہارے میاں (خاوند) ایک کپڑا بطور تحفہ میرے لئے لائے تو حضرت صاحب اس دن بہت خوشی سے اندر تشریف لائے اور کپڑا دے کر فرمایا کہ معلوم ہے یہ کپڑا کون لایا ہے؟ پھر خود ہی فرمایا کہ یہ اس تھانیدار کے بیٹے نے دیا ہے جس نے ہمارے کپڑوں کی تلاشی لیکھرام کے قتل کے موقع پر کرائی تھی۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ وہی ایمان افروز نظارہ ہے جو دنیا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں دیکھا کہ عرب سرداروں نے ساری عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت اور مخالفت میں گزار دی مگر خدا نے انہی کی اولادوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قدموں میں ڈال کر ان کے خلاف اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں گواہ بنا دیا۔

(1273) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔خاکسار عرض کرتا ہے کہ سیرۃ المہدی حصہ سوم روایت نمبر 508 میں جو حافظ نور محمد صاحب کی طرف سے درج ہے میں جس عرب صاحب کے متعلق حافظ صاحب نے بیان کیا ہے کہ ان کی شادی مالیر کوٹلہ سے ہوئی تھی اس کے متعلق خاکسار نے لکھا ہے کہ آخری زمانہ میں ایک عرب قادیان میں آکر رہے تھے ان کا نام عبد الحی تھا اور حضرت صاحب نے ان کی شادی ریاست پٹیالہ میں کرادی تھی۔ اور میں نے لکھا ہے کہ اگر اس روایت میں انہی عرب صاحب کا ذکر ہے تو مالیر کوٹلہ کے متعلق حافظ نور محمد صاحب کو سہو ہوا ہے۔ سو اس روایت کے متعلق محترمی شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا ہے کہ وہ عبد الحی عرب نہیں تھے بلکہ محمد سعید عرب شامی تھے جو یہاں آئے اور ایک عربی رسالہ بھی انہوں نے لکھا تھا۔ اور ان کی شادی مالیر کوٹلہ میں ہوئی تھی اور عبد الحی صاحب تو بہت عرصہ بعد قادیان آئے تھے۔

(سیرۃ المہدی، جلد 2، حصہ چہارم، مطبوعہ قادیان 2008)

......☆......☆......☆......

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی (اگست، ستمبر 2023ء)

یہ مسجد جس کا نام مسجد خبیر رکھا گیا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے

اللہ تعالیٰ ہمارے ہر عمل سے باخبر ہے، اس لئے جو کام ہم کرتے ہیں اس لئے کرتے ہیں تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرسکیں

ایک مذہبی جماعت کی حیثیت سے ہمارا سب سے بڑا کام یہی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں

ایک سڑک نہیں بلکہ ہر گھر، ہر محلہ، ہر شہر اور ہر ملک کو آج ضرورت ہے کہ وہاں امن قائم ہو اور یہی میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امن کو ہمیشہ قائم رکھے

جہاں ہمیں یہ حق ہے ہم اپنے مذہب کی خوبیاں دوسروں کو بتائیں وہاں ہمیں یہ حق نہیں کہ دوسرے مذہب کی برائیاں بیان کریں اور فساد پیدا کیا جائے اور مساجد اسی امن کو قائم کرنے کا ذریعہ ہیں

ہم تو ہر ملک کے قانون کی عزت واحترام کرنے والے اور محبت اور پیار پھیلانے والے لوگ ہیں

ہم حضرت محمد ﷺ کے اس ارشاد پر عمل کرنے والے ہیں کہ ملک کی محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے

مسجد بیت الخبیر (Pfungstadt) کی افتتاحی تقریب کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

پہلی بار مجھے خلیفۃ المسیح کو اس طرح سے ملنے کا موقع ملا، آپ بہت ہی متاثر کن شخصیت ہیں آپ نے نہایت ہی پر حکمت اور واضح طور پر پیغام ہمارے سامنے رکھا

(Heike Hofmann، صوبائی پارلیمنٹ Hessen کی vice president)

مَیں نے پہلی مرتبہ خلیفۃ المسیح کو دیکھا اور مجھے یہ بات تسلیم کرنی ہوگی کہ بہت ہی متاثر کن اور بارعب شخصیت ہیں، آپ نے بہت ہی خوبصورت باتیں بیان کیں

(Dominik Stadler، میئر Babenhausen)

خلیفہ کے بارہ میں کچھ بیان کرنا نہایت ہی مشکل امر ہے کیونکہ میں نے ان جیسی شخصیت کو اس سے قبل کبھی نہیں دیکھا ایڈریسز بہت اچھے اور دلچسپ تھے جن میں بہت گہرے موضوعات کا ذکر ہوا

(Gabriel Smolek ایک مہمان)

حضور کو دیکھنا ایک نہایت ہی غیر معمولی عمل تھا، حضور کی شخصیت بہت ہی متاثر کن تھی اور آپ میں ایک مزاح کی حس بھی پائی جاتی ہے، حضور کے الفاظ کا اثر بہت اچھا تھا اور آپ کی موجودگی کا ایک احساس تھا

(Andreas Fitzel ایک مہمان)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب سننے کے بعد غیر از جماعت مہمانان کے ایمان افروز تاثرات

رپورٹ : مکرم عبدالماجد طاہر صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن، یو.کے

مورخہ 11 ستمبر 2023ء (بقیہ رپورٹ)
مسجد بیت الخبیر کی افتتاحی تقریب

''مسجد بیت الخبیر'' کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب کا اہتمام مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک بڑی مارکی لگا کر کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 6 بجکر 15 منٹ پر اس مارکی میں تشریف لے آئے۔

حضور انور کی آمد سے قبل اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمان اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں صوبائی ممبر پارلیمنٹ، میئرز، مقامی اور صوبائی سیاستدان مختلف حکومتی محکموں سے تعلق رکھنے والے افراد اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو حسن سلیمانی صاحب نے کی اور اسکا جرمن ترجمہ ظفر کھوکھر صاحب نے پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم امیر صاحب جماعت جرمنی عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا اور شہر Pfungstadt کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ شہر جو Hessen کے درمیان میں واقع ہے پچیس ہزار کی آبادی پر مشتمل ہے۔ تاریخ میں اس شہر کا ذکر 785ء میں ملتا ہے۔ اس شہر کے اردگرد کا علاقہ خوبصورت قدرتی مناظر پر مشتمل ہے۔

امیر صاحب نے کہا کہ کچھ ماہ قبل اس شہر کیلئے ایک قابل ذکر موقع میسر آیا جب شہر Hessen کیلئے مرکز نگاہ بن گیا اور یہاں Hessentag منعقد ہوا اور ہزاروں لوگ یہاں آئے۔

اس شہر میں جماعت احمدیہ کا آغاز 1989ء میں ہوا تھا۔ یہاں کی جماعت نے خدمت خلق کے بہت سے کام کئے جن میں خاص کر نئے سال کے موقع پر شہر کی صفائی، چیرٹی واک اور بے گھر لوگوں کو کھانا وغیرہ مہیا کرنا شامل ہیں۔

مسجد کا سنگ بنیاد سال 2016ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں تشریف لا کر رکھا۔ اس موقع پر حضور انور نے اس بات کا ذکر فرمایا کہ مسجد ایک امن کی جگہ ہے۔ حضور انور نے اس بات کا بھی اظہار فرمایا تھا کہ یہ مسجد اس شہر کی مرکز نگاہ بن جائے گی۔ اس سال کے Hessentag پر ہم نے اس بات کا نظارہ کیا اور دیکھا کہ کس طرح حضور انور کے الفاظ پایہ تکمیل کو پہنچے اور ہمیں Hessentag کے دوران اس مسجد میں سات ہزار مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کا موقع ملا۔

امیر صاحب نے بتایا کہ مسجد کے سامنے جو سڑک ہے اسکا نام تبدیل کرکے امن کی سڑک Peace Street (Friedenstr) رکھا گیا ہے۔

مسجد کے کوائف کا ذکر کرتے ہوئے امیر صاحب نے بتایا کہ جولائی 2014ء میں یہ قطعہ زمین جس کا رقبہ 1225 مربع میٹر ہے خریدا گیا۔ اب یہاں جو تعمیرات ہوئی ہیں اس کا رقبہ 463 مربع میٹر ہے اس میں مرد وخواتین کے نماز ہال اور ملٹی پرپز ہال کا رقبہ 376 مربع میٹر ہے۔ مینار کی اونچائی 12 میٹر اور گنبد کا قطر 6 میٹر ہے۔

اس مسجد کی تعمیر پر 16 لاکھ یورو کے اخراجات آئے۔ اس کا تیسرا حصہ مقامی جماعت Pfungstadt نے ادا کیا جب کہ بقیہ رقم مرکز نے ادا کی۔ سنگ بنیاد کے موقع پر 223 احمدی اس شہر میں رہتے تھے۔ آج افتتاح کے وقت تجنید 364 ہو چکی ہے۔

اسکے بعد Hofmann صاحبہ نے ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ صوبائی اسمبلی کی Vice President ہیں۔ موصوفہ نے کہا کہ یقیناً یہ دن جماعت احمدیہ Pfungstadt بلکہ اس پورے علاقہ کیلئے ایک بہت بڑا دن ہے۔ ہم نے ابھی ابھی اس جماعت کی تاریخ سنی ہے۔ یہ میرے لئے ایک خاص اعزاز کی بات ہے کہ مجھے آج اس مسجد کے افتتاح میں شامل ہونے کا موقع ملا ہے۔ میرا اس جماعت کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے۔ مجھے ابھی بھی وہ پرانی اچھی یادیں یاد ہیں جو نماز سینٹر سے وابستہ ہیں جہاں ہم اکھٹے بیٹھے، عبادت کی اور بہترین گفتگو کرنے کا موقع ملا۔

موصوفہ نے کہا کہ یہاں بڑے بڑے حرفوں میں ایک آپ کا ماٹو بھی لکھا ہوا ہے، جو دکھاتا ہے کہ احمدیوں کی کیا تعلیم ہے۔ محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں۔ یہ ہمیں اپنے معاشرہ میں رائج کرنا چاہئے اور اس کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنی چاہئے اور آپ اس طرح اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ آپ نے اس بات کا بھی تذکرہ کیا کہ میں اپنی پارٹی میں ترجمانی کا بھی کام کرتی ہوں اور جب ہمیں اس بات کا پتا چلتا ہے کہ مختلف فرقوں کو دھمکی آمیز خطوط موصول ہوتے ہیں تو مَیں سمجھتی ہوں کہ اگر ہم مذاہب کی آزادی کی حفاظت نہیں کرسکتے تو ہم پھر بنیادی آزادی کی ہی حفاظت نہیں کرسکیں گے۔ ہمیں مذہب کی آزادی کیلئے حفاظتی اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔

آخر پر موصوفہ نے کہا کہ ہمیں ایک دوسرے سے محبت اور ایک دوسرے کی قدر کرتے ہوئے زندگی

گزارنے کی ضرورت ہے اور مَیں امید کرتی ہوں کہ یہاں کی جماعت کا ایک بہترین مستقبل ہوگا بلکہ مَیں یقین رکھتی ہوں کہ ایسا ہی ہوگا۔ یہ ہر شہری کیلئے ایک بہت ہی خوشی کا دن ہے۔ مَیں آپ کی ہر کامیابی کیلئے دعا کرتی ہوں۔

بعد ازاں شہر Pfungstadt کے میئر Patrick Koch صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کیا میئر صاحب نے کہا: مَیں بھی بہت خوش ہوں کہ آج اس مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ ہم اس افتتاح کی تقریب کو ایک اہم دن پر منعقد کر رہے ہیں کیونکہ آج سے 271 سال قبل ایک سوموار کا ہی دن تھا کہ اس شہر میں ایک چرچ کا افتتاح ہوا تھا۔ یہ بے شک اتفاق ہے لیکن مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آج یہاں مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔

اس کے بعد میئر صاحب نے کہا کہ جس طرح Wagishauser صاحب نے اس بات کا اظہار کیا تھا کہ یہ ایک بہت لمبا سفر تھا اور 2009ء میں ہم نے اس سفر کا آغاز کیا تھا۔ اس وقت سابقہ میئر میری جگہ پر تھے جو آج یہاں اپنی بیماری کی بناء پر نہیں آسکے۔ 2012ء میں ہمارے شہر نے فیصلہ کیا کہ یہ جگہ احمدیہ مسلم جماعت کو بیچی جائے گی۔ نیز 2014ء میں پھر سب تحریر میں لایا گیا۔ پھر ادائیگی میں وقت لگا اور بالآخر 2016ء میں اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا جس میں حضور انور نے شمولیت اختیار کی اور تب ایک بہت ہی دلکش پروگرام منعقد ہوا تھا اور آج بھی یہ ایک بہت ہی دلکش تقریب ہے۔ جون 2021ء میں اسکی تعمیر مکمل ہوئی اور اسکے بعد بھی دو سال گزرنے کے بعد آج ہم باقاعدہ اسکا افتتاح کر رہے ہیں جس میں حضور انور نے شمولیت اختیار کی ہے۔ یہ اس چھوٹی سی جماعت کیلئے ایک بہت بڑا مشن تھا جو Pfungstadt میں موجود ہے لیکن مَیں سمجھتا ہوں کہ بہت بہترین طور پر آپ نے اسے سرانجام دیا اور جس خواہش کا آپ نے اظہار کیا تھا کہ سڑک کا نام بدل کر امن کی سڑک (Friedensstrasse) رکھا جائے۔ مجھے خوشی ہے کہ ایسا ممکن ہوسکا۔ مَیں اسکا فیصلہ اکیلا نہیں کرسکتا بلکہ اسکا فیصلہ کرنا تو سٹی کونسل نے کرنا ہوتا ہے جو آج یہاں موجود بھی ہیں اور مَیں انکا بھی مشکور ہوں کہ ایسا ممکن ہوسکا۔

پھر موصوف نے کہا کہ یہ قسمت کی بات ہے کہ یہاں اس جگہ مسجد بن گئی ہے کیونکہ وقت کے ساتھ ساتھ قوانین میں بھی تبدیلیاں آتی رہتی ہیں۔ آج کے دور میں ہم ایسے industrial علاقہ میں کوئی زمین مسجد کو نہیں دیں گے۔ اس کی وجہ مذہب نہیں بلکہ آجکل کے اقتصادی حالات یہ تقاضہ کرتے ہیں۔ بہرحال بڑی خوش قسمتی ہے کہ یہاں ایک مسجد بن گئی ہے اور احمدیوں کو یہاں ایک نیا گھر میسر ہوگیا ہے۔ آپ اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھ سکتے ہیں۔ صحیح وقت پر آپنے اس زمین کو خرید لیا۔ جس طرح کہ آپ نے پہلے ذکر کیا تھا کہ جماعت احمدیہ اپنے آپ کو اس معاشرہ کا حصہ سمجھتی ہے اور بناتی بھی ہے اور مدد بھی کرتی ہے۔ ابھی پچھلے سوموار کو بھی آپ لوگوں نے ایک پروگرام کے سلسلہ میں رضاکارانہ طور پر مدد کی تھی۔

اسکے بعد میئر صاحب نے کہا کہ مَیں Pfungstadt کی طرف سے مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم یہاں یہ عبادت گاہ تعمیر کرسکے ہیں۔ احمدیوں کو ان کے مذہب کی وجہ سے پاکستان میں آزادی میسر نہیں۔ ہمیں وہاں کے حالات سے بھی آگاہ کیا گیا اور مجھے بہت دکھ بھی ہوا۔ یہ غیر انسانی حرکات ہیں۔ ہمارا یہاں جرمنی میں یہ اعتقاد ہے کہ کوئی بھی اپنے مذہب، معاشرہ یا پھر جنسی رجحان کی وجہ سے ظلم وستم کا نشانہ نہیں بنایا جاسکتا۔ ہم ایک رواداراور دنیا کیلئے ایک کھلا ملک ہیں اور اس پر ہمیں فخر ہے۔ ہم اپنی تمام قوت سے ان اقدار کا دفاع بھی کرتے ہیں۔ اسی لئے ہم ان لوگوں کو جو ان وجوہات کی بنا پر ظلم وستم کا نشانہ بنائے جاتے ہیں اس ملک میں تحفظ عطا کرتے ہیں۔ ہم انہیں یہاں ایک نئی زندگی کا موقع دیتے ہیں، ان کے مستقبل بناتے ہیں اور آزادی فراہم کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اسکے ساتھ یہ بات لازمی ہے کہ وہ ہمارے معاشرہ کی عزت بھی کریں۔ ہاں، یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ جو شخص ایک مکمل دوسرے معاشرے میں پلا بڑھا ہو، اس کیلئے ایک نئے معاشرہ میں گھلنا ملنا کافی مشکل ہوگا۔ یہ تو ایک انسانی فطرت ہے لیکن ایک دوسرے کی قدر کرنا اور باہم تعاون بہت ضروری ہے۔ ہر ایک آپ کے سلوگن کے ساتھ متفق ہے۔ محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں۔ مجھے خوشی ہوگی اگر ہم سب مل کر اس ماٹو پر عمل کریں، خواہ ہمارا تعلق کسی بھی علاقہ، معاشرہ یا مذہب سے ہو۔

مَیں امید کرتا ہوں کہ یہ سلوگن محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں ایسا ہی ہے اور اللہ کرے کہ مسجد ایک ایسی جگہ ہو جہاں آپ اپنے مذہب کے مطابق رہ سکیں۔

اسکے بعد Gutale صاحبہ نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ شہر کی Integration کی نمائندگی کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا: مَیں آپ سب کو یہاں Pfungstadt میں خوش آمدید کہتی ہوں۔ ہمارا یہ ایک بہت ہی دلنشیں شہر ہے۔ یہاں مسجد کی تعمیر اس بات کی گواہی ہے کہ ہمارا یہ شہر ایک multicultural شہر ہے۔ اس شہر میں 110 سے زائد ممالک کے لوگ رہائش پذیر ہیں۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ ایک ایسا شہر ہے جس کے دروازے سب کیلئے کھلے ہیں۔ جو بھی یہاں اسکا حصہ بننا چاہتا ہے اس کیلئے ہم دلی طور پر خوش آمدید کہنے والے ہیں۔

اسکے بعد موصوفہ نے کہا کہ مسجد خبیر کا افتتاح آج ہمارے لئے ایک بہت اہمیت کا حامل ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت سالوں سے بہترین کام کر رہی ہے۔ جب سے مَیں یہاں ہوں، یہی دیکھا ہے کہ آپ لوگ ہمیشہ تعاون کرتے ہیں۔ یہ احمدیہ جماعت کی ایک خصوصیت ہے۔

پھر موصوفہ نے کہا کہ جب کوئی شخص اپنے آپ کو اس معاشرہ کا حصہ سمجھتا ہے تو وہ توقعات بھی رکھتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم سب اس multicultural شہر کو اکٹھا آگے لے کر چلیں اور ترقی کرتے چلے جائیں۔

موصوفہ نے کہا کہ یہاں عورتوں کا بھی ہونا ضروری تھا۔ ان کی کمی مجھے یہاں محسوس ہو رہی ہے۔ یہاں میرا دل تھا کہ زیادہ عورتیں ہوتیں۔ عورتیں معاشرے کا سب سے طاقتور حصہ ہیں جو ہمارے بچوں کی تربیت کرتی ہیں۔ جو اس بات کو مدنظر رکھتی ہیں کہ ہمارا یہ شہر ہمارا یہ ملک ایسا ہو جیسا کہ آج ہم اسے دیکھتے ہیں۔

آخر پر موصوفہ نے کہا کہ بہت ہی اچھی بات ہے کہ ہمارے پاس یہ مسجد ہے اور مَیں امید کرتی ہوں کہ باقی فرقے بھی ایسے ہی مثالی طور پر اپنا نمونہ دکھائیں گے جس طرح یہ احمدیہ جماعت ہمارے معاشرہ کا حصہ ہے۔ بہت شکریہ کہ آج مجھے یہاں آنے کا موقع ملا۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 6 بجکر 25 منٹ پر خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

تشہد وتعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمام معزز مہمانان، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

سب سے پہلے تو مَیں میئر صاحب، ان کی کونسل اور شہر کے لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمارے لئے اس شہر میں مسجد کی زمین کے حصول اور پھر اسکی تعمیر کیلئے سہولیات پیدا کیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ اس لحاظ سے مَیں بھی آپ کا شکرگزار ہوں اور یہاں رہنے والی جماعت بھی آپ کی شکرگزار ہے۔ امیر صاحب جرمنی نے شہر کے تعارف میں بتایا کہ یہ پرانا شہر ہے اور اس لحاظ سے اس کی تاریخی حیثیت ہے۔ پرانے شہر کی جو روایات ہیں انہیں بھی ہمیں قائم رکھنا چاہئے۔ پرانے شہر کی تاریخ کو بھی ہمیں قائم رکھنا چاہئے اور ہم باقاعدہ اس کیلئے جو بھی ہوسکے کرتے ہیں۔ مقامی لوگوں کی جو روایات ہیں ان کو بھی ہم honour کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس عالاقے میں مَیں نے دیکھا ہے بلکہ مسجد کے سامنے بھی کھیت نظر آتے ہیں، شہر کے اردگرد سارا زرعی علاقہ ہے اور زراعت کا انحصار پانی پر ہوتا ہے۔ اگر پانی نہ ہو، بارشیں نہ ہوں، خشک سالی ہو تو فصلیں خراب ہو جاتی ہیں۔ اب ذرا بھی گرمی یورپ میں زیادہ پڑی ہے تو بہت سارے ملکوں کے جنگلوں میں آگ لگ گئی۔ امریکہ میں تو ہر سال آگیں لگتی ہیں، اس سال کینیڈا میں بھی بڑے وسیع پیمانے پر آگ لگی، یورپ میں بھی بعض ملکوں میں آگ لگی۔ موسم میں ذراسی تبدیلی سے نہ صرف یہ کہ زراعت میں کمی واقع ہوجاتی ہے بلکہ جو already جنگلات اور سبزہ ہے اسے بھی نقصان پہنچاتی ہے۔ زراعت کیلئے پانی ضروری ہے اور وہ پانی جو آسمان سے اترتا ہے۔ اسی طرح ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہی مثال انسانوں کی روحانی زندگی میں بھی ہے۔ اگر آسمان سے پانی نہ اترے تو روحیں مردہ ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنا قانون قدرت یہ بنایا ہوا ہے کہ وقتاً فوقتاً قوموں میں انبیاء بھیجتا رہا۔ جب سے دنیا قائم ہے اور جو تاریخ ہمیں معلوم ہے، ہمیں یہی پتا چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء مختلف قوموں میں آتے رہے اور روحانی پانی بھی ہمیں پہنچاتے رہے اور اس کی وجہ سے قوموں میں روحانی زندگی بھی پیدا ہوتی رہی اور روحانی فصلیں بھی اگتی رہیں۔ اس لحاظ سے بھی ہمیں غور کرنا چاہئے کہ ہماری زندگیوں کا ایک مقصد ہے اور اگر ہمیں زندہ رہنا ہے تو روحانیت کیلئے بھی زندہ رہنا ہے۔ اپنے پیدا کرنے والے سے تعلق کو بھی زندہ رکھنا ہے۔ جو ہمارا پیدا کرنے والا ہے اس نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی کہ مجھ سے اگر تعلق رکھنا ہے تو پھر میری مخلوق سے بھی تعلق رکھو۔ ان کے بھی حق ادا کرو۔ پس جب ہم مسجد بناتے ہیں تو اس مقصد سے بناتے ہیں، جہاں ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں جو روحانی پانی ہے اس سے فائدہ اٹھانے کیلئے دعا کرنے والے ہوں، وہاں بندوں کے حق بھی ادا کرنے والے ہوں اور بندوں کے حق ادا کرنا اس لئے ضروری ہے کیونکہ قرآن کریم میں بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ اگر تم ایک دوسرے کا حق ادا نہیں کروگے، بندوں کے حقوق ادا نہیں کروگے، یتیموں کے حق ادا نہیں کروگے، ضرورتمندوں کے حق ادا نہیں کروگے یا مذہبی آزادی کے حقوق غصب کروگے، کسی بھی قسم کے حقوق غصب کروگے تو تمہاری نمازیں تم پر الٹا دی جائیں گی۔ ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ وہ اللہ کے نزدیک قبول نہیں ہوں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ مسجد جس کا نام مسجد خبیر رکھا گیا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر عمل سے باخبر ہے۔ اسکو پتا ہے کہ جو بھی ہم عبادت کرتے ہیں جو بھی ہم کام کرتے ہیں وہ کس نیت سے کر رہے ہیں، اسکے علم میں بھی ہے اور اس کو اس کی خبر بھی ہے۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ اس کے نتائج پھر کیا ہوں گے۔ اس لئے جو کام ہم کرتے ہیں اس لئے کرتے ہیں تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرسکیں اور اس کی باتوں پر عمل کرسکیں اور یہ تبھی ہوگا جب ہم اس کی مخلوق کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ زراعت کی مَیں نے مثال دی۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ اندھیروں میں تم دانہ ڈالتے ہو۔ تمہیں نہیں پتا کہ اس نے اگنا ہے یا نہیں اگنا۔ ہزاروں دانے ڈالے جاتے ہیں اور ان میں چند فیصد دانے ہیں جو اگتے ہیں اور اس پر بھی زمیندار بہت خوش ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے خبر ہے کہ زمین کے اندھیروں میں کونسے دانے اگنے والے ہیں اور کون سے دانے اگنے والے نہیں ہیں۔ پس مجھے ہر چیز کی خبر ہے۔ مَیں ہر چیز کا علم بھی رکھنے والا ہوں اور مَیں یہ بھی جانتا ہوں کہ اس کے بعد اس کے نتیجے کیا پیدا ہوں گے۔ اسی لئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ میری تعلیم پر تم بھی عمل کرو تاکہ پھر میں بھی تمہیں وہ پھل لگاؤں جو میری رضا کے پھل ہوں۔ ایک مذہبی جماعت کی حیثیت سے ہمارا سب سے بڑا کام تو یہی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ میری عبادت کرو اور میری عبادت کے ساتھ میرے بندوں کے حق ادا کرو تو میں وہ پھل لگاؤں گا جو تم چاہتے ہو، جن سے تمہیں فائدہ ہوگا۔ جو تمہاری زندگی کو روحانی غذا مہیا کرینگے۔ پس یہ چیز ہے جس کے لیے ہم مساجد بناتے ہیں اور یہی چیز ہے اگر اس کا ادراک ہم میں سے ہر کسی کو حاصل ہوجائے تو پھر جہاں ہم اللہ کی عبادت کرنے والے بنیں گے وہاں اس کی مخلوق کا حق پہلے سے زیادہ ادا کرنے والے ہونگے۔ امیر صاحب نے بتایا کہ یہاں اس سڑک کا نام Peace Street رکھا گیا ہے۔ میری دعا ہے کہ اس نام کے ساتھ نہ صرف یہ سڑک، بلکہ اس شہر کی ہر سڑک جو ہے وہ امن کی طرف لے جانے والی ہو۔ اس شہر کا ہر گھر اور اس میں رہنے والوں کی سوچ امن، پیار اور محبت کی سوچ ہو، جس کی آج دنیا کو ضرورت ہے۔ پس ایک سڑک نہیں بلکہ ہر گھر، ہر محلہ، ہر شہر اور ہر ملک کو آج ضرورت ہے کہ وہاں امن قائم ہو اور یہی میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امن کو ہمیشہ قائم رکھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پرونشل پارلیمنٹ کی وائس پریذیڈنٹ آئیں۔ انھوں نے بین المذاہب ڈائیلاگ کا ذکر کیا۔ یہ ضروری چیز ہے۔ ہم تو ہر مذہب کی عزت کرتے ہیں۔ بانی جماعت احمدیہ کا اپنے زمانہ میں ایک کانفرنس میں ایک مضمون پڑھا گیا، جس میں ہر مذہب کے نمائندے شامل تھے۔ ہر مذہب کے ماننے والوں نے اپنے مضمون پڑھے۔ اور انھوں نے یہ شرط رکھی تھی کہ اگر یہ بین المذاہب کانفرنس کرنی ہے تو ہر کوئی اپنے مذہب کی خوبیاں تو بیان کرے، دوسرے مذہب کی برائیاں بیان نہیں کرنی تبھی دنیا میں امن، سلامتی اور پیار قائم رہ سکتا ہے۔ اس کے بغیر نہیں۔ پس جہاں ہمیں یہ حق ہے ہم اپنے مذہب کی خوبیاں دوسروں کو بتائیں وہاں ہمیں یہ حق نہیں کہ دوسرے مذہب کی برائیاں بیان کریں اور فساد پیدا کیا جائے اور مساجد اسی امن کو قائم کرنے کا ذریعہ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

روایات میں آتا ہے کہ بانی اسلام حضرت محمد ﷺ کے دور میں نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد انہیں ملنے کے لیے مدینہ آیا۔ مسجد نبوی میں بیٹھ کر بات ہو رہی تھی، کچھ عرصہ کے بعد ان میں تھوڑی سی بے چینی پیدا ہونی شروع ہوئی۔

تو آنحضرت ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم بے چین ہو کیا وجہ ہے۔ انھوں نے کہا یہ ہماری عبادت کا وقت ہے اور ہم یہاں آپ کی مسجد میں بیٹھے ہیں۔ سمجھ نہیں آرہی ہم عبادت کہاں کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، ہم سب خدائے واحد کو ماننے والے ہیں، قرآن شریف میں بھی یہی لکھا ہے کہ اہل کتاب سے کہہ دو کہ ہم میں جو مشترک چیز ہے، اللہ تعالیٰ، اسکی طرف آؤ، اختلاف کو چھوڑ دو تبھی بین المذاہب ڈائیلاگ کامیاب ہوتے ہیں اور جب اس کی طرف آؤ گے تو نفرتیں ختم ہو جائیں گی۔ بہر حال آنحضرت ﷺ نے انہیں کہا کہ بے چین ہونے کی ضرورت نہیں۔ مسجد نبوی میں تم بیٹھے ہو، یہیں تم عبادت کرلو۔ سب ایک خدا کو ماننے والے ہو تو یہاں ہی عبادت کرلو۔ اس طرح نجران کے عیسائیوں کو بھی آپ نے اپنی مسجد میں عبادت کی اجازت دی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میئر صاحب نے ذکر کیا کہ آج کے ہی دن کئی دھائیاں پہلے چرچ کا بھی افتتاح ہوا تھا، آج وہی دن پیر کا دن ہے جب مسجد کا بھی افتتاح ہو رہا ہے۔ یہ حسن اتفاق ہمیں اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ ہم لوگ ایک ہو کر رہیں۔ ایک مذاہب کے ماننے والے کسی دوسرے مذہب کی توہین نہ کریں اور آپس میں محبت اور پیار سے رہیں۔ پہلے میئر کا بھی انھوں نے ذکر کیا، ان کے ذریعہ سے میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انھوں نے بھی خاص تعاون کیا، ان کا میں پہلے بھی شکریہ ادا کر چکا ہوں کہ انھوں نے ہمیں یہاں مسجد بنانے کی اجازت دی اور اسی طرح پیس سٹریٹ، نام کا انھوں نے ذکر کیا ہے۔ اس کا پہلے بھی میں ذکر کر چکا ہوں۔ پاکستان کے احمدیوں کے متعلق جذبات کا اظہار کیا۔ ہم ان کے بڑے ممنون ہیں کہ وہ لوگ جن کی مذہبی آزادی چھینی جارہی ہے، جن کو مذہبی تعلیمات پر عمل کرنے کی اجازت نہیں، ان کو اس ملک میں اور اس شہر میں بسا رہے ہیں۔ جگہ دے رہے ہیں، اس سے یہ اظہار ہوتا ہے کہ ان کے دل واقعی کھلے ہیں اور یہ مذہبی آزادی پر یقین رکھنے والے لوگ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ملک کے قانون کی عزت و احترام کرنا، ہم تو ہیں ہی ہر ملک کے قانون کی عزت و احترام کرنے والے اور محبت اور پیار پھیلانے والے لوگ ہیں۔ ہم حضرت محمد ﷺ کے اس ارشاد پر عمل کرنے والے ہیں کہ ملک کی محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ ملک کی عزت، ملک کی خدمت کرنا اور انسانیت کی عزت قائم کرنا ہمارا کام ہے۔ پس اس لحاظ سے ہماری بھی یہ دعا ہے کہ محبت کی فضاء جس کا اظہار میئر صاحب نے کیا ہمیشہ قائم رہے اور اس چھوٹے سے شہر میں ہم محبت اور پیار سے رہیں۔ پھر اس شہر کی integration کی نمائندہ حلیمہ صاحبہ تشریف لائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں۔ قومیتوں کی انٹیگریشن کا اظہار کیا ہے۔ یہی چیز ہے جو معاشرہ میں امن اور پیار قائم کر سکتی ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا کہ ہمیں کیسے ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہیے اور ملک کی محبت کا بھی یہی تقاضا ہے۔ ہر ایک کے اپنے خیالات ہوتے ہیں، میئر صاحب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا، انٹیگریشن کی نمائندہ نے بھی اظہار کیا۔ ہر ایک کے اپنے اپنے اصول ہیں، قاعدے ہیں، روایات ہیں ان پر عمل کرتے ہیں، لیکن محبت اور ملک کی خدمت کرنے میں ہم سب ایک ہیں۔ میرے نزدیک میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ انٹیگریشن اور ملک سے محبت کا مطلب یہ ہے کہ ملک کی خدمت کی جائے۔ اس کی ترقی کیلئے کوشش کی جائے۔ اس ملک میں امن اور بھائی چارہ کی فضاء قائم کرنے کی کوشش کی جائے۔ اگر دشمن کوئی حملہ کرتا ہے تو اسکے دفاع کیلئے سب سے پہلے آگے آیا جائے۔ پس احمدی تو اس دفاع کیلئے سب سے آگے کھڑے ہیں اور یہی انٹیگریشن ہے۔ انٹیگریشن یہ نہیں کہ ضرور کلبوں میں جایا جائے یا شراب پی جائے یا کوئی ایسا کام کیا جائے۔ یہ تو ہر کسی کی اپنی اپنی روایات ہیں۔ ٹھیک ہے کسی کو بر انہیں لگتا تو وہ کرے۔ لیکن ہماری جو تعلیمات ہیں اگر ہم اس پر عمل نہیں کرینگے تو اس کا مطلب ہے کہ ہم اپنی دینی تعلیم سے دور ہو رہے ہونگے۔ یہ دینی تعلیم ہمارے لیے بہت ضروری ہے اور یہ دینی تعلیم ہی ہمیں اس طرف لے کر جاتی ہے کہ تم نے ملک سے محبت بھی کرنی ہے اور ملک کے عوام کیلئے بھر پور محنت کرنی ہے اور انہیں عزت و احترام دینا ہے۔ ہر قسم کے جھگڑے کو ختم کرنا ہے۔ قرآن کریم میں آیا ہے کہ کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں انصاف سے دور نہ کرے۔ انصاف کے قریب ترین رہو۔ یہی تقویٰ ہے۔ ہم تو اس تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں۔ جہاں بھی ہم جاتے ہیں محبت اور پیار کا ہی پیغام دیتے ہیں۔ صرف یہ نعرہ نہیں۔ آپ افریقہ میں چلے جائیں، ترقی پذیر ممالک میں چلے جائیں۔ وہاں ہم نے بہت سارے پروجیکٹس شروع کیے ہوئے ہیں۔ صحت کے، تعلیم کے، ماڈل ولیجز کے، پانی کی سپلائی کے بلا تفریق مذہب و قوم ہم ہر ایک کی وہاں خدمت کر رہے ہیں بلکہ ہمارے دنیا میں مختلف پروجیکٹس سے فائدہ اٹھانے والے عموما میں اکثر کہا کرتا ہوں ستر سے اسی فیصد لوگ جو ہیں وہ غیر مسلم ہیں۔ پس ہم ہر جگہ جا کر یہ کوشش کرتے ہیں کہ ملک کے عوام کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی جائے اور یہی وہ چیز ہے جس سے انسانیت کی قدریں قائم ہوتی ہیں۔ جس سے ہمارا پیدا کرنے والا خدا ہم سے خوش ہوتا ہے اور پھر اس کے نتیجہ میں ہمیں نوازتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ضمناً میں یہ بھی ذکر کر دوں، انٹیگریشن کی نمائندہ صاحبہ نے ذکر کیا کہ عورتیں یہاں نظر نہیں آرہیں۔ مجھے تو یہاں بیٹھی کافی عورتیں نظر آرہی ہیں اور ان کی مراد احمدی عورتوں سے ہے تو وہ قریب ہال میں بیٹھی ہوئی ہیں، وہ اپنے آپ کو وہاں زیادہ comfortable محسوس کرتی ہیں۔ آپ خود جا کر ان سے پوچھ لیں کہ آیا وہ آزادی سے بیٹھ کر comfortable محسوس کر رہی ہیں یا یہاں مردوں میں بیٹھ کر تو بہر حال ہر ایک کی اپنی اپنی روایات اور تعلیمات ہوتی ہیں۔ اگر ہم ان پر چل رہے ہیں تو اس پر کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ ہاں آزادی ہماری عورتوں کو ہے۔ ہماری عورتیں پڑھی لکھی ہیں۔ ہماری عورتیں ڈاکٹر ہیں، انجینئر ہیں، وکیل ہیں، ٹیچرز ہیں اور ہر جگہ کام کرنے والی ہیں۔ وہ اپنے اجتماع خود آرگنائز کرتی ہیں اور independently کرتی ہیں اور بعض دفعہ مردوں سے زیادہ اچھے آرگنائز کرتی ہیں۔ اس لیے جہاں تک عورت کی آزادی کا خیال ہے تو وہ ہمارے اندر کھلی ہے۔ اسلام میں جہاں تک گھریلو عورت کا ذکر ہے تو وہاں یہی فرمایا کہ اپنی عورتوں سے اپنی بیویوں سے حسن سلوک کرو۔ تو یہ حسن سلوک اور عزت و احترام ہے جو ہم ہر عورت کا کرتے ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ ہم نے ان کو حقیر سمجھ کر اپنے آپ سے دور رکھا ہوا ہے۔ بلکہ ان کی آزادی وہ سمجھتی ہیں کہ بہتر ہے اور اکثر جگہ سے مجھے تو یہی رپورٹ آتی ہے کہ ہم مذہب کے لحاظ سے عمل کرنے والی ہیں اس لیے ہم سمجھتی ہیں کہ ہم comfortable ہیں۔ جہاں تک کسی پیشے کا تعلق ہے، دنیا میں چلنے پھرنے کا تعلق ہے، کام کرنے کا تعلق ہے، بچوں کی تربیت کا تعلق ہے تو وہ بہت ضروری ہے۔ بلکہ اسلام تو یہ کہتا ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کو اچھی تعلیم دے اور پروان چڑھائے تو وہ جنتی ہوگا۔ جنت میں جانے والا ہوگا۔ عورتوں کی تعلیم پر تو اتنا زور ہے۔ اسی لیے احمدی معاشرہ میں آپ جائزہ لے لیں کہ عورتوں کا literacy rate مردوں سے زیادہ ہے۔ اعلیٰ کوالیفائڈ عورتیں زیادہ ہیں اور مرد کم ہیں۔ یہی اصل چیز ہے جو اگلی نسل کی تربیت کے لیے بھی ضروری ہے اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ چیز قائم رہے گی۔ یہ مسجد اس شہر میں امن، پیار اور محبت کا ایک سمبل بن کر رہے گی۔ ہم اس شہر کے لوگوں کی جس حد تک خدمت ہو سکے گی کرینگے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آخر میں فرمایا: یہاں کے احمدیوں کو بھی میں کہتا ہوں کہ اب ان کی پہلے سے بڑھ کر ذمہ داری ہوگئی ہے کہ اس شہر کی خدمت کریں اور اس مسجد کا حق ادا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ یہاں کے لوگوں کا بھی حق ادا کریں۔ آپس میں پیار و محبت سے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصراہ لعزیز کا یہ خطاب 7 بجکر 12 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق آٹھ بجے یہاں سے واپس بیت السبوح کیلئے روانگی ہوئی اور قریباً 45 منٹ کے سفر کے بعد آٹھ بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح میں تشریف آوری ہوئی۔ نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرو عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مہمانان کے ایمان افروز تاثرات

آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے بہت سے مہمان اپنے جذبات اور تاثرات کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔ یہاں بعض مہمانوں کے تاثرات پیش کئے جاتے ہیں۔

ایک خاتون مہمان ہائیکے ہوف مان صاحبہ (Heike Hofmann) جو صوبائی پارلیمنٹ Hessen کی vice president ہیں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: پہلی بار مجھے خلیفۃ المسیح کو اس طرح سے ملنے کا موقع ملا۔ آپ بہت ہی متاثر کن شخصیت ہیں۔ آپ نے نہایت ہی پر حکمت اور واضح طور پر پیغام ہمارے سامنے رکھا۔ مجھے یہ بات بھی نہایت اچھی لگی کہ خلیفۃ المسیح نے دوسرے ایڈریسز کے بارہ میں بھی ذکر فرمایا۔ آپ کا بات کرنے کا انداز بھی بہت پر سکون اور پیار والا تھا۔

ایک مہمان ڈومنگ شٹاؤلر صاحب (Dominik Stadler) جو شہر Babenhausen کے میئر ہیں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں نے پہلی مرتبہ خلیفۃ المسیح کو دیکھا اور مجھے یہ بات تسلیم کرنی ہوگی کہ بہت ہی متاثر کن اور بارعب شخصیت ہیں۔ آپ نے بہت ہی خوبصورت باتیں بیان کیں خاص طور پر پانی کی جو مثال بیان کی کہ جس طرح زراعت کیلئے پانی کی اہمیت ہوتی ہے اسی طرح ایمان کی بھی اہمیت ہوتی ہے۔ Babenhausen کی جماعت احمدیہ بھی نہایت اچھی ہے اور لوکل امام سے میں پہلے ہی متاثر تھا لیکن خلیفۃ المسیح کو دیکھ کر کئی گناہ زیادہ متاثر ہو گیا۔

ایک مہمان گابری ایل سمولیک صاحب (Gabriel Smolek) نے کہا کہ: خلیفہ کے بارہ میں کچھ بیان کرنا نہایت ہی مشکل امر ہے کیونکہ میں نے ان جیسی شخصیت کو اس سے قبل کبھی نہیں دیکھا۔ ایڈریسز بہت اچھے اور دلچسپ تھے جن میں بہت گہرے موضوعات کا ذکر ہوا۔ حضور کے الفاظ نے مجھے سوچنے پر مجبور کیا۔ انہوں نے سب کے برابر حقوق کا ذکر کیا اور مرد اور عورتوں کے الگ اٹھنے بیٹھنے کے بارہ میں نہایت پر حکمت وضاحت بیان فرمائی۔

کلاؤدیہ صاحبہ (Claudia) شہر Erzhausen کی میئر ہیں اور وہ اپنے خیالات کے اظہار میں کہتی ہیں: یہ ایک بہت ہی غیر معمولی موقع تھا کہ his holiness سے میں ملی۔ حضور کے خطاب نے ہر اس بات کی تصدیق کی جو میں نے قرآن میں پڑھی تھی۔ ان کی شخصیت اور ان کے الفاظ بالکل وہ چیزیں ظاہر کر رہے تھے جو مجھے قرآن میں پڑھنے کو ملیں۔ احمدی بے شک جہاں سے بھی ان کا تعلق ہو، ہمیشہ قانون کا احترام کرتے ہیں۔

شہر Pfungstadt کے head of police ہیرلڈ ہیلڈمان (Herald Heldmann) صاحب اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: خلیفۃ المسیح ایک بہت ہی تجربہ کار شخصیت ہیں۔ ان کے تعارفی کلمات بہت ہی دلکش تھے۔ انہوں نے جو پانی اور زراعت کی مشابہت کی بات بیان کی اور اس کا پھر ایمان سے موازنہ کیا بہت اعلیٰ بات تھی۔ ان کا پورا خطاب ہی امن کا ایک پیغام تھا۔ ایک بات جو میرے دل کو چھونے والی تھی وہ حضور کا عورتوں کے بارہ میں بات کرنا تھا۔ مجھے ان باتوں کا کچھ علم نہ تھا۔ میں تو یہ سمجھتا تھا کہ عورتوں پر دباؤ ڈالا جاتا ہے لیکن خلیفۃ المسیح نے اس معاملہ کو بہت ہی واضح کر دیا۔ ہم عیسائی اکثر سمجھتے ہیں کہ عورتوں پر اسلام میں ظلم کئے جاتے ہیں لیکن اس طرح سے بالکل بھی نہیں جیسا کہ خلیفہ نے وضاحت فرما دی۔

ماکسی میلیان شیمل، صاحب (Maximilian Schimmel) جو کہ Pfungstadt کی CDU پارٹی کے chairman ہیں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: یہ بہت ہی تعریف کے لائق ہے کہ خلیفۃ المسیح نے پہلے سے کوئی تیار اور تحریر شدہ تقریر ایسے ہی پیش نہیں کی بلکہ آپ نے اپنے سے پہلے مقررین سے بھی اپنے خطاب کے دوران مخاطب ہوئے۔ آپ کو دیکھ کر یہ معلوم ہوا کہ آپ کو حقیقت میں ہر ایک انسان کی فکر ہے۔ آپ نے ایسی باتوں کا آج ذکر کیا جو حقیقتاً اہمیت کے حامل ہیں۔ مجھے اس بات نے بھی بہت متاثر کیا کہ حضور نے اس بارہ میں بات کی کہ عورتوں کا اسلام میں کیا مقام ہے اور جو تنقید ایک مقرر خاتون نے کی اس کا رد فرمایا۔

خلیفہ نے کچھ ایسی باتوں کا ذکر کیا جو مجھے یقیناً سوچنے پر مجبور کریں گی بلکہ کچھ اس طرح کی باتیں بھی تھیں جن سے مجھے زندگی کا مقصد معلوم ہوا۔ جو بات مجھے آپ کے خطاب میں سب سے اچھی لگی وہ یہ تھی جو آپ نے زراعت کی مثال پیش کی۔

اندریاس فیٹسل صاحب (Andreas Fitzel) نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: حضور کو دیکھنا ایک نہایت ہی غیر معمولی عمل تھا۔ حضور کی شخصیت بہت ہی متاثر کن تھی اور آپ میں ایک مزاح کی حس بھی پائی جاتی ہے۔ حضور کے الفاظ کا اثر بہت اچھا تھا اور آپکی موجودگی کا ایک احساس تھا۔ جو باتیں آپ کے خطاب میں بہت ہی

اچھی تھیں وہ یہ تھیں کہ آپ نے ایسے نکات بتائے جن کے ذریعہ امن پیدا کیا جاسکتا ہے اور انسانوں کی جدائیاں دور کی جاسکتی ہیں۔

کیرستین اور ڈیٹر یا نوخہ(Kirstin & Dieter Janocha) اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: دوسرے مسلمان گروہوں کے برعکس یہ اسلامی جماعت تشدد پسند نہیں ہے اور integrate کرتی ہے اور ان کا مذہب انسانیت کو ایک دوسرے کے قریب لانے والا ہے اور انسانیت میں بھائی چارے کی تعلیم دے رہا ہے۔ حضور کی شخصیت بہت ہی متاثر کن تھی۔ یہ بات تو آپ کی آنکھوں سے ہی واضح ہو رہی تھی، جب آپ تشریف فرما تھے۔ آپ کا خطاب بہت ہی جامع تھا۔ ہمیں تو خاص طور پر وہ والا حصہ اچھا لگا جس میں حضور نے اکٹھے مل کر کام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ جونہی حضور ہال میں داخل ہوئے تو اتنی خاموشی چھا گئی تھی۔ یہ بہت ہی متاثر کن نظارہ تھا۔

شہر Pfungstadt کے میئر پیٹرک کوخ (Patrick Koch) صاحب نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: مجھے آج بھی حضور کو دیکھ کر وہی محسوس ہوا جو مسجد کے سنگ بنیاد کے دن محسوس ہوا تھا۔ حضور سے ملاقات ایک خاص ملاقات ہوتی ہے کیونکہ آپ ایک عام شخصیت نہیں بلکہ بہت ہی خاص ہیں۔

ملاقات کے دوران زراعت کے موضوع پر بھی ہماری گفتگو ہوئی۔ اسکے علاوہ سابق میئر صاحب کا بھی ذکر ہوا جو آج بیمار ہونے کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکے تھے۔ اس پر حضور نے ان کیلئے بہت سی دعائیں بھی دیں۔

گریگری کنوپ صاحب (Gregory Knop) جو شہر کے کونسل میں کام کرتے ہیں، انہوں نے کہا: مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آج میں نے حضور کو دیکھا کیونکہ اس سے قبل میں نے انہیں صرف youtube یا online پر دیکھا ہوا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ بہت پر حکمت، ذہین اور پرسکون شخصیت ہیں۔ مجھے عورتوں اور مردوں کو علیحدہ علیحدہ بیٹھنے کے بارہ میں ان کا نقطہ نظر بھی سمجھ آ گیا۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ مسلمان عورتیں علیحدہ خوش رہتی ہیں۔

رائیز و ببر صاحب (Reiner Weber) اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: آج پہلی بار حضور کو دیکھا لیکن آپ کی تحریریں دیکھ چکا ہوں اور ان کا مطالعہ ہے۔ جماعت کے عقائد ان باتوں سے کافی ملتے ہیں جو میرا اپنا یقین ہے۔ his holiness کی شخصیت سے بہت سکون اور امن ظاہر ہوتا ہے۔ اس طرح سے آپ کا ماحول بھی پرامن لگتا ہے۔ آپ کا وجود دلائی لاما یا پوپ جیسا محسوس ہوتا ہے۔

حلیمہ کوتالے صاحبہ (Halima Gutale) انٹیگریشن کے شعبہ میں کونسل میں کام کرتی ہیں۔ وہ اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں: میں جماعت کو کئی سالوں سے جانتی ہوں۔ مجھے حضور کا خطاب بہت ہی اچھا لگا اور خاص طور پر مجھے یہ حیران کن لگا کہ حضور مجھ سے بھی مخاطب ہوئے۔ حضور کی یادداشت نہایت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ آپ کے بارہ میں ہر حال میں کہا جاسکتا ہے کہ آپ بہت ذہین شخصیت ہیں۔ آپ نے بغیر کسی غصہ کے میری تنقید کا جواب بہت ہی پرسکون انداز میں دیا۔ میرے لئے ضروری تھا کہ اس بات کو واضح کیا جائے کہ مرد اور عورتیں کیوں مسجد میں اکٹھے ہو کر نہیں بیٹھتے۔ حضور نے اسکا بہت ہی عمدہ انداز میں جواب دیا۔ حضور کو خطاب کرنے میں بہت اعلیٰ مہارت حاصل ہے۔ حضور کی شخصیت نہایت ہمدردانہ محسوس ہوتی ہے۔ آپ انصاف پسند اور پیار والے لگتے ہیں۔

ریناٹے ناگل صاحبہ (Renate Nagel) اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں: مجھے اس پروگرام میں شامل ہو کر بہت خوشی ہوئی۔ بہت سی باتوں نے میرے دل کو چھوا۔ میں خود بھی بہت ہی مذہبی انسان ہوں۔ حضور کے احترام سے میں نے آج اپنا سر ڈھانک لیا تھا۔ آج میں نے یہاں سے قرآن کریم بھی ساتھ لے لیا ہے اور اب میں اس کا مطالعہ کروں گی اور بائیبل سے موازنہ کروں گی۔

حضور کی یہ بات بالکل درست ہے کہ خدا کا وجود ایک ہستی کے طور پر موجود ہے۔ آپ کے الفاظ بہت تسلی دینے والے تھے اور آپ کی آواز بھی بہت پیاری تھی۔ جو باتیں حضور نے عورتوں کے بارہ میں بیان کیں وہ بالکل درست ہیں۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ مسلمان خواتین کتنی پڑھی لکھی ہیں۔ مرد اور عورتوں کو الگ بٹھایا جانا مجھے پسند آیا۔ میں عورتوں کی طرف جا کر ان سے بھی ملی ہوں۔

زوزانے کولب صاحبہ (Susanne Kolb) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے جماعت کے ساتھ کام کرنے کا اکثر موقع ملتا رہتا ہے۔ حضور کو اتنے قریب سے دیکھ کر بہت ہی خوشی ہوئی۔ حضور کا چہرہ بہت ہی ہمدردانہ اور امن والا لگتا ہے۔ مجھے بہت اچھا لگا کہ حضور نے دوسرے مقررین کے حوالہ سے بھی بات کی۔ مرد اور عورتوں کو علیحدہ بٹھانے کے موضوع پر لوگوں کے بہت سے تحفظات ہوتے ہیں لیکن حضور نے اس کو بہت ہی اچھے انداز میں بیان کیا۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی بہت اچھی لگی کہ حضور نے کہا کہ ہمیں ان باتوں پر غور کرنا چاہئے جو ہم میں مشترک ہیں نہ کہ ان کے بارہ میں جو مختلف ہوں۔

لے آرومن صاحبہ (Lea Roman) اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ حضور کا انداز بہت ہی پرسکون تھا۔ آپ کا خطاب بہت اچھا تھا جس کے ذریعہ سے ماحول میں بھی سکون پیدا کیا گیا۔ صرف ایک مقدس شخصیت ہی اس قسم کا ماحول پیدا کر سکتی ہے۔

......☆......☆......☆......

مبارک!! سالِ نَو کی فرحتیں

(محمد ابراہیم سرورؔ، قادیان)

عطا کردہ خدا کی رحمتیں سب کو مبارک ہوں ۔۔۔ مبارک!! سالِ نَو کی فرحتیں، سب کو مبارک ہوں

نیا اِک سال آیا ہے ہمیں بیدار کرنے کو ۔۔۔ کمی جو رہ گئی اس سے، ہمیں ہشیار کرنے کو
خطائیں ہوں نہ پہلی اب، یہی انذار کرنے کو ۔۔۔ اندھیرے دن، سیہ راتیں بہت ضوبار کرنے کو

خدا کی نصرتیں اور قربتیں سب کو مبارک ہوں ۔۔۔ مبارک!! سالِ نَو کی فرحتیں، سب کو مبارک ہوں

خدا کے عشق کی راہوں کا ہی مستان رہنا ہے ۔۔۔ رضا میں رب کی ہی راضی ہمیں ہر آن رہنا ہے
امام وقت کے در کا اگر دربان رہنا ہے ۔۔۔ اُسی کے ہر اشارے پر سدا قربان رہنا ہے

اَمیر المومنیں کی چاہتیں سب کو مبارک ہوں ۔۔۔ مبارک!! سالِ نَو کی فرحتیں، سب کو مبارک ہوں

عداوت بُغض و کینے سب دلوں سے دور کرنے ہیں ۔۔۔ الٰہی عشق کی مے سے بہت مخمور کرنے ہیں
بجھے، اجڑے ہوئے دل بھی ہمیں مسرور کرنے ہیں ۔۔۔ مٹا کر تیرگی اور ظلمتیں، پُرنور کرنے ہیں

بہاریں ہوں مبارک!! نکہتیں سب کو مبارک ہوں ۔۔۔ مبارک!! سالِ نَو کی فرحتیں، سب کو مبارک ہوں

خدا کی خلق کی خدمت کو اب مقصود کرنا ہے ۔۔۔ فساد و ظلم کا ہر راستہ مسدود کرنا ہے
کدورت نخوت وکبروریاء مفقود کرنا ہے ۔۔۔ خدا کی راہ میں خود کو بھی یوں مسعود کرنا ہے

وفا کی لذّتیں اور نُزہتیں سب کو مبارک ہوں ۔۔۔ مُبارک!! سالِ نَو کی فرحتیں، سب کو مبارک ہوں

مودّت سے، اخوّت سے سبھی کو شاد کرنا ہے ۔۔۔ مسرّت اور محبت سے جہاں آباد کرنا ہے
یتیموں، بے کسوں کی ہر طرح اِمداد کرنا ہے ۔۔۔ خدا کے در پہ سرورؔ بس یہی فریاد کرنا ہے

خلافت کی مسلسل برکتیں، سب کو مبارک ہوں ۔۔۔ مبارک!! سالِ نَو کی فرحتیں، سب کو مبارک ہوں

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ

(سورۃ الحج: 31)

ترجمہ: پس بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے
اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا ثواب ملتا ہے
(ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب فضل النفقۃ فی سبیل اللہ)

طالبِ دُعا : نورالہدیٰ اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ سملیہ، صوبہ جھارکھنڈ)

کام جو کرتے ہیں تیری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف وکرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE
Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

اللہ تعالیٰ کرے کہ اس جلسے کے ایسے نتائج ہوں جو احمدیوں کی زندگیوں کو بھی ہمیشہ کیلئے اللہ تعالیٰ سے جوڑنے والے ہوں
ان کے ایمان اور ایقان میں اضافہ ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 4؍اگست 2023 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے کیا نتائج کا ذکر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کرے کہ اس جلسے کے ایسے نتائج ہوں جو احمدیوں کی زندگیوں کو بھی ہمیشہ کیلئے اللہ تعالیٰ سے جوڑنے والے ہوں، ان کے ایمان اور ایقان میں اضافہ ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں۔

سوال اللہ تعالیٰ کس طرح ہماری کمزوریوں کی صرف نظر فرماتا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تو ہماری کمزوریوں سے صرفِ نظر فرماتے ہوئے اتنا زیادہ اور ایسے ایسے ذرائع اور طریقے سے ہمیں نوازتا ہے کہ ہم کبھی بھی اس کی شکرگزاری کا حق ادا نہیں کر سکتے۔

سوال شکرگزاری کے نتیجہ میں ہمیں کیا حاصل ہوگا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: شکرگزاری ہمارا کام ہے، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کے آگے جھکتے چلے جانا ہمارا کام ہے اور جب تک ہم اپنا یہ فرض ادا کرتے چلے جائیں گے، ہر کامیابی کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل سمجھتے ہوئے کام کرتے رہیں گے ہمارے قدم انشاء اللہ تعالیٰ آگے بڑھتے رہیں گے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کارکنان اور ایم ٹی اے کی ٹیم کی کیا تعریف کی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں کارکنوں کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ سب سے بڑھ کر ایم ٹی اے کہ اس نے اس دفعہ دنیا میں نئے انداز میں جلسے کو دنیا سے جوڑا ہے۔

سوال جلسہ پر آنے والے نمائندہ وزارت مذہبی امور، ہیٹی نے جلسے کے کیا تاثرات بیان فرمائے؟

جواب نمائندہ وزارت مذہبی امور، ہیٹی نے کہا خلیفۃ المسیح نے تو اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں سنائیں اور کہا ان کو سنو اور ان کی پیروی کرو۔

سوال منسٹر آف انفارمیشن، گیمبیا نے اپنے کیا تاثرات بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آج روئے زمین پر حقیقی بھائی چارے کی جیتی جاگتی تصویر جماعت احمدیہ میں نظر آتی ہے جہاں سب مسکراتے چہرے کے ساتھ بغیر رنگ و نسل کی تمیز کے ایک دوسرے کے ساتھ ایسے مل رہے ہیں جیسے صدیوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہوں۔

سوال ایک مہمان ممارکو رسپنٹی، اٹلی نے جلسہ پر سب سے اہم چیز کیا دیکھی؟

جواب مارکو رسپنٹی، اٹلی نے کہا: سب سے زیادہ اہم چیز جو مَیں نے جلسہ سالانہ میں دیکھی وہ نماز تھی۔

سوال گورنر کولڈا ریجن سینیگال نے جلسہ کے کیا تاثرات بیان فرمائے؟

جواب گورنر کولڈا ریجن سینیگال نے کہا پوری دیانتداری سے یہ ایک بات کہہ رہا ہوں کہ جو نظم و ضبط میں نے جلسے پر دیکھا ہے وہ آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ احمدیوں کا خلیفۃ المسیح سے ایسا پیار ہے جو میں الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اس جلسے میں جو خاص بات میں نے دیکھی ہے وہ قربانی کا جذبہ ہے۔

سوال ڈاکٹر نیسترسوتو آف چلی نے جلسہ کے کیا تاثرات بیان فرمائے؟

جواب ڈاکٹر نیسترسوتو آف چلی نے کہا: جس بات نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا ہے وہ جماعت کا اتحاد اور باہمی محبت ہے۔ ان کے خیال میں ہماری جماعت کے جلسہ کی کامیابی کا راز ہماری یکجہتی ہے جو کہ خلیفہ وقت کے وجود کے ذریعہ سے قائم ہے۔

سوال Aly Bear وائس چیف انڈجنس کمیونٹی، کینیڈا نے عالمی بیعت کی بابت کیا فرمایا؟

جواب Aly Bear وائس چیف انڈجنس کمیونٹی، کینیڈا نے کہا: عالمی بیعت کا طریق ہماری عبادت سے ملتا جلتا ہے لیکن مَیں نے اپنی عبادت میں کبھی ایسی روحانیت نہیں محسوس کی تھی جیسے میں نے عالمی بیعت کے دوران کی تھی

سوال جلسہ کی کامیابی کی شکرگزاری کس کی کرنی چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جلسے کی کامیابی کی سب سے پہلی شکرگزاری تو ہمیں اللہ تعالیٰ کی کرنی چاہیے اور جو انتظامی لحاظ سے کمزوریاں رہ گئی ہیں اس کیلئے بھی اس سے بخشش طلب کرنی چاہیے۔ اسی طرح شاملین کو بھی اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ اس نے ہمیں موقع دیا اور ہم جلسے میں شامل ہو کر اپنی روحانی اور علمی پیاس بجھاتے رہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کارکنان کی کس بارے میں تعریف کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہر شعبے کے کارکن کی اپنے شعبے کے کام کو سرانجام دینے میں اس دفعہ خاص طور پر مہارت نظر آ رہی تھی، لجنہ کی طرف بھی، مردوں کی طرف بھی۔ ہر سال لجنہ کی طرف سے کھانا کھلانے اور کھانے کی دستیابی کے بارے میں شکایات ہوتی تھیں لیکن اس دفعہ یہ شکایت نہ ہونے کے برابر ہے اور جو کھانے کی مارکی اور دوسرے ضروری انتظامات کیلئے اس دفعہ جگہ بدل کر ایک حصے میں ہی لجنہ کو تمام سہولیات مہیا کی گئی تھیں اس کو بھی عمومی طور پر خواتین نے پسند کیا ہے۔ اگر کوئی کمی رہ گئی ہے تو وہ ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ دُور کرنے کی کوشش ہوگی۔

سوال امریکہ سے ایک معروف سینئر لاء پروفیسر ہیں ڈاکٹر Brett Scharffs نے جلسہ کے کیا تاثرات بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پھر امریکہ سے ایک معروف سینئر لاء پروفیسر ہیں ڈاکٹر بریٹ شارفس (Brett Scharffs) انہوں نے جلسے میں شرکت کی۔ کہتے ہیں یہاں آ کر اتنا بڑا مجمع دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ اور لوگوں کے درمیان تعاون کا خصوصی ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے دنیا بھر میں بہت سی ایسی تقریبات کا خود بھی انتظام بھی کیا ہے جہاں رجسٹریشن کی کارروائی بھی ہوتی ہے لیکن جلسہ سالانہ پر جس منظم طریق پر رجسٹریشن کے معاملات کو چند منٹ میں طے کیا جا رہا تھا ایک حیران کن منظر تھا۔ میں ابھی یہاں آ کر دفتر میں بیٹھا ہی تھا کہ چند منٹ لگے اور ہر چیز تیار ہو کر مجھے دے دی گئی۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ آنے والوں، مہمانوں کی رجسٹریشن اور دیگر ضروری کارروائی پہلے سے ہو جاتی ہے تا کہ مہمان کو کم از کم انتظار کرنا پڑے۔ رجسٹریشن کے کارکنان نے بھی ماشاء اللہ خوب حق ادا کیا۔ کہتے ہیں مہمان نوازی بہت اچھی تھی۔ اتنی ٹریفک ہونے کے باوجود والنٹیئرز جس طرح یک جہتی سے تعاون کرتے ہوئے کام کر رہے تھے ناقابل فراموش تجربہ ہے۔ غرض کہ جہاں جہاں بھی جس کارکن سے بھی واسطہ پڑا ہر ایک کی انہوں نے تعریف کی ہے۔

سوال بیلیز (Belize) کے ایک شہر کے میئر نے جلسہ سالانہ قادیان کی بابت کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بیلیز (Belize) کے ایک شہر کے میئر آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی زندگی میں کبھی اتنے پُرامن لوگ نہیں دیکھے جو اتنے پیار کرنے والے اور پُرامن ہوں۔ میں یقین نہیں کر سکتا کہ کچھ لوگ اسلام کو دہشت گردی سے تشبیہ دیتے ہیں۔ میں نے جو روحانی ماحول یہاں دیکھا ہے اور لوگوں کا آپس میں معیار اور محبت اور حسن سلوک وہ یقیناً قابل تعریف ہے۔ کہتے ہیں میں تو خواہش رکھتا ہوں اگلے سال پھر جلسے پہ آؤں اور ایک میئر کی حیثیت سے نہ آؤں بلکہ ایک والنٹیئر کی حیثیت سے آؤں، اتنا مجھے inspire کیا ہے والنٹیئرز نے، کام کرنے والوں نے۔ اور کہتے ہیں میں بھی ایسی شاندار جلسے کی انتظامیہ کا حصہ بننا چاہتا ہوں۔ ایسا عظیم جلسہ میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ پھر کہتے ہیں یقیناً اس دنیا کا مستقبل احمدیت ہے۔ پس یہ حقیقی اسلام ہے جو جماعت پیش کرتی ہے جس سے غیر متاثر ہوتے ہیں۔

سوال گھانا کے ایک دوست ہیں مائیکل وِلسن نے جلسہ کے کیا تاثرات بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: گھانا کے ایک دوست ہیں مائیکل وِلسن۔ ایک ادارہ ہے کونسل برائے سائنسی و صنعتی تحقیق جو کہ ماحولیاتی سائنس اور ٹیکنالوجی کی وزارت کے تحت ہے اس کے چیف ٹیکنالوجسٹ کے طور پر کام کرتے ہیں۔ ان کو مختلف ممالک میں کانفرنسز میں شامل ہونے کا موقع ملتا رہتا ہے۔ جلسے میں شامل ہوئے۔ جلسے سے قبل بات چیت کے دوران انہوں نے انتظامات کو دیکھ کر کہا کہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں، اب تک جو میں نے دیکھا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر کبھی ممکن نہیں ہو سکتا۔ جمعہ کے روز جلسہ گاہ پہنچے تو بار بار یہ کہتے رہے کہ یہاں پر تمام رضا کاران کی commitment نے مجھے حیران کر کے رکھ دیا ہے۔ واقعی یہ خدائی جماعت ہے اور یہ تمام کام بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ممکن نہیں ہو سکتا۔

سوال اس سال پریس اینڈ میڈیا کے ذریعہ کتنی اخبارات شائع ہوئیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کُل 72 نیوز رپورٹس تیار کی گئیں جو تقریباً پچاس ملین لوگوں تک پہنچیں۔ اکتالیس ویب سائٹس سے خبریں نشر ہوئیں اور ان ویب سائٹس کو پڑھنے والوں کی تعداد بھی انیس ملین بتائی جاتی ہے۔ جلسہ کے متعلق اخبارات میں شائع ہونے والے مضامین کی تعداد پندرہ ہے۔ ان کو پڑھنے والوں کی تعداد بھی پانچ ملین بتائی جاتی ہے۔ مختلف ٹی وی چینل کے حوالہ سے چودہ خبریں نشر ہوئیں۔ انہیں دیکھنے والوں کی تعداد بھی بیس ملین بتائی جاتی ہے۔ ریڈیو سٹیشنز پر سینتیس (37) خبریں نشر ہوئیں۔ گذشتہ سال تینتیس (33) تھی اس سال سینتیس (37) ہوئی اور آٹھ ملین سننے والوں کی تعداد ہے اور اپنے خیالات کا اظہار بھی لوگوں نے کیا اور بیس لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔

......☆......☆......☆......

قرآن کریم وہ کتاب ہے جس کے ذریعے
جماعت احمدیہ دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچا رہی ہے اور دنیا کی اصلاح کر رہی ہے
آج جماعت احمدیہ ہی ہے جو قرآن کریم کے مرتبہ و مقام کو بلند کرنے اور اس کی حقیقی تعلیم بتانے میں کوشاں ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 11؍اگست 2023 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال کس کتاب کے ذریعے سے جماعت احمدیہ دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچا رہی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آخری شرعی کتاب قرآن کریم جس کا پڑھنا، سننا، رکھنا بھی پاکستان میں احمدیوں پر بین (Ban) ہے، ایک بہت بڑا جرم ہے۔ وہی کتاب ہے جس کے ذریعے جماعت احمدیہ دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچا رہی ہے اور دنیا کی اصلاح کر رہی ہے۔

سوال امام تمّانے نے جو جماعت کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا اٹھتا ہے اسے کیا بتایا؟

جواب امام تمّانے نے کہا آج مجھے یقین ہو گیا ہے کہ جماعت کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا ہو رہا ہے اور جھوٹا پروپیگنڈا ہمیشہ الٰہی جماعتوں کے خلاف ہوتا ہے

سوال جماعت احمدیہ قرآن کریم کی کس طرح تعلیم پیش کر رہی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آج جماعت احمدیہ ہی ہے جو قرآن کریم کے مرتبہ و مقام کو بلند کرنے اور اس کی حقیقی تعلیم بتانے میں کوشاں ہے۔

سوال حضور انور نے پاکستان کے مخالفین سے کیا کہا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہمارے مخالف جو پاکستان میں بھی ہیں صرف مخالفت برائے مخالفت نہ کریں بلکہ ہماری تعلیم کو سنیں، پڑھیں، سمجھیں۔ پھر جو اعتراض ہے وہ پیش کریں۔

سوال کونگو کنشا میں لوکل لوگوں نے کس طرح جماعت کی طرف رغبت کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کونگو کنشا سا میں جہاں ہمارا ایف ایم ریڈیو ہے وہاں کے لوکل مشنری حمید صاحب لکھتے ہیں کہ Uvira شہر میں ہمارے ریڈیو پروگرام کو سُن کر

لوکل امام مسجد عیسیٰ صاحب نے رابطہ کیا اور پھر وہ مشن ہاؤس آئے۔ جماعت کا پیغام سمجھا اور بیعت کر لی۔ نہ صرف بیعت کی بلکہ اپنے گاؤں Kiliba Ondezi جا کر تبلیغ بھی شروع کر دی۔ ان کی تبلیغ کے نتیجے میں چوبیس افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ جب ہمارے مرکزی مبلغ سلسلہ نے وہاں دورہ کیا تو مزید آٹھ افراد نے بیعت کی۔ اس طرح وہاں جماعت قائم ہوگئی۔ اب ایک طرف تو جو نیک فطرت امام ہیں ان کو یہ پیغام سن کر اس کو سمجھنے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرماتا ہے اور دوسری طرف پاکستانی علماء ہیں جو سوائے مخالفت کے اَور کچھ نہیں جانتے۔

سوال کوگو کنشا کیا واقعہ سرزد ہوا کہا یک نئی جماعت احمدیوں کی قائم ہوگئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کونگو کنشاسا کے صوبے Mai-Ndombe کے ایک گاؤں میں عمر منور صاحب معلم ہیں۔ ان کو تبلیغ کیلئے وہاں بھیجا گیا۔ وہابی مسلمانوں کی ایک مسجد میں بھی وہ گئے۔ لوگوں میں پمفلٹ تقسیم کیے بعض شریر نوجوانوں نے مسجد سے نکل کر شور مچانا شروع کر دیا اور پتھر مارنے شروع کر دیے۔ اب کہتے ہیں کہ جی افریقہ میں تو لوگ اَن پڑھ ہیں اس لیے باتیں سن لیتے ہیں وہاں بھی مخالفت ہے۔ معلم صاحب پتھروں سے بچاؤ کرتے ہوئے باقی لوگوں کو تبلیغ کرتے رہے اور جو لوگ تھے وہ ان کے صبر و تحمل کے رویے سے بہت متاثر ہوئے اور ان میں سے بعض لوگ جو اس وجہ سے نکل گئے تھے پھر دوبارہ مسجد میں آ گئے اور ان کی باتیں سننے لگے۔ جماعت کے متعلق سوالات ہوئے، اعتراضات پیش کیے، بہت سارے سوالوں کے جواب دیے۔ ایک شریر نوجوان نے جو بڑھ بڑھ کے باتیں کر رہا تھا، کہا کہ تم لوگ لندن جا کر حج کرتے ہو جبکہ رسول اللہ ﷺ نے تمام حج مکے میں کیے تھے۔ معلم صاحب نے اس سے سوال کیا کہ تم یہ بتاؤ کہ آنحضور ﷺ نے کتنے حج کیے تھے؟ اس پر اس نوجوان نے کہا کہ حضور ﷺ تو جب سے پیدا ہوئے انہوں نے تمام عمر حج کیے۔ اس پر معلم نے کہا کہ آپ ﷺ نے تو صرف ایک ہی حج کیا ہے۔ مسجد میں بیٹھے امام اور دیگر بڑی عمر کے لوگوں نے اس نوجوان کو برا بھلا کہا کہ تم لوگ سب فساد کر رہے ہو۔ بہرحال وہ لوگ جو فساد کرنے والے تھے شرمندہ ہو کر وہاں سے چلے گئے۔ بعد میں امام صاحب جماعت کے وفد کو اپنے گھر لے گئے جہاں ان کے علاوہ دو اَور ائمہ بھی تھے اور کچھ اَور افراد بھی تھے اس طرح چالیس، بتالیس افراد نے وہاں جماعت احمدیہ کی اس تبلیغ سے متاثر ہو کر بیعت کر لی اور یہاں بھی ایک نئی جماعت قائم ہوگئی۔

سوال امام تمانے صاحب نے جلسہ کے متعلق کیا ذکر کیا اور کس بات سے وہ بہت متاثر ہوئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس بارے میں گنی بساؤ سے امام تمَانے کہتے ہیں کہ آج تک ہم جماعت کے بارے میں یہی سنتے آئے ہیں کہ آپ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور قرآن و حدیث کو نہیں مانتے مگر آج ہم نے جلسے کا پروگرام دیکھا تھا۔ کہتے ہیں آج اس جلسے کی برکت سے ہم نے آپ کے خلیفہ کو دیکھا اور سنا ہے۔ انہوں نے تو اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور قرآن و حدیث کی نصائح فرمائی ہیں۔ کہتے ہیں آج مجھے یقین ہو گیا ہے کہ جماعت کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا ہو رہا ہے اور جھوٹا پروپیگنڈا ہمیشہ الٰہی جماعتوں کے خلاف ہوتا ہے۔ امام صاحب اسی مسجد کے امام تھے کہتے ہیں میں آج سے جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں اور میں اپنے تمام لوگوں کو جماعت کی تبلیغ کروں گا۔ اللہ کے فضل سے یہ تبلیغ کر بھی رہے ہیں اور ان کی تبلیغ سے نئی جماعتیں بھی قائم ہو رہی ہیں۔

سوال امیر صاحب لائبیریا نے نمبا کاؤنٹی کے ایک ٹاؤن گینا گلے کے لوگوں کی قبولیت احمدیت کا کیا ذکر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: امیر صاحب لائبیریا نے لکھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ مخالفت کے باوجود ہماری مدد فرماتا ہے۔ دو سال پہلے Nimba کاؤنٹی کے ایک ٹاؤن Ganaglay کے کچھ لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔ پہلے ان کا تعلق عیسائیت سے تھا یا لامذہب تھے۔ بیعت کے بعد ان احباب کی تربیت اور نمازوں کا انتظام کسی گھر کے برآمدے میں کیا گیا۔ لوکل مبلغ مرتضیٰ صاحب نے ایک دن نماز کے بعد احباب کو دعا کی تحریک کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مسجد بنانے کیلئے کوئی مناسب زمین عطا فرمائے۔ یہ علاقہ عیسائیت اور لامذہب لوگوں کا گڑھ ہے اور یہ لوگ مسلمانوں کو اچھا نہیں سمجھتے اس لیے مسجد کیلئے زمین کا حصول بہت مشکل تھا۔ ابھی گفتگو جاری تھی کہ ایک شخص مسٹر Dahn جو لامذہب تھے اور خدا کی ہستی پر بھی یقین نہیں رکھتے وہاں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کھڑے ہو کے کہا کہ جب سے مشنری نے ہمارے گاؤں میں آنا شروع کیا ہے مَیں نے ان کا بہت اچھا اخلاق دیکھا ہے۔ سب لوگوں سے ملتے ہیں، ایک ہی برتن میں کھانا کھا لیتے ہیں حتی کہ میں جو خدا کو نہیں مانتا اور پکا شرابی ہوں میرے پاس بھی آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور حال احوال پوچھتے ہیں۔ مجھے اس طرح کے اخلاق پہلے دیکھنے کو نہیں ملے۔

سوال تنزانیہ کے ایک مبلغ صاحب جب کسی علاقے میں پمفلٹ تقسیم کرنے گئے تو کیا ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: تنزانیہ کے ایک معلم صاحب نے بتایا کہ وہ ایک علاقے میں پمفلٹ تقسیم کرنے گئے۔ جماعتی کتب بھی فروخت کرتے ہیں۔ اس سے تبلیغی رابطوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ کہتے ہیں ایک دن مجھے تیس کلومیٹر دور سے ایک غیر از جماعت شخص کا فون آیا کہ وہ قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ خریدنا چاہتے ہیں۔ معلم صاحب نے بتایا کہ قرآن کریم تو ان کے قریب کے علاقے سے بھی مل سکتے ہیں لیکن اس شخص نے کہا کہ مجھے جماعت کے ترجمے اور تفسیر کا طریق بہت پسند ہے۔ ٹھیک ہے اَوروں نے (ترجمے) کیے ہیں لیکن جو جماعتی طریقِ ترجمہ ہے وہی مجھے پسند ہے کیونکہ عقل اسکو قبول کرتی ہے۔ میں یہی ترجمہ لینا چاہتا ہوں۔

سوال حضور انور نے ایک دوست جالیموس صاحب کمپیوٹر انجینئر جب جماعتی بک سٹال میں آئے تو انکی کیا کیفیت تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جورھاٹ بک فیئر کے موقع پر ایک دوست Jalimaus صاحب آئے۔ یہ موصوف کمپیوٹر انجینئر ہیں۔ اسٹال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر اور جماعتی کتب دیکھنے لگے۔ کچھ دیر بعد موصوف نے ڈیوٹی پر موجود مبلغ سے نم آنکھوں سے مخاطب ہو کر کہا میں آج اگر بطور مسلمان آپ کے سامنے کھڑا ہوں تو صرف جماعت احمدیہ کی وجہ سے۔ جماعت کا یہ مجھ پر بڑا احسان ہے۔ اس سے پوچھا گیا کہ کیا آپ احمدی ہیں اور جماعت نے آپ پر کیا احسان کیا ہے؟ تو اس پر اس نے جواب دیا کہ میں احمدی تو نہیں ہوں لیکن میں مذہب سے دور ہوتے ہوتے دہریہ ہو گیا تھا مگر میرے گھر میں والد صاحب کے پاس جماعت احمدیہ کی کچھ پرانی کتب پڑی ہوئی تھیں جو کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ کی لکھی ہوئی تھیں۔ ان کتب کا میں نے مطالعہ کیا۔ ان کتب میں حضرت مرزا صاحب نے خدا تعالیٰ کے بارے میں جو دلائل پیش کیے تھے ان دلائل نے میری آنکھیں کھول دیں۔ میں لاجواب ہو گیا اور میرا ہستی باری تعالیٰ پر ایمان قائم ہو گیا۔ اس طرح دہریہ لوگ بھی جماعت احمدیہ کے لٹریچر سے اپنے ایمان کو دوبارہ قائم کرتے ہیں۔ پھر کہنے لگا کہ اب میں جماعت احمدیہ کی ویب سائٹ کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔ جماعت احمدیہ اسلام کی تائید میں جو دلائل پیش کرتی ہے اس سے میرا ایمان مضبوط ہوتا ہے اور میرے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی وجہ سے میں آج مسلمان ہوں۔

......☆......☆......

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان 2023 از صفحہ 2

سمجھی جاتی تھیں (یعنی عقل و دانش، سخاوت و شجاعت، طاقت و اثر وغیرہ) وہی اب بھی قائم ہیں۔ اور جو لوگ ان اوصاف کی وجہ سے زمانہ ٔجاہلیت میں بڑے سمجھے جاتے تھے وہ اب اسلام میں بھی بڑے سمجھے جائیں گے مگر شرط یہ ہے کہ وہ علمِ دین اور ذاتی نیکی اختیار کر لیں۔ اے لوگو! تمہارے کچھ حق تمہاری بیویوں پر ہیں اور تمہاری بیویوں کے کچھ حق تم پر ہیں۔ ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ عفّت اور پاکیزگی کی زندگی بسر کریں......اور تمہارا یہ کام ہے کہ تم اپنی حیثیت کے مطابق ان کی خوراک اور لباس وغیرہ کا انتظام کرو اور یاد رکھو ہمیشہ اپنی بیویوں سے اچھا سلوک کرنا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کی نگہداشت تمہارے سپرد کی ہے۔ تم نے جب ان کے ساتھ شادی کی تو خدا تعالیٰ کو ان کے حقوق کا ضامن بنایا تھا اور خدا تعالیٰ کے قانون کے ماتحت تم ان کو اپنے گھروں میں لائے تھے (پس خدا تعالیٰ کی ضمانت کی تحقیر نہ کرنا اور عورتوں کے حقوق کے ادا کرنے کا ہمیشہ خیال رکھنا)

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی جان اور اُس کے مال کو مقدس اور حرام قرار دیا ہے۔ یہ حکم آج کیلئے نہیں۔ کل کیلئے نہیں بلکہ اُس دن تک کیلئے ہے کہ تم خدا سے جا ملو۔ یہ باتیں جو مَیں تم سے آج کہتا ہوں ان کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دو کیونکہ ممکن ہے کہ جو لوگ آج مجھ سے سُن رہے ہیں اُن کی نسبت وہ لوگ ان پر زیادہ عمل کریں جو مجھ سے نہیں سُن رہے۔

(بخاری کتاب المغازی باب حجۃ الوداع)

آپ نے انسانی مساوات، ہمدردی اور اخوت کے بعض ایمان افروز واقعات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالہ سے پیش فرمانے کے بعد اپنی تقریر کو حضور انور کے اس ارشاد کے ساتھ ختم کیا۔ جس میں حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ''یہ نمونے کبھی پُرانے ہونے والے نہیں بلکہ آج بھی اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنا ہے اور اس کی رضا حاصل کرنی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کے دعوے کو سچا ثابت کر کے دکھانا ہے تو ان نمونوں پر چلنا ہوگا۔

فرمایا کہ آج ہر احمدی کا دوسرے مسلمانوں کی نسبت زیادہ فرض بنتا ہے کہ اپنے اردگرد کے ماحول میں اُن کمزوروں اور بے سہاروں کو تلاش کریں اور ان سے حسن سلوک کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق کے دعوے کو سچا کر کے دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ اسکی توفیق دے۔ آمین'' (خطبہ جمعہ 17 دسمبر 2004ء)

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

شادیوں، بیاہوں پر فضول خرچیاں ہوتی ہیں
اگر یہی رقم بچائی جائے تو بعض غریبوں کی شادیاں ہوسکتی ہیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''پہلا مطالبہ سادہ زندگی کا ہے۔ آج جب مادیت کی دوڑ پہلے سے بہت زیادہ ہے اس طرف احمدیوں کو بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ سادگی اختیار کر کے ہی دین کی ضروریات کی خاطر قربانی دی جاسکتی ہے......شادیوں، بیاہوں پر فضول خرچیاں ہوتی ہیں اگر یہی رقم بچائی جائے تو بعض غریبوں کی شادیاں ہو سکتی ہیں۔ مساجد کی تعمیر میں دیا جاسکتا ہے اور کاموں میں دیا جاسکتا ہے۔ مختلف تحریکات میں دیا جاسکتا ہے۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ 3 نومبر 2006ء)

(شعبہ رشتہ ناطہ، نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

ایڈیشنل نظارت اصلاح وارشاد نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

A. SAMSUL ALAM
A. ABDUL RAHIM

Dealers of Natural Precious & Semi-Precious Gemstones

TOONICE
DEALERS OF PRECIOUS & SEMI-PRECIOUS GEMSTONES
No. 100/59-A, 1st Floor, South Thaikkat Street Melapalayam, Tirunelveli-627005 Tamil Nadu, India
+91 9659389953
toonicegems@gmail.com

Al-Nida GEMS
No. 1/B3, 1st Floor Village Road Balaji Nagar Extension Puzhuthivakkam, Chennai-600091 Tamil Nadu, India
+91 9042150339
alnidagems@gmail.com

HG GEMS
HANIYAHANA GEMS CO., LTD.
No. 191/16, Soi Puttha Osot Siphraya, Bangrak Bangkok - 10500 Thailand
+66 638751327
gemscertify22@gmail.com

طالبِ دعا: اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلاپالم، صوبہ تامل ناڈو)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 11236: میں کنزہ احمد بنت مکرم بشارت احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن سن سٹی وستار پوسٹ آفس عزت نگر ضلع بریلی صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 جنوری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری الامۃ: کنزہ احمد گواہ: منصور احمد مسرور

مسل نمبر 11589: میں سعدیہ اقبال احمد بنت مکرم اقبال احمد مومن صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 16 جولائی 2007 تاریخ بیعت 13 مئی 2013 ساکن 21/1698 اولڈ سٹیشن روڈ جواہر نگر ضلع کولہا پور صوبہ مہاراشٹرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 نومبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: دو کان کی بالیاں 3.5 گرام، گلے کی چین مع لاکٹ 5 گرام، دو کان کی بالیاں 3.5 گرام تمام زیورات 22 کیریٹ زیور نقرئی ایک انگوٹھی پیر کی 50 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وجاہت احمد الامۃ: سعدیہ اقبال مومن گواہ: شیخ اسحٰق

مسل نمبر 11590: میں شمیم شیخ زوجہ مکرم شیخ اسماعیل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال تاریخ بیعت 1997ء ساکن سنت نگر رام واڈی شولا پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 نومبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک تولہ 22 کیریٹ حق مہر 11000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: انصار علی خان الامۃ: شمیم شیخ گواہ: شیخ اسحاق

مسل نمبر 11591: میں آمنہ کنول زوجہ مکرم راشد احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 11 اکتوبر 1992 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: سانگونی کائی، ضلع عثمان آباد صوبہ مہاراشٹرا مستقل پتہ: کھرنی ملہ رسول پورہ عثمان آباد مہاراشٹرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 نومبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک تولہ 22 کیریٹ حق مہر 46000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وجاہت احمد الامۃ: آمنہ کنول گواہ: شیخ اسحٰق

مسل نمبر 11592: میں ساحرہ الیاس شیخ زوجہ مکرم الیاس شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 24 جون 1969 تاریخ بیعت 1997 ساکن رمابائی امبید کرنگر عثمان آباد صوبہ مہاراشٹرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 نومبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کی بالیاں تین گرام، منگل سوتر 5 گرام نتھنی دو گرام تمام زیورات 22 کیریٹ حق مہر 1100 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: وجاہت احمد الامۃ: ساحرہ شیخ گواہ: شیخ اسحٰق

مسل نمبر 11593: میں فاطمہ شیخ زوجہ مکرم محبوب شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 10 مئی 1975 پیدائشی احمدی ساکن بڑی گھر کول شولہ پور صوبہ مہاراشٹرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 نومبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: منگل سوتر 5 گرام، کان کی بالیاں 3 گرام تمام زیورات 22 کیریٹ زیور نقرئی: 100 گرام حق مہر 5551 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وجاہت احمد الامۃ: فاطمہ شیخ صاحبہ گواہ: شیخ اسحٰق

مسل نمبر 11594: میں امتہ الباسط بنت مکرم عبدالنعیم صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 17 فروری 2008 پیدائشی احمدی ساکن مسجد بیت الغالب رسول پورہ عثمان آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 نومبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور نقرئی: پازیب 80 گرام، انگوٹھی 5 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وجاہت احمد الامۃ: امتہ الباسط گواہ: شیخ اسحٰق

مسل نمبر 11595: میں گلشن بی بی زوجہ مکرم اعظم الدین خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 62 سال پیدائشی احمدی ساکن دارلفضل، کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 اکتوبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے جھمکے ایک جوڑی 10 گرام 22 کیریٹ، رہائشی مکان کی زمین خاوند مرحوم کے بھائیوں کے نام پر ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جب بھی خاکسار کے نام پر آجائے گی خاکسار فوراً اطلاع کردے گی۔ حق مہر: 5000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار 9000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: روشن احمد تنویر الامۃ: گلشن بی بی گواہ: شیخ حبیب

مسل نمبر 11596: میں مشہود محمد ولد مکرم شمسو محمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 20 اپریل 2006 پیدائشی احمدی ساکن دارالانوار کیرنگ خوردہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 اگست 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ حبیب العبد: مشہود محمد گواہ: روشن احمد تنویر

مسل نمبر 11597: میں شیخ مدثر احمد ولد مکرم شیخ مبشر صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 12 جولائی 2007 پیدائشی احمدی ساکن حلقہ دارالانوار، کیرنگ، خوردہ صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 اگست 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ حبیب العبد: شیخ مدثر احمد گواہ: روشن احمد تنویر

مسل نمبر 11598: میں رئیسہ خاتون زوجہ مکرم مبارک خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 18 ستمبر 1991 پیدائشی احمدی ساکن حلقہ محمود آباد کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 اکتوبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے جھمکے تین جوڑی، گلے کی چین ایک عدد، انگوٹھی 2 عدد (تمام زیورات 40 گرام 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پازیب 2 عدد 80 گرام حق مہر: زیور طلائی میں مذکور گلے کی چین حق مہر ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: روشن احمد تنویر الامۃ: رئیسہ خاتون گواہ: شیخ حبیب

مسل نمبر 11599: میں محمد نصیب احمد ولد مکرم محمد نجیب خان صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 1 مئی 1999 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: نیو بلڈنگ حلقہ باب الامن قادیان مستقل پتہ: ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 نومبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: انور احمد عاطف العبد: محمد نصیب احمد گواہ: محمود احمد بھٹی

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 73 Thursday 4-11 - January - 2024 Issue. 1-2

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آج احمدی ہی ہیں جو دین کی خاطر مالی قربانی کرنے کی اہمیت کو سمجھتے ہیں، جماعتی ترقیات اس بات کی گواہ ہیں کہ غریب لوگوں کی معمولی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ کس قدر پھل لگاتا ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہؓ کا تو یہ حال تھا کہ جب کوئی مالی تحریک ہوتی تو مزدوری کرنے نکل کھڑے ہوتے

اور جو کچھ کمائی ہوتی وہ اللہ کی راہ میں پیش کر دیتے، ایسے مخلصین اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلامِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی عطا فرمائے ہیں

وقف جدید کے چھیاسٹھویں سال کے اختتام اور ستاسٹھویں سال کے آغاز کا بابرکت اعلان

اللہ تعالیٰ فلسطینیوں پر رحم فرمائے، ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں، اپنے اپنے حلقہ احباب میں ان کے حق میں آواز بھی اٹھاتے رہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 5 رجنوری 2024ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے شروع میں سورۃ الصّف کی درج ذیل آیات کی تلاوت کی۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا هَلۡ اَدُلُّكُمۡ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنۡجِيۡكُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿۱۱﴾ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَتُجَاهِدُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ بِاَمۡوَالِكُمۡ وَاَنۡفُسِكُمۡ ‌ؕ ذٰ لِكُمۡ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَۙ ﴿۱۲﴾ يَغۡفِرۡ لَـكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ وَيُدۡخِلۡكُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِىۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ‌ ؕ ذٰ لِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُۙ ﴿۱۳﴾

پھر فرمایا: ان آیات کا ترجمہ ہے کہ اَے لوگو! کیا مَیں تمہیں ایک ایسی تجارت پر مطلع کروں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے نجات دے گی۔ تم جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو اور اس کے راستے میں اپنے مال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہو، وہ تمہارے لیے بہت بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں اور ایسے پاکیزہ گھروں میں بھی، جو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ مَیں بھی مسیح موسوی کے قدم پر بھیجا گیا ہوں، اور جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے رحم اور معافی کی تعلیم دی تھی، مَیں بھی رحم اور بخشش اور صلح اور آشتی کی اسلامی تعلیم کے ساتھ مسیح محمدی کے طور پر بھیجا گیا ہوں۔ یہ زمانہ اب قرآن کریم کی تعلیم کی اشاعت کا زمانہ ہے۔ تلوار کے جہاد کا اب زمانہ نہیں ہے۔ لیکن اسلامی تعلیم کو پھیلانے کیلئے قلم کا جہاد اور تبلیغ کا جہاد جاری ہے اور اس جہاد کو جاری رکھنے کیلئے بھی جان، مال اور عزت کی قربانی کی اسی طرح ضرورت ہے جس طرح اسلام کی ابتدا میں قربانیوں کی ضرورت تھی۔

یہ زمانہ جس میں معاشی برتری حاصل کرنے کیلئے دنیا میں انتہائی کوشش ہو رہی ہے، دین کو یہ لوگ بھول بیٹھے ہیں اور دنیا کی طرف زیادہ رغبت ہے۔ تجارتوں میں برتری اور دنیاوی آسائشوں کے حصول کیلئے دنیا اپنی توجہ انتہا تک پہنچانے کی کوشش کر رہی ہے۔ ایسے میں دین کی اشاعت کیلئے قربانیاں اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا ذریعہ اور کامیاب تجارت ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ذکر فرمایا ہے۔

پس یہ زمانہ جو مسیح موعود کا زمانہ ہے، اس زمانے میں خاص طور پر مالی جہاد ایک اہم کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مالی قربانی کی طرف کئی جگہ توجہ دلائی ہے۔ فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ اسی طرح فرمایا کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھ سے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اللہ تعالیٰ کسی کا ادھار نہیں رکھتا، اس نے ایسی تجارت کی خبر دی ہے جو دنیا اور آخرت کی کامیابی پر منتج ہے۔ نیک نیتی سے اس کی راہ میں کی گئی قربانی کو خدا تعالیٰ کئی گنا بڑھاتا ہے۔ یہی اس نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہی ہیں جو دین کی خاطر مالی قربانی کرنے کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ جماعتی ترقیات اس بات کی گواہ ہیں کہ غریب لوگوں کی معمولی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ کس قدر پھل لگاتا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور دے کر ہی۔ اسی طرح فرمایا کہ بخل سے بچو۔ یہ بخل ہی ہے جس نے پہلی قوموں کو ہلاک کیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہؓ کا تو یہ حال تھا کہ جب کوئی مالی تحریک ہوتی تو مزدوری کرنے نکل کھڑے ہوتے اور جو کچھ کمائی ہوتی وہ اللہ کی راہ میں پیش کر دیتے۔ ایسے مخلصین اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلامِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی عطا فرمائے ہیں۔ تاریخ احمدیت ایسے بہت سے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان قربانی کرنے والوں کا اخلاص ضائع نہیں کیا۔ پس ان صحابہؓ اور قربانی کرنے والوں کی اولادوں کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جو کچھ بھی عطا فرمایا ہے یہ ان بزرگوں کی قربانیوں کا پھل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جماعت کی اکثریت قربانیاں کرنے والی ہے افریقہ میں بھی ایسی مثالیں ہیں اور پاکستان میں بھی، ہندوستان سے بھی ایسی مثالیں سامنے آتی رہتی ہیں۔

سیدنا حضور انور نے دُنیا کے مختلف ممالک سے احمدیوں کی مالی قربانیوں کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اسی تسلسل میں فرمایا: ساونت واڑی، انڈیا کے ایک احمدی ہیں سراج صاحب۔ انہوں نے کہا کہ میں نے مالی قربانی کی برکات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ وقف جدید کے چندے بقایا رہ گئے تھے کووڈ کی بیماری کی وجہ سے۔ دو تین سال سے موصوف کے باغات کی لکڑیاں بارش کے پانی سے ضائع ہو رہی تھیں موصوف خریدار ڈھونڈتے رہے کوئی نہیں مل رہا تھا۔ موصوف کہتے ہیں کہ جب انسپکٹر وقف جدید آئے اور چندے کا مطالبہ کیا تو موصوف نے دو ہزار روپے فوری نکال کے ادا کر دیئے۔ کہتے ہیں کہ دو دن کے اندر اندر جو خریدار قیمت طے کرنے کے باوجود سامان نہیں لے رہا تھا اچانک آ کر بیس ہزار روپے دے کر سارا مال لے گیا۔ یہ کہتے ہیں میرا تو یہی ایمان ہے کہ چندے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے دو ہزار کو بڑھا کر بیس ہزار مجھے واپس لوٹا دیئے ورنہ جو سامان برسوں سے ضائع ہو رہا تھا وہ آگے بھی ضائع ہو سکتا تھا۔

حضور انور نے دنیا بھر سے مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ کیسے کیسے خوب صورت مخلصین اللہ تعالیٰ نے دنیا کے کونے کونے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا فرمائے ہیں۔ یہ ایک لمبی فہرست ہے، میرے لیے مشکل تھا کہ کس کا ذکر کروں اور کس کا ذکر چھوڑوں۔ جن کے واقعات مَیں بیان نہیں کر سکا ان کے اخلاص و وفا میں کوئی کمی نہیں ہے۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر یہ قربانیاں کی ہیں۔

حضور انور نے اسکے بعد وقف جدید کے چھیاسٹھ ویں سال کے کوائف اور ستاسٹھ ویں سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ عالمگیر نے دوران سال ایک کروڑ انتیس لاکھ اکتالیس ہزار پاؤنڈ مالی قربانی وقف جدید میں پیش کی۔ یہ وصولی گذشتہ سال سے سات لاکھ اٹھارہ ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔

برطانیہ کی اس سال مجموعی وصولی کے لحاظ سے پہلی پوزیشن ہے پھر کینیڈا ہے کینیڈا نے بھی اچھا اضافہ کیا اور انہوں نے شاملین میں اضافہ زیادہ کیا ہے۔ یہ انکی بہت بڑی خوبی ہے اس سال۔ پھر جرمنی ہے نمبر تین، پھر نمبر چار امریکہ، پاکستان، بھارت، آسٹریلیا، مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے، انڈونیشیا، مڈل ایسٹ کی پھر ایک جماعت ہے اور بلجیم ہے۔

افریقہ کی جماعتوں میں نمبر ایک پہ ماریشس ہے۔ پھر گھانا ہے۔ برکینا فاسو ہے۔ برکینا فاسو کے حالانکہ حالات بھی کافی خراب ہیں لیکن باوجود اس کے تیسری پوزیشن ہے افریقہ میں۔ تنزانیہ ہے نائیجیریا ہے لائبیریا پھر گیمبیا، مالی، یوگنڈا اور سیرالیون۔

شاملین کی تعداد پندرہ لاکھ پچاس ہزار ہے، اللہ کے فضل سے اس سال چوالیس ہزار نئے مخلصین شامل ہوئے ہیں۔ شاملین میں اضافے میں کینیڈا نمبر ایک پہ ہے پھر تنزانیہ پھر کیمرون پھر گیمبیا نائیجیریا گنی بساؤ اور کونگو کنسا شا۔

بھارت کے دس صوبہ جات جو ہیں نمبر ایک پہ کیرالہ، پھر تامل ناڈو، جموں کشمیر، تلنگانہ، کرناٹک، اڈیشہ، پنجاب، ویسٹ بنگال، دہلی اور مہاراشٹر۔

اور دس جماعتیں جو ہیں وصولی کے لحاظ سے ان میں حیدر آباد نمبر ایک، کوئمبٹور، قادیان، کالیکٹ، منجیری، بنگلور، میلا پالم، کولکاتہ، کرولائی اور کیرنگ۔

اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

خطبہ کے آخر میں حضور انور نے فرمایا فلسطین کیلئے تو میں دعا کی تحریک کرتا ہی رہتا ہوں اب بھی ان کو یاد رکھیں۔ پہلے بھی میں نے کہا تھا کہ اپنے اپنے حلقہ احباب میں ان کے حق میں آواز بھی اٹھاتے رہیں۔ لوگوں کو بتاتے بھی رہیں خاص طور پر سیاستدانوں کو۔ اسرائیل کی حکومت تو اپنے ظلموں سے باز آنے والی نہیں لگتی بلکہ اب تو یہ انہوں نے فوجیوں کو پیغام دیا ہے کہ 2024ء کا سال بھی جنگ کا سال ہے۔ اللہ تعالیٰ فلسطینیوں پر رحم فرمائے۔ اب یہ بھی کہا جانے لگ گیا ہے کہ ریجن میں بھی جنگ پھیلنے کا خطرہ ہے اور پھر عالمی جنگ بھی ہو سکتی ہے۔ بیروت کے اردگرد بھی انہوں نے بمباری شروع کر دی ہے۔ بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں اب یہ۔ گو بظاہر امریکہ کی حکومت ان کو یہی کہہ رہی ہے کہ محدود کرو اپنی جنگ کو لیکن یہ صرف الفاظ ہی لگتے ہیں۔ دبی ہوئی آوازیں ہیں ان کی۔ اصل منصوبہ تو ان کا یہی لگتا ہے کہ غزہ سے فلسطینیوں کو بے دخل کر دیا جائے اور اس زمین پر پھر قبضہ کر لے۔ اللہ تعالیٰ فلسطینیوں پر رحم فرمائے اور مسلمانوں پر بھی رحم فرمائے۔ ان کو بھی عقل اور سمجھ دے اور اس طرف بھی یہ غور کریں کہ زمانے کے امام کی بھی کی آواز کو یہ سنیں اور مانیں۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad